شہریور ۱۳۴۶ف م جولائی ۱۹۳۷ء

باہتمام صدر انجمن ترکِ مسکرات حیدرآباد دکن

ماہنامہ

ترک مسکرات

نمبر (۳)	شہریور ۱۳۴۶ف م جولائی ۱۹۳۷ء	جلد (۱)

صدرنشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالی جناب دیوان بہادر آر مدو اینگار صاحب ایم۔بی۔ای ایڈوکیٹ

ارکان

(۱) جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیردار

(۲) جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای

(۳) جناب سی سی پال صاحب او۔بی۔ای ڈپٹی چیف انجینیر

(۴) ریورنڈ ایف سی پیاکٹ ویسلین مشن سکندرآباد

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

چندہ سالانہ عہ — قیمت فی پرچہ ۳ر

(تعداد ۲۰۰۰)

فہرست مضامین

"کوئی انسان خواہ کسی مذہب کا ہو ایسا نہیں
ہے جو مذہباً شراب پینے کی اجازت پایا ہو۔
یا مسکرات کے استعمال کا سبق سیکھا ہو۔ اگر
کسی مذہب کے پیروان مسکرات کا استعمال کر رہے
ہیں تو گویا اپنے مذہب سے ہٹ کر چل رہے ہیں"

(قول ڈبلیو۔ ای جانسن)

فلسفۂ حیات

عالی جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر جاگیردار

یا ایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۝

تمام مخلوقات عالم میں انسان کا اشرف و اعلیٰ ہونا مسلم ہے۔ قرآن حکیم نے اس کو خلیفۃ اللہ کہا اور اللہ جل شانہٗ نے اس کی تخلیق کے بعد اپنی اعلیٰ ترین مخلوق فرشتوں اور جنوں سے اس کو سجدہ کرایا۔ اس کی تعظیم سے انکار کرنے والا بارگاہ رب العزت سے مقہور و مردود ٹھہرتا ہے اور زمین کی ساری طاقتیں اس کے سپرد کی جاتی ہیں۔ اعضا و قویٰ جسمانی کے اعتبار سے دیکھئے تو آدمی دوسرے حیوانوں سے کچھ زیادہ ممتاز نہیں معلوم ہوتا۔ اس سے زیادہ تیز آنکھیں بلیوں کی ہوتی ہیں۔ کتا اس سے بڑھ کر سونگھنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ مضبوط ہاتھ شیر کے ہیں۔ اس سے زیادہ سبک رفتار پاؤں گھوڑے اور ہرن کو ملے ہیں۔ اس سے زیادہ توانا جسم ہاتھی اور گینڈے کا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم دیکھتے ہیں اور روزانہ دیکھتے ہیں کہ وہی ساری کائنات کا منجانب اللہ حاکم اور متصرف نظر آتا ہے۔ بلی اور کتے اس کی بدلی ہوئی نگاہ کو دیکھ کر ڈرتے ہیں۔ ہاتھی اور گھوڑے اس کی سواری پر فخر کرتے ہیں۔ شیر اور گینڈے اس کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور اب اس کی بادشاہت وسیع تر ہوتی جارہی ہے۔ بھاپ۔ بجلی۔ ہوا۔ ریڈیم ایتھر ان میں سے ہر ایک اس کے لئے برسرکار ہیں۔ اور نہ معلوم آئندہ اس کی کونسی کونسی نئی طاقتوں کا ظہور ہوگا اور دنیا محوحیرت رہ جائے گی۔

دوستو! غور کرو کہ کیا یہ سب اس عقل کرشمہ ساز کی جلوہ نمائیاں نہیں ہیں جو انسان کو دی گئی۔ جس کے ذریعہ سے وہ معلوم سے مجہول کو پہچانتا ہے۔ برے اور بھلے میں تمیز کرتا ہے۔ تامل کو تجربہ اور تجربہ کو ایک مستقل فن بنا دیتا ہے۔ قوانین قدرت کا پتہ چلاتا ہے اور ان سے اپنی مفید مطلب باتیں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ عقل اور صرف عقل ہی تو ہے جس نے اس کو قانون، حکومت، عدالت اور خدا کے نزدیک مکلف بنایا۔ ایک مجنون اور ایک صاحب فہم و فراست میں کیا فرق ہے کیا ایک مجنون کو آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤں نہیں ہوتے کیا وہ بولتا چلتا پھرتا کھاتا پیتا نہیں ہے۔ پھر آپ اس کو کیوں اپنی سوسائٹی

اور محلہ اور شہر کے لئے ایک مصیبت تصور کرتے ہیں۔ کیوں اس کے قریب نہیں جاتے۔ کیوں اس کو انسانوں سے دور پاگل خانہ کی آہنی دیواروں کے اندر بند رکھتے ہیں۔ کیوں اس کی رسوائی قابل معافی اس کی گالیاں قابل درگزر اس کی بغاوت ناقابل تعزیر اور اس کا قتل ناقابل قصاص ہے صرف اس لئے کہ وہ عقل نہیں رکھتا۔ دیکھتا ہے سنتا ہے مگر سمجھتا نہیں اور اگر سمجھتا بھی ہے تو بھلے برے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اس کی عقل سے معذوری اس کو انسانیت کے عام درجہ سے گرا دیتی ہے۔ اور وہ انسان ہونے کے باوجود انسان نہیں سمجھا جاتا۔ ہر محفل میں ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بڑے اس سے بچتے اور بچے اس کو کسی عجیب جانور کی طرح تماشا بناتے ہیں۔ دولت و حکومت دنیا میں انسان کے لئے باعث عزت و توقیر ہیں لیکن ایک دولت مند چاہے وہ قارون کے خزانوں کا مالک کیوں نہ ہو اور ایک حاکم چاہے وہ شہنشاہ ہفت اقلیم ہی کیوں نہ ہو حقیقی عزت و توقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا جب تک کہ دولت عقل و شعور سے بہرہ اندوز نہ ہو۔ آپ نے غور کیا کہ عقل ہی نے انسان کو تاج انسانیت پہنا کر تخت شرف اعلیٰ پر بٹھایا تھا اور اب عقل اور صرف عقل کا فقدان اس کو انسان ہونے کے باوجود انسانیت سے خارج کر کے قعر مذلت کی گہرائیوں میں ڈال دیتا ہے تو کیا آپ کو ان سمجھ دار عقلمند اور صاحب فہم و فکر انسانوں پر رحم نہ آئے گا جو جانتے بوجھتے نشہ آور چیزوں کا استعمال کر کے اپنے آپ کو عقل و فہم سے محروم کر لیتے اور دنیا کی نگاہوں میں تماشا بن جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب نے نشہ اور مسکر کی مذمت کی اور ایسی چیزوں کو ناجائز قرار دیا جو ہماری عقل و شعور پر موثر ہو کر ہمارے حواس کو متاثر کرتی ہوں۔ عقلا نے اس کو ام الخبائث کہا کیونکہ عقل ہی برائی اور بھلائی میں تمیز کا ذریعہ ہے اور جب وہی باقی نہیں رہتی تو پھر برائی برائی نہیں رہتی اور انسان صرف ایک نشی و مسکر چیز کے استعمال کے بعد بہت سی برائیوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ آپ نے بچپن میں ایک قصہ پڑھا ہوگا کہ کسی صحرا میں ایک فاحشہ رہتی تھی اور شیطان کی آلہ کار تھی اس کا کام ہی یہ تھا کہ لوگوں کو راہ راست سے بھٹکا دے۔ ایک تشنہ لب مسافر صحرا نوردی سے تھک کر اس کے دروازے پر پہنچتا ہے۔ زبان تشنگی سے سوکھ گئی ہے اور اس کی چھاگل کا پانی ختم ہو چکا ہے۔ پانی کے چند قطرے اس وقت اس کی زندگی کی بہترین تمنا ہے۔ لیکن اس کے سامنے ان پانی کے چند قطروں کے لئے چار شرطیں پیش کی جاتی ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو قبول کرے تو پانی پئے۔ اس فاحشہ کے ایک پابہ زنجیر دشمن کا قتل، لحم خنزیر کا ناشتہ، اس فاحشہ سے بدکاری یا شراب کا ایک جام۔ مسافر مذہبی اور نیک آدمی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو بہت بڑا گناہ سمجھتا ہے۔ لیکن اپنی جان بچانا بھی اس پر فرض ہے اس نے موخر الذکر کو سب سے کم گناہ سمجھ کر استعمال کیا شراب کا پینا تھا کہ اس سے نیکی و بدی کی تمیز اٹھ گئی نفس امارہ نے زور کیا نفس لوامہ کی آواز مدہم پڑ گئی۔ فاحشہ کے تیر نگاہ نے گھائل کر دیا اور جب اس نے اس سے تمنائے وصل کی تو قتل رقیب پر آمادہ ہونا پڑا اور محبوب نے اپنے ہاتھ سے لقمہ دیا تو لحم خنزیر کو بھی نوش جان کرنا پڑا۔ قتل بے شک گناہ تھا لحم خنزیر بے شک حرام تھا۔ بدکاری بیشک ناقابل معافی جرم تھا لیکن ان میں سے کسی کی برائی باعث ازدیاد گناہ نہیں تھی۔ لیکن شراب جس کو اس نے کوئی اہمیت نہ دی ان کبائر کی طرف لے جانے اور انسان کو شرف انسانیت سے محروم کرنے والی ثابت ہوئی۔

کیا تم روزانہ نہیں دیکھتے کہ شرابی اپنے جیب سے مال دیتا ہے اور اپنے لئے نشہ اور بے عقلی خریدتا ہے۔ بیوی بچوں کو بھوکا مارتا۔ اپنے آپ کو قرض کی مصیبتوں میں گرفتار کرتا اور محلہ اور شہر والوں کے لئے آفت بن جاتا ہے۔ باعتبار صحت جسمانی اطبا متفق ہیں کہ شراب کا استعمال اعضاء رئیسہ کو کمزور قلب و جگر کو ماؤف اور دماغ کو بے کار کر دیتا ہے۔ جنگ عظیم نے عملاً ثابت کر دیا کہ وہ سپاہی جو شراب کے کثرت سے عادی رہے ہوں میدان میں اچھے سپاہی نہیں ثابت ہو سکتے۔ وہ ممالک جن کو ہم یہاں ہندوستان میں بیٹھے سب سے زیادہ عیاش اور شراب خوار تصور کر رہے ہیں ترک شراب کی ضرورت کو سب سے زیادہ محسوس کر رہے ہیں۔ امریکہ کے باشندوں کی اس کوشش کو کون نہیں جانتا کہ انھوں نے تو چاہا تھا کہ امریکہ میں شراب کی ساخت و درآمد بالکل موقوف کر دی جائے۔ انگلستان میں حکومت کی اعانت و امداد کے ساتھ ترک مسکرات کی انجمنیں کام کر رہی ہیں اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترک مسکرات کا ایک عام جذبہ وہاں کے باشندوں میں پیدا کر دیا ہے۔ یورپ ہی کے بعض ممالک میں شرابی کو فوجی خدمت پر رکھا ہی نہیں جاتا۔ اور اب اس مسئلہ نے اتنی اہمیت اختیار کر لی ہے کہ مجلس اقوام (League of Nations) نے اس کو اپنے لائحہ عمل میں شامل کر لیا اور دنیا کی ساٹھ قوموں کے نمائندے اس وقت ترک مسکرات کی تجاویز پر غور کر رہے ہیں۔ مسٹر لائیڈ جارج سابق وزیر اعظم انگلستان نے شراب فروشوں اور ان کی اشتہار بازی پر اعتراض کیا ہے کہ حکومت ان کو قانوناً بند کر دے۔ آپ کے ملک یعنی ہندوستان کی قومی جدوجہد کی تاریخ پر غور کیجئے۔ ہندوستان کی نشست ثانیہ کے طلب گاروں نے محسوس کر لیا کہ جب تک قوم سے بنت العنب کے عشق کو دور نہ کیا جائے ہندوستان صحیح آزادی اور ترقی سے بہرہ نہیں پا سکتا۔

کیسے ممکن تھا کہ وقت کی اتنی اہم ضرورت کی طرف ہماری حکومت اور خصوصاً ہمارے رعایا پرور پادشاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ توجہ نہ فرمائے۔ آج سے نہیں گذشتہ کئی سال سے اس کی طرف توجہ کی گئی۔ ترک مسکرات یا کمی استعمال کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ مسکرات کو گراں اور اس کے حصول کو مشکل بنا دیا جائے۔ اس کے لئے مختلف اور متعدد صورتیں اختیار کی گئیں۔ دوکانوں پر لائسنس لگایا گیا۔ قیمت خرید کو بڑھایا گیا۔ درآمد کو کم کیا گیا۔ اور اب مدراس سسٹم کے تحت دوکانوں کو گھٹا کر ایک اور قدم اٹھایا جا رہا ہے۔ لیکن ساری صورتیں سلبی تھیں اس کی شدید ضرورت تھی کہ کوئی ایجابی صورت بھی اختیار کی جائے۔ یعنی مسکرات کے استعمال کرنے والوں کو راست مخاطب کیا جائے۔ ان کے سامنے مسکرات کی برائیاں پیش کی جائیں۔ ان وجوہ و اسباب پر غور کیا جائے جن سے ان بری عادتوں کی ابتدا ہوئی ہے اور ان کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ گویا رعایائے سرکار عالی میں ایک ایسی ذہنیت کی تخلیق کی جائے جو ان کے اندر منشیات سے اجتناب کا ایک قومی اور پرجوش جذبہ پیدا کر دے اور طبعاً اور جبلتاً ان کو اس سے باز رکھے۔ اس کے لئے ایک مرکزی انجمن ترک مسکرات کی بنیاد رکھی گئی جس کے صدر نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام ہیں اور جس کے ارکان راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب دیوان بہادر آر مرد آیگار صاحب۔ مسٹر سی سی پال ڈپٹی چیف انجینیر ریورنڈ ایف سی سیاکٹ ویسلن مشن سکندرآباد اور بہادر یار جنگ ہیں۔

اور حکومت سرکار عالی نے اس انجمن کو اجرائے کار کے لئے ۱۳۴۵ف میں پانچہزار کی امداد دی اور ۱۳۴۶ف میں توقع ہے کہ یہ رقم دوگنی ہوجائے اس کا دفتر عابد شاپ کے روبرو کتب خانہ آصفیہ کی قدیم عمارت میں ہے اور انجمن نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

آج کا جلسہ انجمن کی انہی مساعی کے سلسلہ میں آپ کی امداد و تعاون عمل حاصل کرنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے اس سے قبل کہ آپ سے امداد کی خواہش کروں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ انجمن نے اپنے کام کے لئے کیا طریقے اختیار کئے ہیں۔

انجمن کے پیش نظر اس وقت دو جماعتیں ایک ان لوگوں کی جماعت جو اس برائی کے عادی ہوگئے ہیں اور جن سے اب خبائث کو ترک کروانا ہے۔ دوسرے وہ جو ابھی اس میں تبلا نہیں ہوئے اور اندیشہ ہے عنقریب ہوجائیں گے اول الذکر کے لئے انجمن کا نظام العمل یہ ہے کہ مختلف قسم کے لٹریچر کی تقسیم کی جائے۔ جلسوں کا انعقاد اور سینٹری لکچرز اور ڈراموں وغیرہ کے ذریعہ ان کے ذہن و فکر میں نشیات کی طرف سے تنفر پیدا کرنے اور اس عادت کو ان سے چھڑانے کی کوشش کرے اس کے لئے انتظامات کئے جارہے ہیں۔ عنقریب آپ کی خدمت میں ایک مکمل نظام العمل پیش کیا جائے گا۔

موخرالذکر جماعت میں موجودہ شرابیوں کی اولاد شامل ہے یا وہ نوجوان جو بری صحبتوں کی وجہ سے اس گڑھے کے قریب کھنچے جارہے ہیں۔ نوجوانوں کے لئے تو وہی تدابیر کام دیں گی جو اوپر بیان کی گئی ہیں لیکن شرابیوں کی اولاد کے لئے ایک جداگانہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔

عموماً یہ دیکھا جاتا ہے کہ مزدور پیشہ لوگ جب ہار تھک کر اپنے کام سے واپس آتے ہیں اور تھوڑی دیر لطف اٹھانے کے لئے شراب خانہ یا سیندھی خانہ کا رخ کرتے ہیں یا عادی شرابی جب شراب یا سیندھی پینے کے لئے جانے لگتے ہیں تو اپنے کم عمر بچوں کو کبھی ان کے اصرار پر کبھی اپنی مرضی سے اور کبھی مجبوری سے کہ ان کو سنبھالنے والا کوئی اور نہیں ہوتا اپنے ساتھ شراب خانہ یا سیندھی خانہ میں لے جاتے ہیں اور جب خود پینے لگتے ہیں تو تھوڑی اُن کو بھی پلا دیتے ہیں۔

اس طرح کم عمر بچوں کو سیندھی اور شراب کی عادت پڑتی اور رفتہ رفتہ وہ پکے شرابی بن جاتے ہیں۔ اس لئے کوشش کی جارہی ہے کہ ہر محلہ میں ایک ایسا کھیل کا میدان بنایا جائے جہاں شام کے وقت ان عادی شرابیوں کے بچے اپنا وقت شراب خانہ جانے کے بجائے کھیل کود میں بسر کریں جس سے ان کی صحت بھی اچھی رہے اور وہ اس بری عادت سے بھی محروم رہیں۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے۔ کھیل کے میدان فراہم کئے جاسکتے ہیں۔ ان میں کھیل کے آلات لگائے جاسکتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان کم عمر بچوں کو کون ان لوگوں سے لے کر جمع کرے ان کو سمجھائے کہ وہ خود تو تباہ ہو چکے اپنے بچوں کی زندگیاں برباد نہ کریں اگر خود پینا ہی چاہتے ہیں تو جائیں اور پی کر آئیں مگر اپنے بچوں کو کھیل کے میدان میں چھوڑ دیں اور واپس جاتے ہوئے اپنے ساتھ لے جائیں اس کے لئے رضاکاروں کی ضرورت ہے۔ جو صرف اللہ کی مخلوق کو ایک بہت بڑی مصیبت سے بچانے کے لئے اپنے اوقات عزیز کا تھوڑا حصہ سیندھی خانوں شراب خانوں کے

روبرو اوران کھیل کے میدانوں میں بسر کریں۔ ان بچوں کو اس طرح بہلائیں اور کھلائیں کہ یہاں ان کا دل لگ جائے اور وہ نہ گھر
سیندھی خانہ و شراب خانہ کو بلکہ اپنے ماں باپ کو بھول جائیں۔ الحمدللہ کہ انجمن کی آواز پر شہر کے اطراف سے سینکڑوں رضا کاروں
نے لبیک کہا ہے۔ اس وارڈ کے رضا کاروں کے کپتان مولوی سید افتخار حسین صاحب رضوی ہیں۔ جن کے خلوص اور
جوش عمل کی ایک اچھی مثال آج کا جلسہ ہے۔

آپ میں سے ہر ایک صاحب انجمن کی کسی نہ کسی طرح مدد کر سکتے ہیں اگر خدانخواستہ اس بری عادت میں مبتلا ہیں
تو اس سے پرہیز کر کے اپنی اولاد پر معقول نگرانی رکھ کر کہ وہ کسی بری صحبت کی وجہ سے اس لعنت میں گرفتار نہ ہو جائے اپنے
حلقۂ احباب و حلقۂ اثر میں کوشش فرما کر کہ وہ اس بری عادت کو چھوڑیں اور دوسروں سے چھڑائیں۔ اگر فرصت اور جوش عمل ہو والنٹیر
بن کر اور انجمن کا ہاتھ بٹا کر اگر صاحب تمول ہیں تو خود بھی مالی امداد دے کر اور دوسروں سے بھی دلائیں۔ اس طرح دس کی لاٹھی
ایک کا بوجھ آسانی سے اٹھ جائے گا۔ اور تھوڑے دنوں میں سارے ملک میں ترک مسکرات کے احساس کی ایک عام فضا پیدا ہو جائیگی
آپ کے احساس اور جوش عمل کو بیدار کرنے کے لئے مجھے اجازت دیجئے کہ یہ بتاؤں کہ خود آپ کا ملک اس بلا میں کس حد تک مبتلا ہے
آپ کے ملک کی کل آبادی (۱,۴۴,۳۶,۱۴۸) ہے جس کے منجملہ صرف دار السلطنت میں (۴,۶۶,۸۹۴) نفوس آباد ہیں۔ اور
چونکہ یہ حکومت کا مرکز ہے اس لئے یہاں تعلیم یافتگان کی تعداد بھی زیادہ ہے۔ تہذیب و شائستگی بھی زیادہ ہے۔ مگر باوجود
اس کے صرف شہر حیدرآباد میں ۱۳۴۴ف میں (۲,۰۵,۴۰,۹۳,۰۹,۶۰) سیر سیندھی فروخت ہوئی۔ اب اندازہ کیجئے کہ ان دیہات و
قصبات میں اس کا خرچ کیا ہوگا جہاں جاہل اور غیر تعلیم یافتہ دیہاتی بستے ہیں۔ یہ صرف سیندھی کے اعداد تھے دیسی شراب، ولایتی
شراب، افیون، گانجہ اور کوکین وغیرہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ سرکار عالی کو صرف سیندھی اور دیسی شراب سے سالانہ ایک کروڑ
ساٹھ لاکھ سے متجاوز آمدنی وصول ہوتی ہے۔ اور اس اعداد و شمار میں صرفخاص مبارک جاگیرات و مقطعہ جات کی سیندھی کی آمدنی
شامل نہیں ہے جہاں بن زیادہ و اچھی حالت میں رکھے جاتے ہیں کیونکہ آبکاری ان کی آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے۔ اور جو تقریباً ایک
کروڑ ہوگی۔ اس طرح سالانہ ڈھائی کروڑ روپیہ سیندھی اور دیسی شراب کے ذریعہ سرکار عالی اور جاگیرداران و مقطعہ داران کو وصول
ہوتے ہیں جو صحیح معنی میں قیمت خرید ہے۔ صدر متاجر اپنے بن ذیلی متاجروں کو فروخت کرتا ہے۔ ذیلی متاجر سنگی متاجروں سے
نفع حاصل کرتے ہیں اور سنگی متاجر رعایا میں فروخت کرتا ہے اور اس طرح ہمارے ہاتھوں میں پہنچتے پہنچتے اس کی قیمت دگنی ہو جاتی
ہے گویا حیدرآباد کے مفلس اور نادار ڈیڑھ کروڑ سے کم باشندے جن سے اکثروں کو پیٹ بھر کر سوکھی روٹی بھی میسر نہیں آتی۔ سالانہ
زائد از پانچ کروڑ روپیہ سیندھی اور دیسی شراب پر صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ولایتی شراب، افیون گانجہ اور کوکین
وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ کیا ان اعداد و شمار کی سماعت کے بعد کوئی سمجھدار آدمی ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے سینہ میں دل رکھتا ہو
گر اپنے ملک کی اس زبوں حالی سے متاثر نہ ہو۔

آپ کہیں گے کہ کیا ہماری یہ کوششیں حکومت کے مالیہ پر اثر انداز نہ ہوں گی اور اگر حکومت کا مالیہ کم ہو جائے تو کیا وہ ہمارا

ہی نقصان نہیں ہو۔ اس کی نسبت مجھے اجازت دیجئے کہ آپکو انگلستان کے مشہور وزیر گلیڈسٹون کا قول سناؤں۔ جو اسی قسم کے اعتراض کے جواب میں کہا گیا تھا کہ "تم اپنے آپکو سُدھارو اور حکومت کے مالیہ کو مجھ پر چھوڑو۔ اس کو درست حالت میں رکھنا میرا فرض ہے نہ کہ تمہارا"

دوستو! حکومت کے لئے آمدنی کے ایک نہیں سیکڑوں ذرائع ہیں اس وقت وہ ہماری بیوقوفی سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہم پیتے اور پیسہ دے کر پیتے ہیں اس لئے وہ پیسہ وصول کرتی ہے۔ ہماری تندرستی خوش حالی اور فارغ البالی اس کو اپنی آمدنی سے زیادہ عزیز ہے۔ میں آپ کو رائٹ آنریبل سر اکبر حیدری کی طرف سے جن کا "فیننشیل تدبر" مسلمہ ہے وہی جواب دیتا ہوں جو برطانوی مدبر نے دیا تھا کہ تم اپنے آپ کو سُدھارو اور حکومت کے مالیہ کو سر اکبر پر چھوڑ دو اس کو درست حالت میں رکھنا ان کا فرض ہے نہ کہ تمہارا۔ اتنے اہم ذہنی انقلاب سے متعلق ہرگز یہ تصور نہ کیجئے کہ آناً فاناً میں واقع ہو جائے گا۔ ہمیشہ ان کے لئے مدت دراز کی ضرورت پیش آتی ہے ہم آپ تو معمولی چیزیں ہیں خود قدرت اور اس کا ابدی وازلی پیغام لانے والوں نے اس کو بتدریج انجام دیا۔ اسلام ہی کو لیجئے اس نے جب عرب قوم سے شراب خواری کی بُری عادت کو چھڑانا چاہا تو ایک دم یہ حکم نہیں دیا کہ شراب حرام ہے بلکہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس میں پہلے تخفیف کرائی اور پھر ترک سب سے پہلا حکم جو شراب کی برائی کو ظاہر کرتا ہے وہ نہایت بلیغ ہے کہ شراب اور جوے میں بہت بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے ظاہری فائدے بھی ہیں مگر اس کے گناہ اس کے منافع سے کہیں زیادہ بڑے ہیں۔

یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم كبیر ومنافع للناس واثمهما اكبر من نفعهما۔

اب سب لوگ واقف ہو جاتے ہیں کہ گو شراب میں تھوڑا سرور ہے اور سردی میں تھوڑی حرارت پیدا کرنے کا باعث بھی بنتی ہے بعض بیماریوں کے لئے اس میں فائدہ ہے مگر اس کے ان برائے نام منافع سے اس کے مضرات زیادہ ہیں اور اسی لئے اس کا استعمال بہت بڑا گناہ ہے یہ جاننے کے بعد کہ شراب کا پینا گناہ ہی نہیں بڑا گناہ ہے کیسے ممکن تھا کہ مسلمان اس کے ترک کی کوشش نہ کرتے انھوں نے کی اور یہاں تک کی کہ شراب تقریباً چھوٹ گئی پھر بھی بعض لوگ پی لیا کرتے جو اس اشارے سے صحیح مطلب نہ سمجھ سکتے تھے تو دوسرا حکم نازل ہوا کہ تم حالتِ سکر میں نماز نہ پڑھا کرو اور نماز دن کے مختلف اوقات میں اس طرح بٹی ہوئی تھی اور اس کا پڑھنا اس قدر شدت کے ساتھ لازمی قرار دیا گیا تھا کہ ایک شرابی بجز اس کے کہ نماز عشاء کے بعد رات کو سونے سے قبل شراب پیئے اپنے لئے کوئی اور وقت نہ پاتا تھا۔ اس حکم نے ایک طرف لوگوں کے ذہن میں یہ بات پیدا کی کہ شراب ایسی بُری چیز ہے کہ ہم اس کو پی کر نماز جیسی عبادت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس کے پینے کے مواقع کم ہو گئے۔ لوگوں کے دلوں میں قرآن اور فیض صحبت رسول خداؐ کی وجہ سے دینداری اور پرہیزگاری نے گھر کر لیا تھا۔ اس لئے یہ اشارہ سمجھ دار لوگوں کے لئے کافی ہو گیا۔ اور وہ ترک کی طرف مائل ہونے لگے۔ اب وقت آگیا تھا اس لئے صاف حرمت بیان کر دی گئی اور کہہ دیا گیا کہ "اے ایمان والو شراب جوا .... ناپاک اور شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان بھی تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کے ذریعہ تم میں عداوت اور نفرت ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو کیا تم ذکر الٰہی اور نماز سے

رک جاؤگے"۔

اس حکم کے لئے مسلمان اس قدر تیار ہوچکے تھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو مدینہ کی گلیوں میں شراب کی نہریں بہنے لگیں لوگوں نے وہ پرانے پرانے خم جو برسوں سے زمین میں گاڑکر رکھتے تھے کہ شراب پرانی اور زیادہ پرجوش ہوجائے باہر نکال کر توڑ دیئے۔ اسی طرح دوستو انجمن ترک مسکرات نے بھی اپنا پیام دنیا کے سامنے بتدریج پیش کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کی امداد و اعانت جیسا کہ پہلے کہہ چکا تم پر لازمی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری یہ اپیل آپ کی توجہات کو ضرور اس طرف منعطف کرے گی۔ فقط۔

مُسکرات

بسلسلۂ گزشتہ

جناب مولوی غلام علی صاحب حاوی "منشی فاضل" اہلکار خزانۂ عامرۂ سرکار عالی

سابقہ اشاعت میں شراب کی تاریخ۔ اس کے اقسام، تاثیر۔ اور اعصاب جسمانی پر اس کے مضر اثرات وغیرہ سے کافی بحث کی جاچکی ہے۔ اب قارئین رسالہ ترک مسکرات کے ملاحظہ میں اس کی حرمت کے متعلق احکام اسلام پیش کئے جاتے ہیں۔

زمانۂ جاہلیت میں خطۂ عرب فسق و فجور کا گہوارہ بنا ہوا تھا۔ بت پرستی، اولاد کشی، مے کشی، قماربازی، سود خواری عربوں کے دستور میں داخل تھی۔ اور اہل عرب صرف اسی پر نہیں عامل تھے بلکہ آبائی رسم و رواج کی پابندی کو قابل فخر و مباہات سمجھتے تھے۔ خصوصاً شراب نوشی تو ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کا استعمال من المھد الی اللحد ان کے لئے امرت کا حکم رکھتا تھا۔ اسی لئے اوائل عہد اسلام میں جس چیز کو شریعت نے ممنوع قرار نہیں دیا صحابہ اپنے آئین کے موافق اس کو استعمال میں لاتے رہے۔ چنانچہ مے خواری بھی ہجرت نبوی سے پہلے مکہ میں برابر رائج رہی۔

حقیقت یہ ہے کہ عربوں سے عادت مینوشی کا چھڑانا جو ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی تھی اک امر محال تھا۔ اس کو اسلام کا کام ہی نہیں بلکہ کمال سمجھنا چاہئے کہ قطعی حرمت کے احکام بہ یک وقت نافذ نہیں ہوئے بلکہ نہایت حکمت عملی سے بتدریج شراب کو حرام کیا گیا اور رفتہ رفتہ یہ خوئے بد قرون اولیٰ کے خوگرفتہ مسلمان عربوں سے چھڑالی گئی۔ ورنہ ؎

خوے بد در طبیعتے کہ نشست   نہ رود جز بہ وقتِ مرگ از دست

مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے شراب کے متعلق چار آیتیں نازل کی ہیں (۱) پہلی مکہ معظمہ میں ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منه سکراً[۲] ورزقاً حسناً ۔ ان فی ذالک لآیة لقوم یعقلون ۔ واقعی خدا کی کیا قدرت ہے کہ انگور جیسا لذیذ و شیریں پھل حلال وطیب پھر اس کا استعمال بھی بے ضرر ہونے کے باوجود جب وہ سڑ جاتا ہے تو اس میں ایک کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو مزیل عقل انسانی ہے۔ چنانچہ ان فی ذالک لآیة لقوم یعقلون اسی مفہوم پر مشعر ہے۔ اس آیہ کریمہ میں شراب پینے کی ممانعت تو نہیں کی گئی مگر اس کی طرف کسی قدر اشارہ ضرور کیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اس زمانے میں شراب حرام نہیں تھی اور اکثر صحابہ بھی اس کا استعمال کیا کرتے تھے مگر جو صحابی زیادہ سمجھ دار تھے وہ شروع ہی سے کھٹکے ہوئے تھے اور جب کبھی بھی کوئی آیت شراب کی برائی میں نازل ہوتی تھی تو اس سے احتیاط کرتے جاتے تھے۔ متواتر مدتوں سے تو بعضوں نے سمجھ لیا کہ یہ آخر کار حرام ہو کر رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی کو بھی ایک مدت تک خدشہ رہا اور وہ دعا کرتے تھے کہ اے خدا شراب کے بارے میں ہمیں صاف حکم ملے۔ (۲) دوسری آیت اس وقت نازل ہوئی جب کہ صحابہ کبار یعنی حضرت عمرؓ وحضرت معاذ ابن جبلؓ وغیرہ نے شراب اور جوے کے بارے میں حضور اکرم صلعم سے استفسار کیا جس کے جواب میں ارشاد باری ہوا۔ یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس واثمهما اکبر من نفعهما[۳] اس آیت کا یہ اثر ہوا کہ "اثم کبیر" کا لحاظ کر کے مسلمانوں کی ایک جماعت نے شراب پینا ترک کر دیا۔ "منافع للناس" کے نظر کرتے ایک گروہ نے اس کا استعمال جاری رکھا۔ گویا ممانعت اس مرتبہ بھی نہیں فرمائی گئی البتہ اس کے نفع ونقصان کو واضح کر دیا گیا اور نقصان کو نفع پر ترجیح دی گئی (۳) تیسری آیت نازل ہونے کا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے مکان میں جماعت صحابہ شراب نوشی میں مصروف تھی۔ نماز شام کی اذان کی آواز جب ان کے کانوں میں پہنچی تو اٹھ کھڑے ہوئے ایسی حالت میں کہ نشہ شراب سے سب جھوم رہے تھے۔ ان کے امام نے جو غایت سکر سے خود بھی بے ہوش تھے نماز میں سورہ کافرون کی قرأت کی اور اثنائے قرأت میں سورہ مذکور کے چاروں مقام سے "لا" کو حذف کر دیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایها الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰة وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون[۴] اس آیت کے نزول کے بعد اکثر صحابہ نے متفق الرائے ہو کر کہا کہ ایسی چیز جو ہمارے اور نماز کے درمیان حائل

---

[۱] سورہ نحل۔ رکوع (۸)

[۲] مفسرین سے ابوعبید کا قول ہے سکر حبشہ کی زبان میں سرکہ کو کہتے ہیں یعنی تم کھجور اور انگور کے پھلوں سے سرکہ بناتے ہو۔

ترجمہ: کھجور اور انگور کے پھلوں سے کہ تم ان کی شراب بناتے ہو اور (یوں بھی ان کو) عمدہ روزی (سمجھ کر دوسری طرح پر کام میں لاتے) ہو) جو لوگ عقل رکھتے ہیں ان کے لئے ان چیزوں میں (بھی خدا کی اک بڑی) نشانی ہے۔

[۳] سورہ بقر رکوع (۲۷) ترجمہ:۔ (اے پیغمبر لوگ) تم سے شراب اور جوے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو (تم ان لوگوں سے) کہہ دو کہ ان دونوں (چیزوں) میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے (کچھ) فائدے بھی ہیں مگر ان کے فائدے سے ان کا گناہ (اور نقصان) بڑھ کر ہے۔

[۴] سورہ نساء رکوع (۶) ترجمہ: مسلمانو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے پاس بھی نہ جانا یہاں تک کہ (نشہ اتر جائے اور) جو کچھ (منہ سے) کہتے ہو

ہو استعمال کے قابل نہیں مگر با ایں ہمہ اس کا استعمال بالکلیہ متروک و ممنوع نہیں ہوا۔

(۴) چوتھی آیت کا نزول اس وقت ہوا جب کہ عتبان بن مالکؓ نے مجلس ضیافت مرتب کی اور بعض مسلمانوں کو جن میں سعد ابن وقاصؓ بھی تھے مدعو کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد شراب کا دور چلا۔ حالت مستی میں سعد بن وقاصؓ نے ایک شعر پڑھا جو انصار کی ہجو میں تھا۔ اہل محفل سے ایک شخص نے ان کا سر پھوڑ ڈالا۔ چنانچہ عیش متبدل بہ طیش ہو گیا۔ محفل درہم برہم ہو گئی اور سعدؓ نے آنحضرت صلعم کے حضور میں شکایت کی۔ فاروق اعظم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا۔ اللھم[1] بیّن لنا فی الخمر بیاناً شافیاً۔

یہ آیت تحریم نازل ہوئی۔ یا ایھا الذین[2] آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۝ انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون ۝ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا انتھینا یا رب[3]۔ تیسری میں منقول ہے کہ آیہ مذکورہ میں حرمت خمر کی دس دلیلیں پائی جاتی ہیں (۱) شراب کا ذکر جوے کے ساتھ کیا گیا ہے جو حرام ہے پس اس کا قرین بھی حرام ہے (۲) بت پرستی کے ساتھ اس کو بیان کیا گیا ہے چونکہ شرک تمام محرمات کا سردار ہے اس لئے یہ بھی حرام ہے (۳) اس کو رجس (پلید) فرمایا گیا اور ہر پلید چیز کی حرمت قطعی۔ (۴) اس کو عمل شیطان سے تعبیر کیا گیا اور شیطان کے جو کام ہیں حرام ہیں (۵) اس سے بچتے رہنے کی ہدایت کی گئی اور جس چیز سے دوری فرض ہو اس کی حرمت لازمی ہے (۶) فلاح و بہود اس کے اجتناب پر منحصر ہے اور جس چیز کے اجتناب پر فلاح موقوف ہو وہ حرام ہے (۷) اسے خصومت اور دشمنی کا سبب قرار دیا گیا پس جو چیز مسلمانوں میں خصومت اور دشمنی کا سبب بنے وہ حرام ہے (۸) اس کو خدا کی یاد سے باز رکھنے والی ٹھیرایا گیا جو چیز بندے کو خدا کی یاد سے باز رکھے وہ حرام ہے۔ (۹) اس کو نماز سے روکنے والی کہا گیا تو جو چیز نماز سے روکنے والی ہو گی وہ حرام ہو گی (۱۰) اس کو ترک کرنے کا حکم دیا گیا اور جس چیز کا ترک فرض ہو وہ حرام ہے۔

اس کے بعد تو شراب کی حرمت میں چوں وچرا کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی اس لئے کہ حرمت کا قطعی حکم صادر کر دیا گیا۔ اور وہ شدت برتی گئی کہ ایک مدت تک شراب کے برتنوں کا استعمال بھی حرام رہا۔

احادیث | مطالعہ آیات کے بعد نبی کریم صلعم کی چند حدیثیں بھی ملاحظہ فرمائیے جو "ام الخبائث" کی نسبت مروی ہیں۔ بہ خوف طوالت سلسلہ اسانید حذف کر کے صرف چند متون احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

---

[1] یعنی اے اللہ شراب کے بارے میں ہمارے لئے بیان شافی ظاہر فرما۔

[2] سورۂ مائدہ رکوع (۱۱) ترجمہ:۔ اے مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (ان میں کا ہر ایک کام) تو بس ناپاک شیطانی کام ہے تو اس سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوا دے اور تم کو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم باز آؤ گے (یا نہیں)

[3] یعنی اے پروردگار منع کر دیا تو نے ہم کو (شراب وغیرہ سے)

کل[۱] مسکر خمر و کل مسکر حرام و کل مسکر خمر و کل خمر حرام۔ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ اصطلاح شریعت میں خمر کا اطلاق صرف شراب پر ہی نہیں بلکہ ہر اُس شے پر ہوتا ہے جس میں سُکر پایا جائے۔ اس لحاظ سے دیگر مسکرات مثلاً سیندھی تاڑی، افیون گانجہ مدک، کوکین، چرس، وغیرہم سب معنیٔ خمر میں شامل ہو جاتے ہیں۔

لا یزنی[۲] الزانی حین یزنی وھو مومن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مومن ولا یشرب الخمر حین یشرب وھو مومن۔ یہ حدیث بھی صحیحین کی ہے جس سے ثابت ہے کہ کوئی مومن نہ زنا کر سکتا ہے نہ چوری کر سکتا ہے نہ شراب پی سکتا ہے اور اگر کوئی ان افعال شنیعہ کا ارتکاب کرتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ ایمان اس سے سلب ہو گیا۔ نعوذ باللہ منھا۔

من[۳] زنی وشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ

لعن[۴] اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا ومبتاعھا وبائعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ

مدمن[۵] الخمر کعابد الوثن۔

ثلاثۃ[۶] قد حرم اللہ تبارک وتعالیٰ علیھم الجنۃ مدمن الخمر والعاق والدیوث الذی یقر فی اھلہ الخبث۔

(والمراد بہ الزنا)

متذکرہ احادیث سے شراب اور دیگر مسکرات کے قطعی حرام ہونے کے علاوہ تین چیزیں اور معلوم ہوئیں۔ (۱) شرابی سے ایمان کا سلب ہو جانا یعنی شراب پینے والے کا بے ایمان ٹھیرنا (۲) پابند شراب کا بت پرست کے مماثل قرار پانا (۳) بادہ خوار پر جنت کا حرام ہونا۔ (باقی دارد)

---

[۱] اس حدیث کی روایت بخاری۔ مسلم ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی نے کی ہے۔ ترجمہ:۔ ہر نشیلی (چیز) خمر ہے اور ہر نشیلی (چیز) حرام اور ہر نشیلی (چیز) خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

[۲] اس حدیث کے راوی بخاری و مسلم وغیرہ ہیں۔ ترجمہ:۔ زانی زنا نہیں کرتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو اور چور چوری نہیں کرتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو اور شرابی شراب نہیں پیتا اس حالت میں کہ وہ مومن ہو۔

[۳] حاکم اس حدیث کے راوی ہیں۔ ترجمہ:۔ جو زنا کرتا ہے اور شراب پیتا ہے تو خدا اس کا ایمان اس طرح سلب کر لیتا ہے جس طرح آسانی کے ساتھ انسان اپنے سر سے قمیص اُتار دیتا ہے۔

[۴] یہ حدیث ابو داؤد سے مروی ہے۔ ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے شراب پر اور اس کے پینے والے پلانے والے خریدنے والے نچوڑنے والے نچوڑسے ہوئے پر اس کے اُٹھانے والے پر اور اُس شخص پر جو شراب اٹھوا منگوائے۔

[۵] ترجمہ:۔ ہمیشہ شراب پینے والا بُت پرست کے جیسا ہے۔

[۶] ترجمہ:۔ تین (آدمی) ہیں جن پر خدائے تبارک و تعالیٰ نے جنت حرام کر دی ہے:۔

(۱) مدام شراب پینے والا (۲) عاق (۳) دیوث جو اپنی اہل میں پلیدی (زنا) کو جائز قرار دیتا ہو۔

حجاز میں سزائے شراب نوشی

الحاج جناب مولوی سید علی شبیر صاحب صدر منظم عدالت عالیہ

اس مضمون میں مجھے یہ دکھانا منظور نہیں ہے کہ اسلام کے قرون اولیٰ سے اب تک حجاز میں شراب نوشی کی سزا کس طرح دی جاتی رہی ہے اس لئے میں ریسرچ کے لئے کچھ زیادہ پیچھے نہ جاؤں گا۔ اس وقت میں صرف اُن دو واقعات مینوشی کا ذکر کرتا ہوں جو میرے قیام حجاز میں مجھے معلوم ہوئے۔

ترکوں کے زمانہ حکومت میں عموماً مسلمان سیاحوں نے مکہ و مدینہ کو شراب سے پاک ظاہر کیا ہے لیکن بعض فرنگی سیاحوں نے اُس زمانے میں وہاں شراب کے خفیہ استعمال کا ذکر اپنے سفرناموں میں کیا ہے۔ مثلاً حجاز کے مشہور فرنگی سیاح برکھارٹ نے جو ۱۸۱۴ء میں وہاں گیا ہوا تھا۔ اہل مکہ کی شراب خواری کا تذکرہ بڑی شد و مد سے کیا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ خدیو محمد علی پاشا والیٔ مصر وہابیوں کو حجاز سے اخراج کے لئے مصری و ترکی فوج لئے ہوئے وہاں مقیم تھے۔ اس کے علاوہ بعض حاجیوں کے بیان سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ مکے میں "اُم الخبائث" کسی نہ کسی طرح چھپا چوری پہونچتی تھی۔ مگر اُس زمانے میں سزائے مینوشی کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔

جنگ عمومی میں حجاز سے ترکوں کا تسلط اُٹھ جانے کے بعد شریف حسین نے وہاں علم بغاوت یا علم آزادی بلند کیا۔ اس زمانے کے بعض حاجیوں نے مجھ سے مکے میں شراب کی خفیہ کشید و خرید و فروخت کا ذکر کیا۔ اور یہاں تک بیان کیا کہ خود شریف پیتا تھا اور اُس وقت بیت اللہ کے پاسبان نشے کی حالت میں دکھائی دیتے تھے۔ اس کی تائید میرے سامنے بعض اہل مکہ نے بھی کی۔

۱۳۴۳ھ میں حجاز پر وہابی قابض ہوئے اُس وقت سے حجاز میں ایک نیا دور شروع ہوا اور جرائم کی سزائیں شرع اسلام کی رو سے دی جانے لگیں۔ ۱۳۴۵ہجری میں یہ فقیر حجاز گیا تھا اُس زمانے میں شراب خواروں اور شراب فروشوں کا بظاہر تو کہیں نام و نشان نہ تھا مگر میرے سامنے دو واقعات وہاں ایسے پیش آئے جن سے یہ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ وہ ارض مقدس شرابیوں سے ہنوز قطعاً خالی نہیں ہوئی ہے۔ اب واقعات ملاحظہ ہوں۔

پہلا واقعہ

نویں ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ کو جمعرات کے دن تمام پردیسی حاجی اور قریب قریب تمام اہل مکہ عرفات گئے ہوئے تھے مکانوں اور دکانوں میں قفل پڑے تھے۔ گلی کوچوں میں سناٹا تھا۔ کوئی راہ رو نظر نہ آرہا تھا۔ سڑکیں سونی پڑی تھیں۔ قہوہ خانے بند تھے۔ ہاں کہیں کہیں ایک آدھ مکان کھلا ہوا تھا جس کی حفاظت کے لئے نجدی سپاہی اِدھر اُدھر گشت لگا رہے تھے۔ پانچ چھ بجے

شام کو ان سپاہیوں نے محلہ شامیہ کے آخری حصے میں ایک سہ منزلہ مکان پر شور و غل سُنا۔ یہ اُدھر متوجہ ہوئے۔ مکان کے اندر گئے تیسری منزل پر پہونچے دیکھا کہ ایک شخص نشے میں دُھت مجنونانہ حرکات کر رہا ہے اور چیخوں سے آسمان سر پر اُٹھا رکھا ہے۔ اس مکان کے مختلف حصوں میں رہنے والے اس کا تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے ہیں۔ سامان شراب نوشی پھیلا پڑا ہے۔ سپاہیوں نے اس بدمست کو گرفتار کر لیا۔ مکان کی تلاشی لی۔ شراب کے خالی بھرے شیشے کچھ پائے گئے وہ ضبط کر لئے اور شرابی کے ساتھ مکان کے رہنے والے مردوں کو بھی جو اس وقت یہاں موجود تھے حراست میں لے لیا اور جو عرفات گئے ہوئے تھے۔ ان کو دوسرے تیسرے دن پکڑ لائے اور سب کے سب حوالات میں ڈال دیئے گئے۔ شرابی تو خیر کھُلم کھلا قصوروار تھا مگر دوسروں کو پولیس والوں نے اس الزام میں گرفتار کیا کہ یہ لوگ اسی مکان کے مختلف حصوں میں سکونت رکھتے ہیں جس میں ملزم رہتا ہے۔ لوازمات شراب اس کے عادی شراب نوش ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ ممکن نہیں کہ ان لوگوں کو اس کی شراب نوشی کا علم نہ ہو۔ ان کا فرض تھا کہ وہ پولیس کو اس کی اطلاع کر دیتے مگر خاموش رہے۔ لہٰذا یہ بھی اخفائے جرم کے ملزم ٹھیرے۔ اس واقعہ سے تمام مکے میں سنسنی پھیل گئی۔ بعض ناکردہ گناہ بھلے آدمی بھی اس جھپٹ میں آ گئے۔ جلالتہ الملک سلطان ابن سعود کے کسی بڑے عہدہ دار کا ایک عزیز قریب بھی پکڑا گیا جس کے چھڑانے کی اس عہدہ دار نے ہر چند کوشش کی اور یہ بیان کیا کہ یہ شخص چند روز سے اس مکان کے نیچے کی منزل میں رہتا ہے اس کو مطلق خبر نہیں کہ شراب نوش ظالم کب پیتا تھا۔ کہاں سے لاتا تھا۔ کیا کرتا تھا۔ مگر تا تحقیقات عدالت یہ شخص بھی رہا نہ کیا گیا

سلطان ابن سعود کو جب اس واقعہ کی اطلاع کی گئی تو سلطان نے حکم دیا کہ:۔

"عدالت میں حسب ضابطہ تحقیقات کی جائے اور نتیجے سے مجھے مطلع کیا جائے۔ جن لوگوں نے اخفائے جرم کیا ہے ان کی نسبت عدالت سزائے مناسب صادر کر دے مگر اُس ابلیس کو جس نے اس مقدس روز شراب پی ہے وہ کسی بڑی سزا کا مستوجب ہے محض سزائے تازیانہ اس کے لئے کافی نہ ہوگی۔ اسکی سزا میں خود تجویز کروں گا"

اس مقدمہ کی تحقیقات بوجہ تعطیلات حج میرے زمانۂ قیام مکہ میں ختم نہیں ہوئی تھی۔ جب میں مدینۂ طیبہ سے واپس آیا تو جدے میں بعض معتبر اشخاص سے میں نے سُنا کہ جن لوگوں کی نسبت یہ ثابت ہوا کہ ان کو ملزم کی شراب نوشی کا کوئی علم نہ تھا وہ رہا کر دیئے گئے۔ جن کے متعلق یہ پتہ لگا کہ باوجود علم کے اُنھوں نے پولیس کو خبر نہ کی ان پر بھاری بھاری جرمانے کئے گئے مگر اصل ملزم ابھی تک حوالات میں ہے امروز فردا میں اس کو بھی سزا دی جائے گی میں نے دریافت کیا کہ کیا سزا ہو گی۔ اُنھوں نے کہا ممکن ہے کہ علاوہ تازیانوں کے اس کا سب مال و متاع بھی سرکار میں ضبط کر لیا جائے یا جیسا کہ بعد فتح مکہ نجدیوں نے مکے کے عادی شرابخواروں کو سزا دی تھی وہ سزا دی جائے۔ وہ یہ کہ اُس وقت شرابیوں کو مکے کے مشہور دروازے باب الصفا کے سامنے اکٹھا کیا گیا تھا ایک ایک کو لاتے جاتے تھے اور اُس کے سر پر شراب کی بوتلیں اُس وقت تک مارتے تھے کہ بوتل کی گردن ٹوٹ جائے یا شرابی کا سر۔ میں نے کہا خوب۔ ہم نے یہ سُنا تھا کہ بگڑے دل شرابی نشے کی جھانجھ میں شیشہ و ساغر کو لڑا کر توڑ ڈالتے ہیں جیسا کہ حضرت ذوقؔ فرماتے ہیں:۔

ساقی تری لڑائی سے جی چاہتا ہے یہ ۔۔۔ باہم لڑا کے شیشہ و ساغر کو توڑ دوں

لیکن یہ نئی بات ہے کہ یہاں شیشے مار مار کر شرابیوں کا سر توڑا جاتا ہے۔

دوسرا واقعہ

آخری ذیحجہ ۱۳۴۵ھ میں زیارت مدینہ طیبہ سے مشرف ہو کر میں بانتظار جہاز جدے میں ٹھیرا ہوا تھا۔ کام کاج کچھ تھا نہیں اس لئے یہ زمانہ سیر و تفریح اور ادھر اُدھر پھرنے میں گزرتا تھا۔ شام کے وقت میں عموماً مسجد معمار کے سامنے ایک بنگلے پر جس میں میرے رفیق پنجابی حاجی کرایہ سے مقیم تھے جا بیٹھا کرتا تھا۔ یہ مسجد دریا سے قریب ہے۔ یہاں دکانیں اور چائے خانے وغیرہ بہت ہیں آبادی و رونق کے اعتبار سے اس کو جدے کا چاندنی چوک سمجھنا چاہئے یہاں ہر وقت سڑکوں پر آنے جانے والوں کا ہجوم اور چائے خانوں میں بنگلوں کا مجمع رہتا ہے۔ ایک دن کوئی چار پانچ بجے شام کو میں بنگلے میں بیٹھا ہوا راہروؤں کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک معزز عرب پولیس کی حراست میں چلا آرہا ہے۔ یہ کالی عبا۔ ریشمی دھاریدار قبا پہنے تھا۔ سر پر زرین تھال اور خوشنما کوفیہ تھا۔ پاؤں میں انگریزی جوتا اور پاتابے تھے۔ اس کے ساتھ والوں میں نجدی پولیس کا ایک دفعدار۔ ایک جوان عدالت دار القضا کا ایک صیغہ دار۔ ایک ڈھنڈورا پیٹنے والا اور ایک کوئی اور سرکاری آدمی تھا۔ ان کے پیچھے پیچھے بہت سے تماشائی لپٹے چلے آرہے تھے۔ مسجد معمار کے روبرو پہونچکر یہ مجمع ٹھیر گیا۔ منادی کرنے والے نے نقارے پر چوب مار کر گرد و پیش و دور و قریب کے لوگوں کو چونکا دیا میں بھی لپک کر بنگلے سے اُترا اور مجمع کو چیرتا پھاڑتا سرکاری آدمیوں تک پہونچ گیا۔ اب اہلکار عدالت آگے بڑھا اور باواز بلند کہا کہ اس بھلے آدمی نے شراب پی تھی۔ بحالت نشہ گرفتار ہوا اور عدالت میں اس کی مینوشی ثابت ہوئی جس کی پاداش میں اب اس کو سزائے تازیانہ دی جارہی ہے یہ کہکر وہ ہٹ گیا اور نجدی سپاہی نے ملزم کو بید مارنے شروع کئے۔ خطاوار گردن جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ اس کی آنکھیں شرم کے مارے بند تھیں۔ بید گن گن کر مارے جارہے تھے۔ اس کے کپڑے نہیں اُتارے گئے تھے۔ بید کی ضربیں کمر کے نیچے پڑ رہی تھیں مگر اس قدر آہستہ آہستہ کہ ان سے عبا کی گرد بھی نہیں نکل رہی تھی۔ جب اسّی بید لگائے جا چکے۔ ملزم تیز قدمی سے سیدھا چلا اور چند منٹ میں نگاہ سے اوجھل ہو گیا۔

میں نے اہلکار عدالت سے پوچھا کہ اس شرابی کو ایسی نمائشی سزا کیوں دی گئی۔ سزائے تازیانہ عموماً کپڑے اُتار کر برہنہ جسم پر دی جاتی ہے اور بید ایسے زور سے مارتے ہیں کہ ان کے نشان عمر بھر نہیں مٹتے اس نے جواب دیا کہ ہمارے ہاں اس سزا میں مختلف حالات کے اعتبار سے شدت و خفت کی جاتی ہے۔ جدے کی حیثیت ایک چھاؤنی کی ہے یہاں دول یورپ کے سفیر رہتے ہیں جن کے ساتھ ان کا عملہ و ملازمین و سپاہی وغیرہ بھی ہوتے ہیں ان کے واسطے فرنگی جہازوں کے ذریعہ بطور دوا یا دوسرے طور پر یہاں شراب کی درآمد ہو جاتی ہے اور کسی نہ کسی طرح بدنصیب مسلمانوں تک بھی پہونچ جاتی ہے چھاؤنی کے احکام سزا دوسرے مقامات کے احکام سے جدا ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں مسلمانوں کو شراب نوشی کی سزا دینے میں مختلف پہلو پیش نظر رکھنے پڑتے ہیں۔ اور مینوشی کی سزا میں چونکہ مجرم کو محض اذیت جسمانی پہونچانا ہی ملحوظ نہیں ہوتا۔ بلکہ اسکو شرمندہ و ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے قطع نظر تکلیف جسمانی کے ایک شریف آدمی کو سر بازار بھرے مجمع میں یار و اغیار کے سامنے بید مارنا خواہ وہ آہستہ آہستہ ہی کیوں نہ ہوں ایسی سخت سزا تصور کی جاسکتی ہے کہ اس کے بعد غیرت دار سمندر میں جا کر ڈوب جائے اور کسی کو منہ نہ دکھائے۔

بدمست شرابی
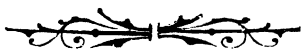
محفل شراب

الکحل کی آپ بیتی

(بچوں کے لئے)

جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

(لیبوریٹری میں طالب علم اور مسٹر الکحل کی ملاقات ہوتی ہے)

طالب علم - آداب عرض مسٹر الکحل - میں ایک ہوشیار حیدرآبادی نوجوان ہوں - تندرست جسم اور اچھا دماغ رکھتا ہوں اور میری یہ خواہش ہے کہ ان دونوں کو ہمیشہ ایسا ہی رکھوں - مدرسہ میں نمایاں کامیابی حاصل کروں - کھیل کود میں حصہ لوں - عملی زندگی میں قدم رکھوں تو ملک و مالک کی بہترین خدمت کرنے والا حیدرآبادی بنوں - اگر وکیل بنوں تو نیک نیت - ڈاکٹر تو مایہ ناز - کاروباری تو دوسروں کی امداد کرنے والا - اگر مدرس تو طالب علم کی دلچسپی کا مشغلہ - اور اگر والد بنوں تو ایسا کہ میری اولاد فخر کرسکے

مسٹر الکحل - ہاں ٹھیک ہے مگر یہ سب کیوں سُنا رہے ہو کیا میں تمہاری کسی طرح مدد کرسکتا ہوں ؟

طالب علم - مجھے شبہ ہے - تمہاری ملاقات فن میں، صنعت میں اور لیبوریٹری میں ہوتے ہی رہتی ہے - اور خصوصاً جب میں دوست احباب کے ہاں جاتا ہوں وہاں بھی آپ کا چرچا ہوتا ہے - کہیں آپ کے گن گائے جاتے ہیں تو کہیں آپ پر لعنت و ملامت کی جاتی ہے ...... میں حقیقت معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہیں کیا -

مسٹر الکحل - بہت خوب - اچھا ہوا جو تم نے میری ملاقات لیبوریٹری میں کی - دوسری جگہوں پر جو رائے زنی مجھ پر کی جارہی ہے اُن سے مجھے خود حیرت ہے - مگر یہاں پر تو اصلیت کا اظہار کئے بغیر چارہ نہیں -

طالب علم - ہاں تو مجھے اصلیت ہی کی ضرورت ہے - میں تمہارے متعلق کئی کہانیاں سُنا ہوں اچھے بھی اور بُرے بھی اور وہ تمام صحیح نہیں ہوسکتے - وقت گزاری کے لئے تم سے سوال نہیں کر رہا ہوں بلکہ قابل اطمینان ذریعہ سے واقعات معلوم کروں تاکہ نہ صرف مجھے بلکہ میرے دوستوں کو فائدہ پہنچے -

مسٹر الکحل - اچھا تو بیٹھ جاؤ میری کہانی لمبی چوڑی ہے - مگر میری کہانی شروع کرنے سے پہلے دو چار جملے تمہارے متعلق سُننا چاہتا ہوں تاکہ مجھے اپنی کہانی سنانے میں مدد ملے -

طالب علم - آپ کا شکریہ میں آپ کو اتنا بتا سکتا ہوں کہ آپ کے متعلق معلومات حاصل کرنے کی مجھے کیوں خواہش ہوئی ہے - سُنئے - میں مدرسہ میں حفظان صحت کی تعلیم پا رہا ہوں - غذا کی اہمیت - ورزش کی ضرورت مدرس صاحب بتاتے ہیں

میرے والدین بھی جسم کے اعضا کے متعلق کئی اسباق دیئے ہیں۔ وہ کچھ بھی ہوں۔ اب تندرست ہوں اور میں تندرست رہنا چاہتا ہوں تمہارے متعلق رائے قایم نہیں کرسکا ہوں۔ اس لئے تجارتی دنیا میں تمہاری قدر خوب ہے۔ اخبارات و رساجات میں ان عرقوں کی جس میں تم شامل ہو تعریف کے پل باندھے جاتے ہیں اور انھیں استعمال کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے بعض کہتے ہیں کہ تم دوا بھی ہو اور غذا بھی۔ نہ معلوم کیوں مگر میں یہ محسوس کررہا ہوں کہ خوش حال زندگی کے لئے تمہارے وجود سے عدم وجود ہی بہتر ہے۔ وہ کچھ ہی ہو۔ تمہاری کہانی تمہاری ہی زبانی سننا چاہتا ہوں تاکہ اصلیت کا انکشاف ہو۔

مسٹر الکحل۔ تم واقعی بھلے مانس ہو۔ اور صاف گو بھی اس لئے میں بھی صاف صاف کہے دیتا ہوں تم بیچ بیچ میں سوال نہ کیا کرنا۔ چپ چاپ بیٹھے رہو اور سنے جاؤ۔

مین کون ہون

میں شفاف اور بے رنگ مایع ہوں۔ میرا پورا نام "ایتھل الکحل" ہے۔ میں قدرت کے تین اہم مادّوں نیز کاربن، آکسیجن اور ہیڈروجن کا مرکب ہوں۔ میں زہر ہوں۔ میرے زیر اثر کے احساسات کو معطل کردیتا ہوں۔ اس کو وہ بناتا ہوں جو وہ نہیں ہے وہ اپنے آپ کو چالاک اور عقلمند سمجھتا ہے جب کہ وہ خودداری کو کھو رہا ہے۔ زیادہ باتیں کرنے یا کم سمجھی کی باتیں کرنے سے وہ کم خوف کھاتا ہے۔ یہ وہ کم ہونے کو خوش حالی سے تعبیر کرتا ہے اور حالانکہ وہ تھکا ہوا ہوتا ہے مگر سمجھتا ہے کہ آرام سے ہے میرا اثر عام طور پر تین گھنٹے رہتا ہے مگر اس مدت کا انحصار اس مقدار پر ہے جو استعمال کی جاتی ہے۔ احساسات کو معطل کرنے والی میری طاقت کی نسبت شاہ سلیمان فرماتے ہیں "شراب شریر ہے اور جو بھی اس کے دھوکے میں آتا ہے وہ عقلمند نہیں ہے"

خاندان الکحل کے ہم پانچ ارکان ہیں میتھل، ایتھل، پراپل، بیوٹل، اَمیل۔ مگر ان تمام میں مین مقدم ہوں ہم تمام زہریلے ہیں اور علی الترتیب ایک سے ایک زیادہ زہریلا ہے۔ نیز امیل مجھ سے چوگنا زیادہ زہریلا ہے۔ عام خیال کے خلاف میں میتھل سے زیادہ زہریلا ہوں گو ہم ایک ہی خاندان الکحل کے رکن ہیں اور ایک جیسا دکھائی دیتے ہیں۔ مگر اوصاف میں ایک نہیں ہیں۔ اگر میتھل قوت بصارت پر حملہ کرکے اندھا بنا تا ہے تو مین اعلیٰ اعصاب پر حملہ کرکے قوت ارادی، قوت تمیزی اور کارکردگی پر حملہ کرتا ہوں۔

مجھے بنانا آسان ہے۔ پی جانا اس سے آسان ہے۔ اور پی جانے والوں کو دھوکا دینا مجھے اس سے بھی آسان ہے مین اس وقت زیادہ نقصان پہونچاؤں گا جب کہ مجھے زیادہ مقدار مین نیز زیادہ تلخ جسم کے اندر داخل کرتے ہیں۔

مین زہر ہوں مگر لوگ دھوکے میں ہیں۔ جب یہ دیکھتے ہیں کہ خود پیتے ہیں تو مر نہیں جاتے اور نہ دوسرے استعمال کرتے وقت مرتے ہیں تو کیوں نہ دھوکے میں آئیں؟ مگر بات یہ ہے کہ میں انھیں دھوکہ دینے کی خاطر ہی یہ شطرنج کی چال چلتا ہوں اگر مین کسی کو منھ لگاتے ہی مار ڈالتا تو اُسی وقت سے ہر کوئی مجھے چھونے کو ڈرتا۔ تم مجھے کئی ایک شرابوں میں دیکھو گے

جن کے مختلف نام ہوتے ہیں اور مختلف تناسب ہیں میں ان میں شامل رہتا ہوں۔

مختلف شرابوں میں جنگ عظیم سے پہلے میں اس تناسب سے شامل رہتا تھا۔

بیر	چار فی صدی
ایل	سات فی صدی
سٹدار	نو فی صدی
وائین	گیارہ تا تیتالیس فی صدی
جن	باون فی صدی
برانڈی	ترپن فی صدی
وسکی	چون فی صدی

ہماری انجمن کی کارگزاریاں

جناب ڈی ۔ ایس گوپالن صاحب بی ۔ اے سکریٹری

(مترجم)

جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

ترک مسکرات کے لئے اختیار کئے جانے والے اصولوں اور طریقوں پر بحث کرنے ہماری انجمن کے ہفتہ وار جلسے ہر دوشنبہ کو منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور انجمن کے ہر طے شدہ مسئلہ کو انجمن کا عملہ عملی جامہ پہناتا ہے اور انجمن نے یہ طے کیا تھا کہ مندرجہ ذیل عبارت لکھے ہوئے تختیاں ریلوے بسوں میں لٹکائے جائیں جو نہ صرف بلدہ حیدرآباد میں بلکہ اضلاع میں بھی گھومتی ہیں اور یہ امر مسلمہ ہے کہ آج حیدرآباد میں تبلیغ کا بہترین ذریعہ یہی بسیں ہیں۔

"دنیا کے بڑے بڑے ڈاکٹروں نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ نشہ سے انسان کا"

"دل۔ جگر، گردہ، اور دماغ خراب ہوتا ہے۔ اور نسل پیدا کرنے کے جراثیم"

...زائل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بہائیو نشہ سے پرہیز کرو۔"

ہماری یہ خواہش ہے کہ یہی عبارت کے ٹن کے اسٹنسلس بنائے جائیں یعنی ٹین کی چادر پر یہ عبارت لکھی جائے اور اس کو اس طرح کاٹ لیا جائے کہ اس ٹین کو دیوار پر رکھ اس پر سے روشنائی کا برش مار دیا جائے تو دیوار پر وہ عبارت آجائے۔ یہ طریقہ عام طور پر مشتہرین اختیار کرتے ہیں۔ نیز یہ طریقہ دیوار پر لٹکانے والے بڑے بڑے کاغذی اشتہاروں کا نعم البدل ہے جس سے کافی بچت ہوتی ہے۔

اس طرح نہ صرف بلدہ حیدرآباد کے اونچے اونچے مقامات جو عوام کے آنکھوں کے زد میں ہوتے ہیں یہ عبارت لکھوائی جائے گی بلکہ اس قسم کے اسٹنسلس ہمارے صوبہ کی کمیٹیوں کو بھی مہیا کئے جائیں گے تاکہ وہ اپنے اپنے احاطوں میں گاؤں میں ان کا استعمال کریں۔

یہ طریقہ تو ان کے لئے ہے جو لکھنا پڑھنا جانتے ہیں لیکن ان بیچاروں کے لئے جو علم سے بے بہرہ ہیں نشہ بازی کے نقصانات کو واضح کرنے والے بڑے بڑے رنگین تصاویر چھپوانا چاہتے ہیں جو کھنبوں پر چپاں کیا جا کر لٹکائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے چند تصاویر ہماری کمیٹی کے دفتر کے صحن کے دونوں بازو لٹکائے گئے ہیں اور ایک کافی تعداد نہ صرف انپڑھوں کی بلکہ تعلیم یافتوں کی بھی توجہ ان تصویروں کی جانب جارہی ہے اس لئے اس قسم کے جاذب نظر تصاویر بڑی تعداد میں طبع کرکے ہماری ہر ایک شاخ کو تقسیم کرنے کا ارادہ ہے

علاوہ اس کے مسکرات کے خلاف زبردست تبلیغ کرنے کی خاطر ہر ایک ضلع کو ایک ایک میجک لنٹرن مہیا کرنے کا تصفیہ کیا گیا ہے اور انپڑھ طبقے میں تبلیغ کرنے کا یہ بہترین ذریعہ ہے۔ اور یہی وہ انپڑھ طبقہ ہے جو بلا سمجھے بوجھے اپنی کمائی نشہ بازی میں بے دریغ صرف کرتا ہے۔

ان تمام مندرجہ بالا تبلیغی مساعی کا خیال کرتے ہوئے منظوری بابتہ ۱۳۴۷ف میں اضافہ کرنے سرکار عالی سے استدعا کی گئی ہے۔

ٹمپرنس کالونی (نو آبادی ترک مسکرات) کے تعمیر کے نسبت جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں میں نے کیا تھا۔ ارکان انجمن کے زیر غور ہے۔ مرکزی انجمن کے ایک رکن مسٹر سی پال او۔ بی۔ ای، سلطان بازار وارڈ کے کپتن مسٹر شریا بیرسٹرایٹ لا اور میں نو آبادی کے لئے چند مقامات کا معائنہ کرکے ایک کا انتخاب کیا ہے اور اس مقام پر حکومت کی جانب سے نو آبادی تعمیر کرانے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایسے چند نو آبادیاں تعمیر ہو جائیں تو ضرور ہے کہ نشہ بازی کم ہو۔ اس کا اس سے بڑا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ ہر اُس شخص کو جو وہاں سکونت اختیار کرتا ہے اسے لازم ہے کہ نشہ بازی کو خیر باد کہے۔

امریکہ میں چھپے ہوئے چند کارڈس روانہ کرکے جناب مولوی محمد ابوالحسن صاحب منصف چنچولی صوبہ گلبرگہ نے تحریک ترک مسکرات سے اپنی گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان کارڈس پر گہرے رنگین لکیروں سے یہ بتایا گیا ہے کہ کس تناسب سے نشہ باز اور پرہیزگار کے عمر صحت اولاد اور جرائم میں فرق پڑتا ہے۔ بہر حال یہ کارڈس نہایت مفید ہیں اور انجمن کے ایک جلسہ میں جو

۲۴ر جون ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوا تھا یہ طے پایا ہے کہ اس رسالہ کے ذریعہ جناب مولوی ابوالحسن صاحب کا شکریہ ادا کیا جائے اور انجمن نے جناب موصوف سے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس قسم کے کارڈ وغیرہ زیادہ تعداد میں ملنے کا پتہ معلوم کریں۔ انجمن کی یہ عین خواہش ہے کہ کسی نہ کسی صورت میں ان کارڈس کا مضمون باجازت پبلیشرز رسالہ میں شائع کریں۔ انجمن عوام سے درخواست کرتی ہے کہ کتابیں تصویریں یا کوئی اور قسم کا ادب جو تحریک ترک مسکرات سے متعلق ہو ہمیں روانہ کریں۔ مفید ہونے کی صورت میں انھیں خرید کر کتب خانہ میں محفوظ کرنے میں انجمن ہمیشہ تیار رہے گی۔

اُن اصحاب سے جو ہماری اس تحریک سے دلچسپی رکھتے ہیں کمیٹی درخواست کرتی ہے کہ ان کے دوستوں کو اس رسالہ کے چندہ دار بننے کی ترغیب دیں جس کا سالانہ چندہ نہایت ہی قلیل یعنی صرف عہ ہے۔

ہماری نیک تحریک ہے اور ترک مسکرات جیسی تحریک کی مدد کرنا ذمہ دار شہری کا نہ صرف عین فرض ہے بلکہ قابلِ فخر کرم ہے۔

ترک مسکرات کے عالمی خبریں

جناب وی پی گوپالن صاحب سکرٹری

(مترجم)

جناب مانک راؤ صاحب کتب خانہ دار

انگلستان یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ برطانیہ میں الکحل کے استعمال میں (۵۲) فی صدی کمی ہوئی۔ نیز ۱۹۱۳ء میں (۸۴ ½) ملین گیالن استعمال میں آیا تھا تو ۱۹۳۴ء میں صرف اکتالیس ملین خرچ ہوئے۔ اور ہسپتالوں میں تو نمایاں تخفیف ہوئی ہے یعنی سنہ ۱۹۰۰ء سے وائن اور اسپرٹ (۹۰) فی صدی کم استعمال کئے جارہے ہیں۔

نیشنل ٹمپرنس لیگ کی جانب سے نیشنل یونین آف ٹیچرس کا اٹھاون سالانہ بریک فاسٹ کمبلس کیف، ساوتھسی میں بتاریخ ۳۰ر مارچ ۱۹۳۷ء بصدارت مسٹر ولیم چارلس ترتیب دیا گیا تھا۔ نیشنل آف ٹیچرس کے صدر مسٹر آر۔ کی پٹن نے یہ تسلیم کیا ہے کہ لیگ اور اساتذہ کا تعلق ضروری ہے اس سے ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقعہ ملتا ہے اور ہمدردی بڑھتی ہے۔

اپنی اس تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عورتوں اور مردوں کی آنے والی نسلیں پرہیزگار ہونی چاہئے اور اس ضرورت کو ہر شخص محسوس کرتا ہے۔

ڈاکٹر ویکس نے اس بات پر زور دیا کہ مدارس میں لڑکوں اور لڑکیوں کو الکحل کی ماہیت اور اثرات سے پوری طرح واقف کروانا چاہئے اور سنجیدگی سے بیان کیا کہ جارج چہارم کے رسم تاج پوشی کو تمام طالب علموں کو آدھا پائنٹ تلخ وائین دیا گیا تھا تو وکٹوریہ کے رسم تاج پوشی کے دن آدھا پائنٹ بیر دیا گیا تھا۔ مگر جارج ششم کی تاج پوشی کی خوشی میں تو صرف چائے پلایا گیا ہے

امریکہ امریکہ کے بزنس مس ریسرچ فون ڈلیشن نے یہ معلوم کیا ہے کہ آٹوموبائل اموات کے (۲۵) فی صدی کے ذمہ دار نشہ باز شوفر اور نشہ باز رہرو ہیں۔ اور یہ لکھتے ہوئے ہمیں افسوس اور حیرت ہوتی ہے کہ ہر ہفتہ (۸۰۰) اشخاص موت کے گھاٹ اترتے ہیں اور پچیس ہزار سے بچے اور بڑے اپاہج ہوجاتے ہیں۔

ہندوستان صوبہ پنجاب میں کہاسور کے قریب کے گاؤں میں ایک نوجوان سکھ رہتا ہے اس کو افیون کی لت ہے ایک دفعہ افیون کی شدید طلب ہوئی مگر خریدنے کو پیسہ نہیں تھا۔ موقعہ پاکر اپنے والد کی غیر حاضری میں مکان سے گیہوں چرا کر بیچا اور اس سے افیون خریدا کسی طرح یہ حال اس کی سوتیلی ماں کو معلوم ہوگیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ برافروختہ ہوئی اور اس کو کھانا دینے سے انکار کیا۔ افیون کی خاطر اس بے حرمتی کو برداشت نہ کرسکا۔ نشہ میں اس نوجوان نے کلہاڑی لی اور اپنی سوتیلی ماں کو اور اس کے تین بچوں کو جو کمسن تھے جان سے مارڈالا۔ یہ گڑبڑ سن کر ایک پڑوسن آئی تھی سو وہ بھی مجروح ہوئی۔ افیون کی خاطر چار خون۔

صوبہ مدراس کے تینالی تعلقہ ہریجن مہا سبھا کے صدر جناب ویکلا پڑیا صاحب نے ۲۲ رجون کو اپنی صدارتی تقریر میں تحریک ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ ہم اعلیٰ و برتر تھے اور اک زمانہ یہ ہے کہ ہم ذلیل اور پست ہیں اگر ہمیں پہلی جیسی حالت پر آنا مقصود ہے۔ ممتاز خدمات حاصل کرنے کی خواہش ہے تو ہمیں چاہئے کہ مسکرات کو ترک کریں۔ نشہ بازی سے پرے ہوجائیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ہمیں کھانے کو دانہ نہیں مگر شراب، سیندھی کو پیئے جاتے ہیں۔ نشہ باز کی نہ عزت ہوتی ہے نہ وقعت، پھر بے عزت کو اعلیٰ خدمات ملیں کہاں سے ؟

حیدرآباد دکن سکندرآباد کے موسیٰ خاں بازار میں ایک خوبصورت عورت رتنا نامی رہتی تھی اور ستیا اس کا عاشق تھا۔ ایک روز ان دونوں میں "تو تو میں میں" اور "ہاتھا پائی" ہوئی۔ دوسرے روز گھر کا دروازہ بند ہی بند تھا یہ دیکھ کر چند پڑوسی

پچھلے دروازے سے اندر داخل ہوئے۔ دیکھتے کیا ہیں زنا مری پڑی ہے اس کی چھوٹی سی لڑکی اس کے گود میں دودھ پیتے پڑی ہے اور بازو ایک بوتل جس سے شراب کی بو آرہی تھی اور دو گلاس پڑے ہوئے تھے۔ تب اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی پولیس موقعہ واردات پر پہنچی اور مردہ پر زخم وغیرہ کے نشانات نہیں پائے جانے سے بغرض پوسٹ مارٹم کے۔ ای۔ایم ہاسپٹل کو مردہ روانہ کیا گیا۔

مہانائی آدی ہندو فرقہ کے جنگم گروں کے پہلے جلسے کی صدارت کرتے ہوئے جو سکندرآباد میں منعقد ہوئی تھی جناب بی۔ایس ونکیٹ راؤ صاحب نے فرمایا کہ آدی ہندوؤں میں جنگم گردوں کو مذہبًا اعلیٰ حیثیت ہے اور انہیں چاہیے کہ اپنی حیثیت کو بجا طور پر استعمال کرکے اپنے فرقہ میں نشہ بازی کے نقصانات اور ترک مسکرات کے فوائد پر وعظ دیں۔ حاضرین اس سے متاثر ہوکر ترک مسکرات کی قسم کھائے اور وعدہ کئے کہ جناب صدر کے ادعا کے مطابق وعظ دیا کریں گے۔ جناب صدر نے ان کو آلہ جات موسیقی دینے کا وعدہ کیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ ان کے ذریعے ہر ہفتہ مختلف محلہ جات میں بھجن کے ذریعہ تحریک ترک مسکرات کی تبلیغ کریں۔

پنجہ گٹہ، راجہ بنسی لال بہادر کے باغ میں بصدارت جناب یم وی بھاگا رڈی صاحب اڈیٹر "آدی ہندو" ایک جلسہ بتاریخ یکم جون منعقد ہوا۔ صدارتی تقریر جاری رکھتے ہوئے صاحب صدر نے حاضرین سے استدعا کی کہ وہ مقدس اور غیر مقدس خوشی و غم ہر دو اوقات میں شراب نوشی و گوشت خوری کو ترک کریں اور خصوصًا والدین سے التجا کی کہ اپنی اولاد کو ان دونوں سے دور رکھیں۔

پہلی مہاراشٹر کانفرنس میں جو یکم جون کو پرتور ضلع پربھنی میں منعقد ہوئی۔ پنڈت گوبند راؤجی نائل وکیل نے اپنی صدارتی تقریر میں ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ خصوصًا جاتراؤں اور عرسوں میں مسکرات کی فروخت مسدود کیجائے اور عوام کا فرض ہے کہ تحریک ترک مسکرات کی امداد کریں۔

غزل

جناب مولوی ہادی علی صاحب ہادی کنتوری

بادہ خواری کے سبب بستی میں ویرانہ ہوا
ہو گئے برباد گھر آباد میخانہ ہوا

کچھ نہ سمجھے جام مے بھر بھر کے تو خالی کئے
جام خالی عمر کا لبریز پیمانہ ہوا

جانتے ہیں پیر جی پیر مغاں کو آجکل
مے پرستی کرتے ہیں مشرب جو رندانہ ہوا

پگڑیاں اتنی اُتاریں بن گیا ساقی کا گھر
مالیت میں خم کا ڈھکنا تاج شاہانہ ہوا

شعلۂ نار جہنم ہے چراغ میکدہ
جل گیا جو طائر دل اس کا پروانہ ہوا

عقل زائل ہو گئی جاتے رہے ہوش و حواس
جس نے چاہا دختر رز کو وہ دیوانہ ہوا

راہ حق پر جو نہ ہو ہادی سمجھئے اُس کو غیر
مائل باطل ہوا اپنا بھی تو بیگانہ ہوا

رباعیات

کوشش میں کمی شیوۂ عاقل تو نہیں
وہ تجھ سے کسی حال میں غافل تو نہیں
ہمت کر تو خدا کرے گا تائید
بندے کچھ مے کا ترک مشکل تو نہیں

سچ تم سے بتائیں کس نظر سے آئے
ہم جان اور ایمان کے ڈر سے آئے
پھر بھول کے جائیں گے نہ میخانے کو
توبہ ہوئی اب سے آئے گھر سے آئے

ویران ہستی کے باغ ہو جاتے ہیں
گل سوکھ کے شکل داغ ہو جاتے ہیں
چلتی ہے جہاں بادہ پرستی کی ہوا
گھر کے گھر بے چراغ ہو جاتے ہیں

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

جلد ۳ نمبر ۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا

پس اس بلا کو چھوڑ چھوڑا کریں گے ہم

رسالۂ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

آذر سنہ ۱۳۴۸ف اکتوبر سنہ ۱۹۳۸ع

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

رسالہ تزک مسکرات (حیدرآباد دکن)

جلد ۳ ماہ آذر ۱۳۴۸ف نمبر ۱

فہرست مضامین

فرمان مُبارک

مترشدہ ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے

جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد

مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ

کو اس کے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی

مناسب اعانت ملیگی

اداریہ

صدر انجمن ترک مسکرات کو قائم ہوئے تین سال گزر چکے اور رسالہ کو دو سال کا عرصہ بیت گیا اس مدت میں حتی المقدور جو کچھ بھی کیا گیا ہے وہ اہل ملک سے پوشیدہ نہیں اور نہ ہم اس کا اعادہ مناسب سمجھتے ہیں۔

اب رسالہ کی تیسری جلد کے آغاز پر ان تمام محسنین و معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے پچھلے سالوں میں ہماری اور انجمن کی امداد و معاونت کی۔

سررشتہ معلومات عامہ کے بروقت مناسب مواد مہیا کرنے پر تہ دل سے مشکور ہیں۔

امید ہے کہ سررشتہ مذکور ٹمپرنس کی خبروں کا خاص طور پر ہمارے لئے انتظام کرے گا۔ مدیران جرائد مقامی و بیرونی کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے ہماری نسبت اپنی آرا کا اظہار کیا اور خبروں کی وقتاً فوقتاً اشاعت کی۔

یقین ہے کہ آئندہ بھی برادران دکن کی ہمدردیاں انجمن کے شامل حال رہیں گی اور پہلے سے زیادہ خدمت کا موقع دیا جائے گا۔

سنہری باتیں

الکحل، افیون وغیرہ نشّیات کا معمولی استعمال بھی خصوصاً ہندوستان جیسے گرم ملک کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے۔

نشیات مستقل طور پر جسمانی یا دماغی قوت نہیں بخش سکتے۔

سر الفرڈ پیرس گولڈ

شراب اور تمباکو کی جو بھی مقدار جسم میں داخل ہوتی ہے زہر کا اثر کرتی ہے۔

ڈبلیو۔ ٹی۔ ٹلڈن

۱۷ ستمبر ۴۳ء

ڈیر مسٹر مرزا یار جنگ

میں شکریہ کے ساتھ اس پمفلٹ کے وصول کی اطلاع دیتا ہوں جو آپنے
ہندوستان اور خصوصاً حیدر آباد میں میخواری کے برے نتائج کے متعلق لکھا
ہے براہ کرم اس نیک کام کے لئے میرا دلی شکریہ قبول کیجئے۔

مجھے توقع ہے کہ ہزاکز لٹیڈ ہائینس دی نظام آف حیدرآباد کی ہمدردی
اور توجہ سے حیدر آباد جلد مسکرات کی لعنت سے پاک ہو جائیگا

آپ کا صادق
(دستخط) بشوا ناتھ داس

تقریر
نواب مرزا یار جنگ بہادرؒ

(جو ۳۰ آبان کو نشرگاہ حیدرآباد سے نشر ہوئی)

آج میں اپنی تقریر میں یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے پیارے ملک ہندوستان کو میخواری کی بلانے کس طرح سے گھیر لیا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ قدیم زمانہ میں میخواری ہمارے ملک میں نہ تھی، ضرور تھی مگر نہ اس وبائی صورت میں جس طرح سے اب پھیلی جا رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک کے دور اندیش ہوشمند اصحاب ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آج تمام ہندوستان میں ترک مسکرات کی تحریک کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے۔ ذرا غور کریئے کہ ترک مسکرات کی آندھی زور شور کے ساتھ ایک دم کیسے چلنے لگی، یہ غبار کہاں جمع تھا۔ جواب آندھی کی صورت میں نمودار ہو رہا ہے اس کی وجہ معلوم کرنے کو گذشتہ ڈیڑھ سو برس کی تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ کچھ ایسی مشیت ایزدی تھی کہ جوں جوں مغلیہ سلطنت کی حکومت کا چراغ ڈگمگانے لگا اسی مناسبت سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت کا بول بالا ہوتا گیا۔ اسی فضا میں آج سے تخمیناً ڈیڑھ سو برس قبل ایسٹ انڈیا کمپنی کو آمدنی بڑھانے کا ایک نیا ذریعہ سمجھ میں آیا اور وہ یہ کہ آبکاری کو محاصل کا ایک مستقل ذریعہ بنا لیا جائے۔ چنانچہ سنہ ۱۷۹۰ء وہ پہلا سال ہے جب کہ آبکاری کے متعلق ہندوستان میں پہلی مرتبہ ایسٹ انڈیا کمپنی نے قانون آبکاری نافذ کیا۔ پھر جب آبکاری کے ذریعہ سے محاصل بڑھانے کا مزہ ایک مرتبہ لگ گیا تو اس خواہش کی انتہا نہ رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جوں جوں مزہ بڑھا اضافہ کی خواہش بھی بڑھی۔ اور جیسے جیسے خواہش بڑھی محاصل میں اضافہ بھی حسب دلخواہ ہوتا گیا لیکن شراب خواروں کی حالت کا کسی نے خیال نہ کیا۔ جس طرح سے آمدنی بڑھتی جاتی تھی اسی مناسبت سے انکی

اخلاقی حالت گر تی گئی۔ وہ ملک جس کی تہذیب یہ تھی کہ بیٹا باپ کے سامنے حقہ نہیں پیتا تھا
اب اس ملک میں بیٹا دھڑلے کے ساتھ باپ کے سامنے شراب پینے لگا، وہ ملک جس کی بیبیاں اور بیٹیاں
حقہ پینا نہیں جانتی تھیں مردوں کو شراب کی بوتل بڑھا کر دینا اور شراب پینا جزو آداب صحبت
سمجھنے لگیں، دل و دماغ کی کمزوری نمودار ہونے لگی، زندگی کا عزیز وقت ضائع ہونے لگا سنہ ۱۷۹۰ء
سے تقریباً ایک صدی تک حالت بد سے بدتر ہوتی گئی، پھر اس ملک سے لوگ چونکے اور کیشب چندر
سین جیسی طبیعت کے لوگ میدان میں آ گئے اور اس مسئلہ پر حکومت سے لڑنے کو تیار ہو گئے انکا
کہنا یہ تھا کہ اس بلا کو روکنا نہ صرف اخلاقی فرض ہے بلکہ مذہبی فرض بھی ہے۔ خوب جنگ زرگری
چلی۔ بڑی بڑی عمارتوں میں جو تقاریر مسکرات کی خلاف ہوتی تھیں ان کی آواز نے بالآخر حکومت ہند
کو پریشان کر دیا۔ چارناچار سنہ ۱۸۸۳ء میں حکومت نے ایک کمیشن بٹھایا کہ اصلیت کی تحقیقات کی جائے
کچھ رنگ ایسا بدلا کہ حکومت کے مقرر کردہ کمیشن نے بھی حکومت کے خلاف رائے دیدی اور یہ رپورٹ
کی کہ لوگوں کے موجودہ جسمانی و اخلاقی ادبار کی ذمہ دار بہت کچھ شراب خواری ہے اور شراب خواری
بڑھانے کی ذمہ دار حکومت ہے، اس فیصلہ سے تو خود ولایت کے انصاف پسند لوگوں کے دل
ہل گئے اور اُن کا ضمیر ان کو ملامت کرنے لگا۔ پھر کیا تھا۔ ایسے ایسے ممبران پارلیامنٹ نے جیسے
مسٹر کین (CAINE) اور سیمول اسمتھ (SAMUELSMITH) میدان میں آ گئے اور ہندوستان
کی تائید میں بیڑا اٹھا لیا، انھوں نے اس مسئلہ کو "ہاؤس آف کامنس" کی پارلیامنٹ میں پیش کر دیا۔
وہاں یہ تحریک بغلبہ آرا منظور ہو گئی کہ آبکاری کے خلاف متعلق حکومت ہند کی پالیسی غلط رہی ہے اور
اس کو بہت کچھ قابل الزام ٹھیرایا تب تو حکومت ہند کے بھی کان کھڑے ہوئے اور ان کو اس کا
اعلان کرنا پڑا کہ آئندہ سے اس کا مسلک یہ رہے گا کہ شراب پر محصول چاہے بڑھتا جائے، مگر
اس کے استعمال کو کم کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن اس نئے اصول سے بھی ملک کے بہی
خواہوں کا اصلی مطلب پورا نہ ہوا۔ کیونکہ عہدہ داران آبکاری آخر انسان تھے۔ جب ان کو یقین تھا
کہ محاصل بڑھانے میں ان کی ترقی ہوتی ہے اور عہدہ داران بالاتر اس سے خوش ہوتے ہیں۔
محاصل بڑھانے پر تو نگاہ رہی لیکن شراب خواری کے گھٹانے کا کچھ خیال نہ رہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ
جب سنہ ۱۸۷۵ء میں آبکاری کی آمدنی ہندوستان میں تین کروڑ تھی تو سنہ ۱۹۰۵ء میں بڑھتے بڑھتے
سہ گنی یعنی نو کروڑ تک پہنچ گئی۔ اور سنہ ۱۹۲۰ء تک شش گنی یعنی تقریباً سترہ کروڑ ہو گئی۔ اہل ملک نے
وزرائے ہند کے پاس بااثر وفد انگلستان کو بھیجنا شروع کر دیے۔ ایک وفد کیا دوسرا گیا مگر فریاد صدا بصحرا

ثابت ہوی کسی نے نہ سنا ۔ ۱۹۲۵ء میں مجلس وضع قوانین ہند نے بھی آبکاری کے متعلق حکومت کے خلاف ایک تحریک اپنے جلسہ میں پاس کی، لیکن ان دِنوں نقارخانہ میں طوطی کی آواز کون سنتا تھا
رائے عامہ کے اس مظاہرہ کا بھی کچھ اثر نہ ہوا ۔ پھر تو میدان جنگ میں ایسے لوگ کود پڑے جیسے مہاتما گاندھی، اور صوبہ مدراس کے موجودہ وزیر اعظم راجہ گوپال چاریا وغیرہ، ان کی حجت یہ تھی کہ ایسی تعلیم کس کام کی جس کے ساتھ ساتھ اخلاق بھی بگڑتے جارہے ہیں ۔ ایسی حکومت کس کام کی جو شراب کشی کرے ۔ پھر وہ شراب ٹھیکہ داروں کے ہاتھ فروخت کرکے ان کے ذریعہ سے شراب فروشی کا کاروبار کرے ۔ جب خود حکومت نے شراب کی دوکان کھول دی تو رعایا کے اخلاق کی نگہبانی کون کرے گا ۔ دوکاندار کو تو اپنا روپیہ بنانے کی فکر رہتی ہے ۔
حالانکہ حکومت کا تعلق رعایا سے ایک سرپرست وولی کا ہوا کرتا ہے ۔ بس اس قسم کی حجتیں حکومت اور بہی خواہان وصلح جویان ملک میں عرصہ تک چلتی رہیں ۔ پھر اس قسم کے جھگڑوں میں ایسی شدت ہوی کہ صوبۂ مدراس کے موجودہ وزیر اعظم راجہ گوپال چاریا کو جیل جانا پڑا ۔ اسی درمیان میں انگلستان نے ہندوستان کے صوبوں کو حکومت خود اختیاری کی باگ تھمادی ۔ پھر کیا کہنا تھا، کل جو حکومت سے لڑرہے تھے آج وہ حاکم ہوگئے ۔ انھوں نے پہلا ہاتھ مسکرات پر صاف کیا، صوبہ صوبۂ ترک مسکرات کی آندہی چلنے لگی ۔ اب تو ہندوستان میں ترک مسکرات کی تحریک کو ایسا زور بندھا کہ کسی کو اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جراءت نہیں ہوسکتی ۔ آج فلاں ضلع میں ترک مسکرات کی دہوم ہے ۔ کل دوسری جگہ ترک مسکرات کی ڈگی بج رہی ہے ۔ پرسوں کسی تیسرے ضلع میں شراب ومسکرات پر حملہ کی خبر ہے ۔ بس روزانہ کے اخبارات انہی خبروں سے گونج رہے ہیں، شراب بھاگی پھر رہی ہے کہ کہیں تو سر ڈھکنے کی جگہ ملے ۔ لیکن ہندوستان کا قریہ قریہ اس کو پناہ دینا اپنا ننگ وعار سمجھا جاتا ہے ۔ جہاں سے یہ بھگائی گئی وہاں شراب خواروں کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں ملتی ۔
پس جس شراب خواری کی اطلاع اس دہوم دھام سے ۱۷۰۹ء میں ہوی تھی ۔
آج ۱۹۳۸ء میں اس کی خواری وذلت کی ایک انتہا ہے کہ اس کا جینا محال معلوم ہوتا ہے ۔
حقیقت تو یہ ہے کہ یہ خانہ خراب اس قابل تھی ۔
آج میں حیدرآباد کے برادران وطن سے مخاطب ہوکر پوچھتا ہوں کہ کیا تم اس منہ لگی بلا کو نہ چھوڑوگے ۔ مجھ ناچیز کی بات کو یاد رکھنا ۔ اگر تم نے اس سے قطع تعلق نہ کیا تو یہ تم کو

ذلیل و خوار کرکے چھوڑے گی۔ اب اس کا زیادہ ٹکنا تو اس ملک میں قرین قیاس نہیں معلوم ہوتا۔ ہندوستان کے تمہارے ہم وطن بھائی بیدار ہوگئے ہیں وہ تو اسے نکال کر رہیں گے اور ترک مسکرات کا وہ بیج جو سرزمین امریکہ میں جڑ نہ پکڑ سکا، وہ سرزمین ہند پر انشاء اللہ نہ صرف اوگیگا بلکہ بڑھےگا پھیلیگا۔ پھولے گا اور شاداب ہو کر رہے گا، ترک مسکرات کے متعلق ہمارا ہندبنی نوع انسان کے لئے وہ شمع ہدایت لے کر چلے گا جس کو پیغمبر اسلام نے آج سے تیرہ سو برس پہلے سرزمین عرب پر روشن کیا تھا۔ یاد رکھنا کہ اگر ریاست حیدرآباد کے باشندوں نے شراب کو یا مسکرات کو نہ چھوڑا تو پھر اس اقتصادی مقابلہ کی زندگی میں ان کا نام و نشان نظر نہ آئے گا۔ جو کہ اسی ہند کے دوسرے خود مختار صوبے جلد اختیار کرنے والے ہیں۔ صوبہ جات ہند کا ہر فرد بشر ترک مسکرات کی وجہ سے دن میں اگر آٹھ گھنٹے کام کرسکے گا تو تمہاری مخموری شراب کا وقت منہا کرنے کے بعد تمہارے کام کے اوقات صرف چھ گھنٹے رہ جاویں گے۔ جب تم مخمور پڑے نظر آؤ گے وہ لوگ کام کرتے نظر آدیں گے۔ آخر کوئی بھی پیشہ کردگے۔ شکر بناؤ گے، کپڑا بنو گے، کوئی صنعت و حرفت کروگے، جو کچھ پیشہ یا کام اختیار کروگے ہر کام میں گھاٹا رہے گا۔ پھر مقابلہ کیسا؟

حال میں ایک مضمون تفصیل سے لکھکر انجمن ترک مسکرات کے ماہانہ پرچہ میں میں نے شائع کیا ہے، جس میں حساب کرکے دکھلایا گیا ہے کہ اس ریاست ابد مدت کے لوگ سالانہ تخمیناً پانچ کروڑ روپیہ اس سیندھی شراب میں ڈبا رہے ہیں۔ اور اگر ہمارے اہل ملک صرف پانچ فیصدی بھی اس بلا میں گرفتار متصور ہوں تو ہماری آبادی کے اعتبار سے تقریباً سات لاکھ نفوس اس بدعادت کے شکار پائے جاویں گے اور اگر اوسط دو گھنٹے روزانہ ان کی مخموری و اثرات مابعد کی وجہ سے ضائع ہو رہے ہیں تو ہمارے بھائیوں کے تقریباً اکاون کروڑ گھنٹے اس خراب عادت کی بدولت ضائع ہو رہے ہیں۔ اور اگر فی گھنٹہ ایک آنہ بھی اس کی اکتابی قیمت مقرر کی جاوے تو ہم سالانہ تخمیناً تین کروڑ روپیہ اقتصادی نقطۂ نظر سے گھاٹے میں رہتے ہیں۔ پھر بیماریاں دل کی، دماغ کی، جگر کی، معدہ کی، جو اس عادت کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ اور جرائم مثلاً قتل، چوری، مارپیٹ وغیرہ جو اس کی وجہ سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ ان کی تحقیقات و انسداد میں جو وقت صرف ہوتا ہے یہ سب باتیں اگر جمع کی جاویں تو اس کی وجہ سے جو نقصانات ہم کو پہنچے ہیں ان کی اقل مقدار دو کروڑ معلوم ہوتی ہے اس طرح سے کل میزان اقتصادی نقصانات کی صرف سرزمین ریاست حیدرآباد دکن میں تخمیناً دس کروڑ تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر اس پیمانہ سے کل ہندوستان کے لئے

خسارہ پر غور کیا جاوے تو تقریباً دو ارب تینتیس ہزار روپیہ ہوگا، تمہارا ہمدرد و مہربان بادشاہ تمہارے ساتھ ہے۔ لہذا اپنے حلقوں سے شراب کی بری بلا کو نکالو۔ اپنی میزوں پر اس کے قدم نہ پھٹکنے دو۔ اپنے مکانوں سے اس کو دور کرو، اپنے بچوں کو اس کی طرف رخ نہ کرنے دو۔ ترک مسکرات پر ہمارا ماہواری رسالہ جو نکل رہا ہے وہ اپنے لڑکوں کو پڑھاؤ۔ محلہ والوں میں گشت کراؤ۔ شروع سال سے ہمارے رضاکار گلی گلی، کوچہ کوچہ، ترک مسکرات پر گیت گاتے ہوئے نکلیں گے۔

جناب مولوی سید ولی اللہ حسینی صاحب نے خاص انتظام کیا ہے، ان کی پردرد داستان سنو۔ بچوں کی زبانی سنو۔ دیکھو غربا کی رہائش کے لئے ہم سرکار کی مدد سے مکانات بنوا رہے ہیں جس رقبہ کا نام "ہمپرس کالونی" یعنی نو آبادی ترک مسکرات ہوگا۔ بہت قلیل کرایہ پر دہ مکانات اس شرط کے ساتھ کرایہ پر دیئے جاویں گے کہ ان مکانات کے کرایہ دار سینہ ہی شراب کی عادت میں مبتلا نہ ہوں، ان کی تفریح اور ان بچوں کے کھیل کے لئے علحدہ ایک ہال و عمارت اسی نو آبادیات میں بنایا جا رہا ہے۔ یہ سب کام سرکار کی مدد سے ہو رہا ہے ان حالات میں انجمن ترک مسکرات کے کاموں میں ہاتھ بٹاؤ اور آخر کار میں پھر کہوں گا۔ بیدار ہو، بیدار ہو، بیدار ہو، خدا حافظ۔ فقط

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

مولوی علی منظور صاحب

یاران وطن مے خوار ہوئے ۔۔۔ سُدھ بدھ نہ رہی سرشار ہوئے
شیشے میں پری دیکھی تھی جہاں ۔۔۔ ہوش ان کے وہیں بیکار ہوئے
مست اس سے زیادہ کیا ہونگے ۔۔۔ ناچار نہ تھے ناچار ہوئے
لی راہ روؤں نے ان کی خبر ۔۔۔ بے سُدھ جو سر بازار ہوئے

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

کیا دُور ہو ان کی بیماری مشکل ہے علاج ناداری
ملتے ہیں کہاں سے پیسے انہیں افلاس میں بھی یہ سرشاری
زردار بھی اس سے عاجز ہیں وہ شغل ہے روزانہ جاری
جب چور نہ تھے اب چور بنے ذلت کا سبب ہے میخواری

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

دل ان کا نہیں ان کے بس میں کھاتے ہیں نئی ہر دم قسمیں
مرنے کے مزے ہیں یاد ان کو جینے کی مٹا ڈالیں رسمیں
کام ان کے کوئی سلجھائیگا کیا الجھے ہیں یہ خود خار و خس میں
دشمن ہیں جو گھر کی چیزوں کے اب وہ جا کے رہیں گے مجس میں

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

بیوی کا انہیں احساس نہیں بچوں کا بھی ان کو پاس نہیں
روتے ہیں وہ سب افلاس زدہ اور ان کو غم افلاس نہیں
بیگانے تو بیگانے ہی رہے اپنوں کو بھی ان کی آس نہیں
اخلاق یہ کیسے ہیں؟ ان کے اسلاف کی کچھ بو باس نہیں

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

چلتے ہیں یہ ہر سو تن کر ہنستے ہیں تماشا خود بن کر
مے خانہ کی دھن میں روٹھ گئے بیٹھے ہی نہیں گھر میں بن کر
ہنستا ہے وکیل ان کے دل کا خود رنگ فلاکت چھن چھن کر
ان خیرہ سروں کو مستی میں آتا ہے بگڑنا بن بن کر

میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

ہوش آئے گا ان کو کب یارب — برگشتہ ہیں تجھ سے سب یارب
ہر سمت بھٹکتے پھرتے ہیں — لا راہ پہ ان کو اب یارب
مستی میں نہ بہکے اب کوئی — ہو ورد زباں یارب یارب
کیا دیکھے علی منظور کوئی — ان سب کے بُرے ہیں ڈھب یارب
میخوار ذلیل و خوار ہوئے
اک بار نہیں سو بار ہوئے

شرابیوں کی پانچ تصویریں سعدی کے قلم سے

مولوی سید علی شبیر صاحب صدر منتظم عدالت عالیہ

عام طور پر یہ مشہور ہے کہ دینی و دنیوی کوئی برائی ایسی نکلیگی جس کی نسبت سعدی نے اپنی تصنیفات میں مذہب یا نصیحت نہ کی ہو۔

ایک دن یہ دیکھنے کے لئے کہ ایا شراب نوشی کے بارے میں بھی سعدی نے کچھ فرمایا ہے میں نے گلستان و بوستان پر خیال دوڑایا اور پانچ حکایتیں مجھے ایسی یاد آئیں جن میں بالراست یا بالواسطہ شراب کی مذمت ہے۔

سعدی عموماً سیدھی سادی طرح واعظانہ پیرایہ میں کسی چیز کی برائی نہیں کرتے بلکہ ظریفانہ ڈھنگ سے وہ کوئی واقعہ اس طرح بیان کرجاتے ہیں کہ پڑھنے والا دیر تک مزے لیتا رہتا ہے اپنی طرز نصیحت کے متعلق وہ خود بھی یہ ارشاد فرماتے ہیں

"سعدی کا کلام زیادہ تر مسرت ظرافت آمیز ہے۔ اس نے
وعظ کے آبدار موتیوں کو عبارت کی لڑی میں پرویا ہے
اور نصیحت کی کڑوی دوا میں مذاق کا شہد ملایا ہے
تاکہ مردہ دل انسان بھی اسکے اثر سے محروم نہ رہے"
(خاتمہ گلستان)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

چنیں سقمونیائے شکر آلود ز دار وخانہ سعدی ستانند

یعنی اس قسم کی شکر کوٹیڈ کونین کی گولیاں سعدی کے دواخانہ سے خریدئیے

الغرض گلستاں بوستاں کی جن حکایتوں کو میں نے اپنے موضوع کے لئے انتخاب کیا ہے۔ ان کو بھی سعدی نے ظرافت کی چاشنی سے لذیذ بنا دیا ہے۔ جس طرح کوئی اعلیٰ درجہ کا مصور تصویر کے لباس میں رنگ بھرتے وقت مختلف ومتضاد رنگوں کی موزونیت کا خیال رکھتا ہے اسی طرح سعدی نے بھی ان حکایات کی ترتیب میں بڑی خوبی کے ساتھ صوفی۔ پارسا۔ مرید درویش وغیرہ اہل مذہب حضرات سے شرابیوں کا میل ملا دیا ہے۔ اور واقعات کا تسلسل اس عمدگی سے قائم کیا ہے کہ اگر ان حکایتوں کو بنظر تصور دیکھیں تو متحرک تصویروں کی طرح اشخاص متعلقہ کی جیتی جاگتی شکلیں آنکھوں کے سامنے پھر جاتی ہیں۔ مجھے مصوری نہیں آتی ورنہ میں بغیر عبارت لکھے اس موقعہ پر محض تصاویر سے کام نکالتا اور ان حکایتوں کے واقعات کا ایک ایسا فلم تیار کرتا جس سے سارے مطالب آئینہ ہوجاتے۔ مجبوراً اب میں اس پر اکتفا کرتا ہوں کہ ان حکایات کو تصاویر سے تعبیر کرکے اس مضمون کا عنوان "شرابیوں کی پانچ تصویریں" قرار دیتا ہوں اور ان کا بامحاورہ اردو ترجمہ رسالہ ترک مسکرات کے نوعمر ناظرین کے لئے پیش کرتا ہوں اس ترجمہ میں سعدی کے خیالات سے آگے بڑھ کر میں نے قدم نہیں رکھا ہے بلکہ صرف ان کے مقالات کی ترجمانی کردی ہے البتہ ہر حکایت کا جو عنوان قائم کیا گیا ہے وہ ترجمہ نہیں ہے بلکہ مضمون حکایت کے اعتبار سے تحریر کردیا گیا ہے"

۱۔ ایک انٹا غفیل صوفی

داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا کہ فلاں صوفی کو میں نے بیہوش پڑا ہوا دیکھا ہے اس کا عمامہ اور کپڑے قے میں لتھڑے ہوئے ہیں اور کتوں کا غول اس کے گرد کھڑا ہے۔

داؤد طائی کو اول تو غصہ آگیا اور اس شخص کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر فرمایا۔

میاں ایسے ہی موقع پر تو سچے دوست کام آتے ہیں۔ جاؤ۔ اور اس کو اس ذلیل مقام سے اٹھا لاؤ۔ اس کی یہ حرکت شرعاً نہایت نازیبا ہے اور خرقۂ درویش کے لئے موجب شرم ہے۔ وہ تو بیہوش پڑا ہوا ہے اس کو اپنے تن بدن کی سدھ نہیں۔ تم ہمت کرکے اسے اپنی پیٹھ پر اٹھا لاؤ۔

اب یہ شخص گھبرایا اور فکر کے مارے گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس گیا۔ نہ یہ مجال کہ داؤد طائی رحمتہ اللہ علیہ

سا کہنا ٹالدے نہ یہ گوارا کہ مست صوفی کو کندھے پر لادہ لائے۔ کچھ دیر اسی طرح تاؤ پیچ کھاتا رہا۔ مگر تعمیل ارشاد کے جب کچھ بن نہ پڑا تو ناچار کمر کس لی۔ بیہوش صوفی کے پاس پہنچا اور اُسے اٹھاکر لے چلا۔ اس وقت خلقت نے چاروں طرف سے غل مچانا شروع کیا کوئی کہتا تھا۔

"ذرا اس درویش کو تو دیکھو۔ واہ۔ وا۔ کیا پارسائی ہے
کیا تقوی ہے کیا دینداری ہے"

کوئی کہتا تھا۔

"ان صوفیوں نے شراب پی لی ہے اور خرقۂ مشیخت شراب خانہ میں رہن ڈالدیا ہے۔ کوئی ان دونوں کی جانب اشارے کررہا تھا کہ یہ دونوں پیئے ہوئے ہیں۔ ایک صاحب نیم مست ہیں۔ دوسرے صاحب اٹاچٹ ہوگئے ہیں۔ قصہ کوتاہ بڑی دقت سے کے ساتھ جوں توں کرسکے اس نے رستہ کاٹا۔ مگر شرم و بدنامی کے خیال سے رات بھر اس کو مطلق نیند نہ آئی (بوستان باب ۷)

۲۔ درویش باپ کا شرابی بیٹا

ایک درویش کو عمر بھر بیٹا نہیں ہوا تھا۔ اس کی بیوی حاملہ ہوی۔ درویش نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے فرزند عطا کرے تو سوائے اس گوڈری کے اور جو کچھ میرے پاس ہے وہ سب فقیروں کی نذر کردوں گا۔ اتفاقاً اس کے لڑکے ہوا اور اسنے منت کے موافق دسترخوان کیا چندسال بعد میں سفر شام سے واپس آیا تو اس دوست کے محلے میں بھی گیا اور اس کی خیر خبر دریافت کی لوگوں نے کہا کہ وہ تو پولیس کے حوالات میں ہے۔ میں نے سبب پوچھا۔ کہا اس کے لڑکے نے شراب پی کر فساد مچایا اور ایک شخص کو قتل کر کے فرار ہوگیا۔ اس علت میں باپ کے گلے میں طوق اور پاؤں میں بیڑی ڈالدی گئی ہے۔ میں نے کہا اس بلا کو اس نے دعائیں کر کر کے خدا سے مانگا ہے۔

(گلستان باب ۷)

۳۔ شرابی ایک موذن کی نظر میں

ایک شخص نشے کی ترنگ میں بے تحاشا دوڑتا ہوا مسجد میں جا گھسا اور رو رو کر دعائیں مانگنے لگا کہ یا اللہ مجھے بہشت نصیب کر۔ موذن نے اس کا گریبان پکڑ کر کہا۔ ابے عقل کے دشمن کافر مسجد میں کتے کا کیا کام "حلوا خوردن را روئے باید" تو نے ایسے کونسے اچھے کام کئے ہیں کہ جنت کی بھی امید رکھتا ہے۔

۴۔ پارسا کے سر پر سارنگی توڑ دی

رات کے وقت ایک پیاسا شخص بغل میں سارنگی لئے جارہا تھا۔ نشہ کی جھانجھ میں وہ اس نے کسی مشائخ کے سر پر مار کر توڑ ڈالی۔ دن نکلے یہ صاحب کچھ روپیہ شرابی کو دینے کے لئے گئے اور کہا کل رات کو تم اپنے آپے میں نہ تھے تمہاری سارنگی ٹوٹی اور میرا سر پھوٹا۔ سر تو اچھا ہو گیا درد بھی جاتا رہا مگر سارنگی بغیر روپیوں کے درست نہ ہو گی۔ (بوستاں باب ۴)۔

۵۔ شرابیوں کی محفل میں ایک مشائخ کا وجد

ایک مرید نے ترکوں کی محفل شراب میں حال لا کر قوال کا دف اور ستار توڑ ڈالا ترکوں کے غلام اس کی طرف جھپٹے پیچھے پکڑ کر اس کو گھسیٹا اور اس کے منہ پر دف کی طرح ہتا لگائیں۔ تھپڑوں اور چوبوں کی مار سے اس غریب کو رات بھر نیند نہ آئی۔ دوسرے دن اس کے مرشد کو جب یہ کیفیت معلوم ہوئی تو فرمایا کہ بیٹا اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دف کی طرح تیرا منہ زخمی نہ ہو تو خیر اس میں ہے کہ ستار کی طرح اپنا سر نیچا ہی رکھ۔ (بوستان باب (۷)

حیدرآباد

مدرسہ آصفیہ میں فانوسی لکچر

۲۹ ر ستمبر ۔ حیدرآباد ۔

ویمنس اسوسی ایشن کی جانب سے مدرسہ آصفیہ ملک پیٹھ میں ایک فانوسی لکچر ترتیب دیا گیا۔ مدرسہ آبادی سے بہت دور ہونے کے باوجود اساتذۂ مدرسہ اور دیگر حاضرین سے لکچر ہال بھرا ہوا تھا؛ خواتین کا ایک کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہونا اس جلسہ کی خصوصیت ہے۔

شام کے سات بجے کارروائی کا آغاز صدر مدرس صاحب مدرسہ آصفیہ کے چند تعارفی جملوں سے ہوا۔ ہائک راؤ جی نے جو اس مقصد کے لئے صدر انجمن ترک مسکرات سے روانہ کئے گئے تھے تقریباً ایک گھنٹہ میاجک لنٹرن کے ذریعہ تقریر کی۔ کہانی کا نام ہری داس تھا جس کو ہند کے مشہور ناول نویس بابو بنکم چندر جی آنجہانی نے تصنیف کیا ہے۔ یہ افسانہ ایک تعلیمیافتہ شرابی کا ہے جس نے شراب کو پہلے پہل بطور دوا استعمال کیا تھا لیکن آخر کار شرابی بن گیا اور تمام جائداد کو شراب کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اس کی بیوی ہری داسی جو خود تعلیمیافتہ تھی ہمیشہ روکتی رہی۔ اس کی یہ نصیحت کہ اب تک جو تم نے کیا اُسے بھول جاؤ ماضی کا خیال نہ کرتے ہوئے اس مستقبل کی فکر کرو جس کو ہمیں شاندار بنانا ہے بیچاری ہری داسی رنج و غم میں اپنی جان گنوا دیتی ہے اس وقت جبکہ وہ اس دنیا سے کوچ کر رہی تھی بھٹکا ہوا شرابی آجاتا ہے اور اس کے خط کو جو بستر مرگ پر پڑا ہوا تھا دیکھتا ہے۔ اس کا اسپر اس قدر گہرا اثر ہوتا ہے کہ وہ قطعاً شراب چھوڑ دیتا ہے یہ افسانہ خصوصاً ایسے مجمع کے لئے جس میں خواتین کی تعداد بھی

نہایت موثر و موزوں ثابت ہوا۔

فانوسی لکچر کے بعد مانک راؤجی نے صدر انجمن کا تعارف کراتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد اور پالیسی کی نسبت مختصر سی تقریر کی۔ منجانب صدر انجمن ترک مسکرات مدرسہ آصفیہ ویمنس اسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے انجمن کو خدمت کرنے کا موقعہ دیا۔ اس کے بعد صدر مدرس صاحب مدرسہ آصفیہ نے فانوسی لکچر کی دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین سے استدعا کی کہ حتی الامکان وہ اس نیک تحریک میں حصہ لیں اپنے محلے یا اپنے احباب میں جہاں ان کا کچھ اثر ہو اس تحریک کا پرچار کریں۔ شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

رضاکاران ترک مسکرات کا مظاہرہ

یکم آذر۔ مولانا الحاج سید محمد بادشاہ حسینی صاحب قادری معتمد مجلس علماء دکن کے یہاں عصرانے میں شرکت کے بعد رضاکاران ترک مسکرات کی جماعت ترک مسکرات کے گیت گاتی ہوئی صدر انجمن کے دفتر سے عابد شاپ، معظم جاہی مارکٹ ہوتی ہوئی گوشہ محل کمپونڈ سیندھی خانہ پر اپنا مظاہرہ کیا۔

سٹی اسکوٹس ریلی میں نواب مرزا یار جنگ بہادر کی تقریر

حیدرآباد۔ ۳ آذر کل شام سٹی پولیس گراونڈ پر نواب مرزا یار جنگ بہادر کی صدارت میں سٹی اسکوٹس کی ریلی منعقد ہوئی اور ایک دلچسپ پروگرام ترتیب دیا گیا اور نواب اکبر یار جنگ بہادر اور نواب ناظر یار جنگ بہادر کی تقاریر کے بعد نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر جلسہ نے سکرا بٹ اسکوٹس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم لوگ کسی لڑائی یا جنگ و جدال کے لئے تیار نہیں کئے جا رہے ہو۔ بلکہ تم اس لئے تیار کئے جا رہے ہو کہ بنی نوع انسان کے سب سے بڑے دشمن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کریں۔ وہ دشمن بنی نوع انسان کی بری عادتیں ہیں۔ اگر تم تھوڑی دیر کے لئے کسی شراب خانہ یا سیندھی خانہ میں جاؤ تو معلوم ہوگا کہ تمہارے بھائی کن بری عادتوں میں مبتلا ہیں۔ اگر وہ مصیبت و بری عادتوں میں گھر گئے ہیں تو تمہاری فوج کا یہہ فرض ہے کہ اس کو دور کریں اس کا مقابلہ جور و جبر سے نہیں بلکہ عاجزی، انکساری سے کرنا چاہئے۔

جلسۂ عام ترک مسکرات

قصابوں کا اجتماع

حیدرآباد۔ ۸ آذر۔ صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے ۷ آذر یوم چہارشنبہ وقت ۵½ ساعت شام بمقام کچہرا ہال ایک عام جلسہ زیر صدارت نواب مرزا یار جنگ بہادر منعقد ہوا۔ جس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ قصابوں کی ایک بڑی تعداد شریک تھی مولوی سید شہاب الدین صاحب نے قرارت سنائی۔

مولوی شیخن احمد صاحب شطاری اور مولوی سید شاہ ولی اللہ حسینی صاحب نے تقاریر کیں صدارتی تقریر کے بعد قصابوں نے ترک نشہ کا حلف لیا۔ رضاکاروں کے مظاہرہ کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

پہاڑی شریف پر پرچار۔

حیدرآباد ۱۰ آذر رضاکاران انجمن ترک مسکرات نے حضرت بابا شرف الدین رح کے عرس کے موقع پر ترک مسکرات کا پرچار کیا۔

صدرنشین انجمن ترک مسکرات کا دورہ ناندیڑ قندہار شریف

۱۷ آذر ۱۸ آذر ۱۳۴۸ف

ناندیڑ سے ۱۷ آذر۔

آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی صدرنشین انجمن ترک مسکرات آج یہاں سرکاری دورہ پر تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ سرکاری اسٹاف کے علاوہ مسٹر گوپالن بی اے معتمد صدر انجمن اور مسٹر مانک راو بھی تھے

شام کے ۵½ بجے بمقام جوبلی ہال ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا جس میں لوگونکی ایک کثیر تعداد کے علاوہ عہدہ داران سرکار عالی سیٹھ ساہوکار اور وکلا وغیرہ شریک تھے۔ آنریبل صدرنشین انجمن نے نشہ کے نقصانات پر تقریر فرمائی جس سے لوگ بہت متاثر نظر آرہے تھے۔ پنڈت دیوی داس راؤ جی

مہاجن نے مرہٹی بھاشا میں اپنی نظم سنائی منصرم سررشتہ دار صاحب عدالت کی نظم کے بعد پنڈت کرتی دیوی شرما دیدیہ نے "پینے کی عادت کو علاج کے ذریعہ دور کیا جاسکتا ہے" پر تقریر کی اس موقعہ پر ٹمپرنس لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

شام کے ۷ بجے عثمان شاہی ملز کی عمارت میں مانک راؤ جی نے سارے مزدوروں کی موجودگی میں میجک لنٹرن کے ذریعہ "راجنا" نامی فلم تبلایا۔ یہاں بھی لوگ بڑی تعداد میں جمع تھے۔

۱۸ر آذر۔ سدانند تھیٹر میں شام کے پانچ بجے دوسری بار میجک لنٹرن لکچر کا انتظام کیا گیا تھیٹر عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ مانک راؤ جی نے نشہ کے نقصانات کو تفصیلی طور پر تصاویر کے ذریعہ سمجھاتے ہوئے کہا کہ لوگوں کا یہ خیال کہ یکبار نشہ کی عادت پڑ جائے تو چھوٹ نہیں سکتی کسی طرح صحیح نہیں کیونکہ دنیا میں کوئی کام ایسا نہیں ہے جو انسان نہیں کر سکتا۔ صرف ان خیالات پر اپنی زندگی کو خطرہ میں ڈالنا ٹھیک نہیں اس تقریر کا حاضرین پر اچھا اثر پڑا۔

ضلع کمیٹی

ضلع ناندیڑ میں صدر انجمن کی شاخ قائم کی گئی جس کے لئے اول تعلقدار صاحب (صدر) ناظم صاحب عدالت نائب (صدر) پنڈت دیوی داس راؤ جی چودھری اعزازی ناظم عدالت (معتمد) منتخب ہوئے۔

مسٹر گوپالن معتمد صدر انجمن نے معتمد صاحب انجمن ضلع کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کی اور تبادلہ خیال کیا۔ اکثر اصحاب نے رکنیت اور رسالہ کی خریداری قبول کی۔

قندہار شریف

۱۹ر آذر۔ عالیجناب نواب صدر نشین صاحب بہادر نے قندہار شریف میں بھی ترک مسکرات پر تقریر فرمائی۔

تعلقہ کمیٹی

ایک کمیٹی قائم کی گئی جو اصحاب ذیل پر مشتمل ہے۔

پنڈت تربھون لال جی منصف صدر۔ مولوی حفیظ الحق صاحب تحصیلدار نائب صدر مولوی کاظم علی صاحب وکیل معتمد، پنڈت شنکر راؤ جی وکیل نائب معتمد۔

یہاں بھی ٹمپرنس لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ انجمن کے رکن اور رسالہ کی خریدار بنائے گئے۔

ہندوستان

ٹمپرنس کانفرنس

اخبار نیشنل ہرلیڈ (لکھنؤ) رقمطراز ہے کہ:۔

صوبہ جات متحدہ کے ٹمپرنس کی پانچویں کانفرنس ٹمپرنس اسوسی ایشن کی سرپرستی میں ۱۶ نومبر کو زیر صدارت مسٹر سری پرکاش ایم۔ ایل۔ اے۔ بمقام مانی پور منعقد ہوگی۔ آنریبل ڈاکٹر کے ربن کاٹجو وزیر آبکاری کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

ٹمپرنس رضاکاران اور دوسرے اصحاب سے شرکت کی توقع کی گئی ہے۔ مقامی انتظامات سکریٹری مانی پور ٹمپرنس لیگ کے ہاتھوں میں ہے۔

بہار میں انسداد مسکرات

پٹنہ ۔ ۱۷ اکتوبر۔

"آنریبل وزیر آبکاری نے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ پہلے چھوٹا ناگپور کے اضلاع میں امتناع مسکرات کا آغاز کیا جائیگا۔

اڑیسہ

اڑیسہ میں افیون کے خلاف جہاد

اڑیسہ لیجسلیٹو اسمبلی نے بلاسپور ضلع میں افیون کے استعمال کو روکنے کی تحریک اور اس کے اسٹاف مقرر کرنے کے لئے (۲۸۸۶۳) روپیہ کی امداد منظور کی۔

ایک سوال کے جواب میں آنریبل پنڈت بدھ رام جی دوبے وزیر صحت نے فرمایا کہ یہہ تحریک اپریل ۱۹۳۹ء سے شروع ہوگی پہلے اس کے استعمال کرنے والوں کی تعداد اور افیون کی مقدار معلوم کی جائے گی پھر آہستہ آہستہ لوگوں سے یہ عادت چھڑائی جائے گی۔ سردست حکومت دیہات کی افیون کی (۴۳) دکانیں بند کرے گی اور ان کی جگہ ڈسپنسریاں قائم کی جائیں گی۔ جہاں سے مقررہ

مقدار میں افیون مل سکے گی۔ (ی۔پ)

بالاسور میں امتناع افیون
وزیر اعظم کے ہاتھوں افتتاح

بالاسور، ۱۲۔ اکتوبر۔

امتناع افیون کا افتتاح کرنے کے لئے آنریبل بشوانا تھ داس وزیر اعظم اڑیسہ آج یہاں تشریف لائے اسٹیشن پر عہدہ داران سرکاری اور عوام کی ایک کثیر تعداد سواگت کے لئے موجود تھی۔ سیوا سمی رضا کاروں نے سلامی دی۔ وزیر اعظم نے فرمایا کہ یہ رسم راشٹریہ پتی بوس کے ہاتھوں انجام پانے والی تھی مگر ناسازی مزاج کی وجہ سے وہ شرکت نہ فرما سکے۔ آنریبل پنڈت بودھی رام جی دوبے وزیر آبکاری نے بیان کیا کہ اڑیسہ میں ۹۶ من افیون کی کھپت ہوتی ہے جس کی فروخت ہم قانوناً بند کر دیں گے۔ اس طرح عوام کی زندگیاں نقصان عظیم سے بچ جائیں گی۔

پبلک نے تحریک کا دلی خیر مقدم کیا اور ضلع کانگریس سبھا نے اس کی تائید کی

بمبئی

بمبئی ۱۳؍ اکتوبر

اس صوبہ میں ترک مسکرات کی مہم پوری قوت کے ساتھ جاری ہے۔

صوبہ جات متوسط

ناگپور۔ ۱۳؍ اکتوبر

اضلاع اکولہ اور وردھا میں یکم جنوری ۱۹۳۹ء سے ترک مسکرات کا کام شروع کر دیا جائے گا فی الحال ان ضلعوں کے چند علاقوں میں یہ تحریک جاری ہے۔

مدراس

قانون ترک مسکرات کا نفاذ صوبہ مدراس کے ۱۲ اضلاع میں۔

کڈاپا۔ یکم اکتوبر۔ حکومت مدارس کا قانون امتناع مسکرات آج چتور اور کڈاپا کے

اضلاع میں نافذ ہوا۔ ہر جگہ لوگوں میں بڑا جوش نظر آتا تھا۔ آج کا دن تہوار کی طرح منایا گیا۔ آنریبل راجگوپال چاری وزیر اعظم نے ضلع کڈاپا میں آج ایک جلسہ عام میں امتناع مسکرات کی نوعیت کی تشریح کی اور سیلم کے ضلع کے تجربات اور کامیابیاں بھی بیان کیں اور کہا کہ یہ سب کچھ کڈاپا اور چتور میں بھی حاصل ہو سکتی ہیں انہوں نے کہا کہ یہی مناسب موقع ہے کہ ایسے وقت میں کہ کڈاپا اور چتور کے اضلاع میں اس ہفتہ مہاتما گاندھی کا جنم دن منایا جا رہا ہے۔ امتناع مسکرات کا افتتاح کیا جائے۔

وزیر اعظم نے قانونی پیچیدگیاں واضح کیں اور لوگوں کو اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کے خلاف تنبیہ کی۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے چتور کا بھی دورہ کیا۔

شراب اور تاڑی کی دکانیں

مدراس ۳۱ اکتوبر۔

بلدیہ مدارس نے انتخابات کے سلسلہ میں طے کیا ہے کہ اندرون ایک میل تاڑی اور شراب کی دوکانیں بند کر دی جائیں۔

پنجاب میں تحریک ترک مسکرات

حکومت کا تصفیہ

لاہور۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پنجاب نے طے کر لیا ہے کہ آئندہ مالیاتی سال کی ابتدا سے پنجاب میں تحریک ترک مسکرات کا نفاذ کر دیا جائے تجرباتی کام کی تفصیلات تیار کی جا رہی ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے تحریک ترک مسکرات کے نفاذ کی بدولت مالگذاری میں سات کروڑ کے درمیان خسارہ ہوگا۔ اور اس کے علاوہ تقریباً دو لاکھ روپیہ نگرانی کے مد میں صرف ہوں گے۔

شراب نوشی کا انجام

راجپور روڈ دہلی پر موٹر کا خوفناک حادثہ

دہلی۔ ۲۰ اکتوبر، کل دہلی میں ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا جب کہ تین افراد

ہلاک دو مرد زخمی اور ایک رقاصہ مجروح ہوئی تحقیقات سے معلوم ہوا کہ مسٹر مہیشور دیال سیٹھ نانک چند اندیور ہیں شنری کمپنی کے پاس آئے تو موخر الذکر نے تار دکھا کر کسی کاروباری خوشخبری کی اطلاع دی۔ اس خوشخبری کی مسرت میں تجویز ہوا کہ شراب نوشی اور ناچ گانے کی محفل جمائی جائے۔ چنانچہ سیٹھ صاحب نے شراب منگائی اور طوائف کو طلب کیا۔ موٹر میں چھ اشخاص سیٹھ نانک چند، مہیشور لال، لکشمی نارائن، سکھ لال، شتاق، ایک ہوٹل کا ہیڈ اور طوائف مع ڈرائیور سوار ہوئے اور یہ لوگ جمنا کلب گئے جہاں ۲/۱ ۱۰ بجے تک رنگ رلیاں منائی گئیں۔ اس کے بعد موٹر میں سیر کرنے کا مشورہ ہوا۔ سیٹھ نانک چند موٹر چلانے لگا۔ اس کے پہلو میں طوائف بیٹھی ہوئی تھی سیٹھ صاحب راجپور روڈ پر موٹر کو لے گئے جہاں سے واپسی پر ان کے ہوش و حواس اڑ گئے۔ موٹر ایک بجلی کے کھمبے سے ٹکرائی کھمبا ٹوٹ کر جا گرا اور پھر ایک درخت سے۔ ایک لوہے کی سلاخ موٹر میں گھس گئی۔

لکشمی نرائن فوراً ہی ہلاک ہو گیا سیٹھ نانک چند اور شتاق ہسپتال جا کر مرے مہیشور لال اور سکھ لال خفیف مجروح ہوئے۔ طوائف کا صرف ہونٹھ کٹ گیا۔ معلوم ہوا کہ ڈرائیور اور طوائف اور سکھ لال فوراً ہی حادثہ کے بعد بھاگ گئے۔ پولیس ابتک ان کا سراغ لگانے میں کامیاب نہیں ہوئی موٹر میں ٹوٹی ہوئی شراب کی بوتلیں اور شراب نوشی کے گلاس پائے گئے۔ سیٹھ کی عمر ۳۲ برس کی تھی اور اس کی بیوہ بھی ہے۔

(وحدت دہلی)

برما

برما میں ترک مسکرات

مجلس قانون ساز میں سوال

رنگون بذریعہ ڈاک ایک برمی مقنن بو یو نے ایوان نمائندگان میں یہ سوال کیا کہ آیا حکومت نے تحریک ترک مسکرات کی نسبت کوئی تدابیر اختیار کی ہیں یا نہیں انہوں نے اس سلسلہ میں حکومت مدراس کی مثال پیش کی۔ وزیر داخلہ نے فرمایا کہ تا حال حکومت نے کوئی ایسا طریق کار اختیار نہیں کیا کہ مسکرات کو گھٹانے کی خاطر شراب وغیرہ پر اس طرح محصول عائد کیا گیا ہے کہ شراب کی غیر قانونی کشید بھی ظاہر نہ ہو۔

قواعد و ضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا ۔

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین، افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کرینگے جو ترک مسکرات یا عام درستی اخلاق سے متعلق ہونگے بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا ۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط و کتابت صاف ہونا چاہئے

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپئے چار آنے رکھی گئی ہے فی پرچہ ۳ ر ہوگا ۔

(۵) ترسیل زر و مضامین او رجملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے ۔

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹر چار مینار
حیدرآباد دکن

جلد (۲) نمبر (۱۲)
رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھوڑا کر رہیں گے ہم

رسالہ ترکِ مسکرات (حیدرآباد دکن)

آبان ۱۳۴۷ف — ستمبر ۱۹۳۸ء

باہتمام صدر انجمن ترکِ مسکرات حیدرآباد دکن

جلد ۲ ماہ آبان ۱۳۴۷ف نمبر ۱۲

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آر مدو آئنگار صاحب ایم۔ بی۔ اے ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر	جناب سی سی پال او۔ بی۔ ای ڈپٹی چیف انجنیر
جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای	جناب مسٹر ریونڈ ایف ای سیاکٹ ویسلین مشن سکندرآباد
جناب راجہ بہادر جسٹس بشویشور ناتھ صاحب	جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

فرمان مبارک

متر شدہ ۱۷۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے۔ اور کمیٹی مجوزہ کو اسکے کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی۔

اقوال

اگر ہمارے ملک کو دائمی خوشحالی کی ضرورت ہے تو الکحل کی گندی بنیاد کو صاف کرنا چاہیئے۔

لائیڈ جارج

الکحل قوت انصاف پر جذام کا اثر کرتا ہے۔

سر ہانڈر برنٹن

کسی اُصول کے تحت کیوں نہو کسی بھی شراب کے امتحان کی سفارش نہیں کیجاسکتی۔

ڈاکٹر رابرٹ ہچن سن

ہمیں کبھی یہہ نہ بھولنا چاہیئے کہ الکحل اور نکوٹین سے بڑہ کر کوئی زہر انسان کو معلوم نہیں۔

سر سی وی رامن

انسانوں کو کاہل، سست اور کمزور بنا کر مارتی ہے!

بھنگ سرد خشک اور نشہ آور بوٹی ہے۔ شراب، افیون اور بعض دوسرے نشوں کی نسبت بہت سستی اور سہل الحصول ہے، اس لئے سادھو، فقیر اور غریب لوگ اس کو کثرت سے استعمال کرتے ہیں

بھنگ عموماً تکیوں، مندروں، اور دھرم شالاؤں میں استعمال ہوتی ہے۔ وہاں ہر وقت بھنگ گھٹتی ہے اور سردائی یا ٹھنڈائی کے نام سے مشہور ہے۔ عادی لوگ تو روزانہ اس کو پیتے ہیں۔ مگر کئی نئے شکار "دمفت" کی سمجھ کر اسیر دام ہو جاتے ہیں۔

بھنگ کا استعمال پینے والوں کو سست کاہل اور کمزور کر دیتا ہے۔ اس کے قوی رفتہ رفتہ اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں ذہانت اور حرارت عزیزی اس کے سرد اور مسکن اثرات سے فنا ہو جاتی ہے اور بھنگی کسی کام کا نہیں رہتا۔

بھنگ کے نشہ میں آدمی نہایت پست ہمت اور بزدل ہو جاتا ہے چیونٹی اس کو پہاڑ نظر آتی ہے بلی کو شیر سمجھکر کانپنے لگتا ہے۔ پانی کا قطرہ اس کو دریا دکھائی دیتا ہے معمولی سی آواز سن کر لرز جاتا ہے۔ یہ ہے بھنگ کا نشہ اور بھنگی کی حالت۔

ایک زندہ انسان جب بھنگ کا عادی ہو کر اپنی تمام طاقتیں ضائع کر لیتا ہے تو وہ زندہ در گور ہے اس لئے بھنگ سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ یہ سست اور کمزور کر کے مارتی ہے۔

(ٹمبرنس میگزین، امرتسر)

عالمگیر کے دو خط

از مولوی علی شبیر صاحب صدر منتظم عدالت عالیہ سرکار عالی۔

اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہند کے رقعے جو اُس نے اپنے بیٹوں۔ پوتوں اور بعض عہدہ داروں کو لکھے ہیں فارسی نثر نگاری کا اعلیٰ نمونہ سمجھے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کتاب رقعات عالمگیری ابھی تک زندہ ہے۔ اور اب بھی کہیں کہیں فارسی نصاب میں اس کا انتخاب دیکھنے میں آجاتا ہے مجھے بچپن سے اس کتاب کا ایک ایسا رقعہ یاد ہے۔ جو رسالہ ترک مسکرات کے مقاصد میں آتا ہے اب پھر میں نے رقعات عالمگیری پر اس خیال سے نظر ڈالی کہ اگر ایک آدہ رقعہ اور ہاتھ لگ جائے تو ہمارے اس رسالہ کے نو عمر ناظرین کی ضیافت طبع کا سامان ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ایک رقعہ مجھے اور مل گیا۔ ان دونوں رقعات سے جو درحقیقت واقعات ہیں شراب سیندہی کے متعلق ایک بڑے شہنشاہ کے خیالات کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

پہلا رقعہ عالمگیر نے اپنے بڑے فرزند سلطان محمد اعظم بہادر شاہ صوبیدار دکن کے نام لکھا ہے جسے وہ فرزند عالیجاہ کے القاب سے مخاطب کرتا ہے۔ اس رقعے میں گلبرگہ شریف کے ایک عہدہ دار کی نسبت گیر ودار ہے۔ جو بحالت نشہ حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے روضے میں شراب سیکر بہکتا ہوا چلا گیا تھا۔

ہمارے زمانہ میں رنگین مزاج لوگ عموماً نشہ کی حالت میں درگاہوں پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ البتہ فاتحہ کے بعد دل کھول کر پی لیتے ہیں جس کے لئے خالی دنوں میں کم اور عرس کے دنوں میں بکثرت سیندہی کی دکانیں درگاہوں کے قریب وجوار میں رہتی ہیں۔ کاش ایسا ہو کہ درگاہوں کی مقدس حدود میں سیندہی شراب کی دکانیں قائم نہ ہونے پائیں اور کوئی ایسی ترکیب ہو کہ زائرین درگاہ کم سے کم بہ تقریب زیارت تو آتے جاتے نشہ نہ کریں۔

دوسرا رقعہ عالمگیر نے اپنے پوتے محمد عظیم الدین پسر سلطان محمد معظم بہادر شاہ عالم کے نام تحریر کیا ہے جسے وہ اپنے رقعوں میں فرزندزادہ عظیم کے نام سے مخاطب کرتا ہے۔ یہ شہزادہ بھی تین صوبوں کا گورنر تھا جہاں وہ بخیال توفیر محاصل سیندہی خانے قایم کرنا چاہتا تھا مگر عالمگیر نے اسے بُری طرح ڈانٹ دیا۔

ان دونوں رقعوں کے ترجمے ملاحظہ ہوں۔

فرزند عالیجاہ

عنایت اللہ خاں کی بے ادبی وبیہودگی کی مفصل کیفیت۔ اخبار نویس کی عرضی سے ہم کو معلوم ہوئی کہ وہ شراب پی کر شاہ بندہ نواز گیسو دراز رحؒ کے مزار پر آ نوار پڑ گیا اور اپنی کم ظرفی کا اظہار کیا۔ تم کو لازم تھا کہ جس وقت وہ نابکار اس بُری حالت سے روضے میں پہنچا تھا تم اپنے آدمیوں کو مامور کرکے حکم دیتے کہ اس کی مشکیں کس کر حاضر کریں اور اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالکر گرز بردار کی حراست میں ہمارے پاس روانہ کردیتے۔ مگر بظاہر اس معاملے میں تم نے مروت سے کام لیا۔ خیر۔ اب ہم یہاں سے ایک سخت گرز بردار کو متعین کرتے ہیں کہ وہ اس لعین کو باندھ کر یہاں حاضر کرے۔ نالائق اور بیہودوں کو جب کوئی خدمت مل جاتی ہے تو آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ہم ان معاملات میں اپنے لڑکوں کی بھی رعایت نہیں کرتے۔ عنایت اللہ اور دوسروں کی تو کیا حقیقت ہے۔ (رقعات عالمگیری مطبوعہ مطبع محمدی کانپور صفحہ ۲۷ رقعہ نمبر ۱)

فرزند زادۂ عظیم

سیندھی خانہ قائم کرنا۔ روپیہ جمع کرنے کے دردسر میں مبتلا ہونا ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ ان کے متعلق کس مفتی مفت خور نے فتویٰ دے دیا۔ اس قسم کے تباہ کن صلاح کاروں کو تم اپنا جانی و مالی دشمن اور دنیا و آخرت کا بدخواہ سمجھو اور خدائے تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ کہ اس نے تم کو تین زرخیز و زرریز صوبے اور تمام چیزیں ارزاں اور بکثرت عطا کی ہیں۔ پس رعیت پروری کو دین و دنیا کا سرمایہ جانو۔ (رقعات عالمگیر مطبوعہ ایضاً صفحہ ۳۲ رقعہ نمبر ۹)

مولوی منظور حسین صاحب ماہر القادری

شراب پی کے بگڑتی ہے فطرت انسان — شراب قاتل اخلاق و دشمن ایمان

شراب پیتے ہی بنتا ہے آدمی حیوان — ہے موج بادۂ رنگین گناہ کا طوفان

شراب فطرت انساں خراب کرتی ہے

خیال و فکر پریشاں، سکون قلب تباہ — شراب نوش کی حالت ارے خدا کی پناہ!
شراب باعث تذلیل اور وجہ گناہ — شراب خوار کی ہوتی ہے زندگی بے راہ

شراب زیست کو صرف عذاب کرتی ہے

شراب کیا ہے؟ جہنم کا گرم پانی ہے — گناہ و نفس کی بہتی ہوئی نشانی ہے
شراب دشمن آثار نوجوانی ہے — شراب قاتل اجزائے زندگانی ہے

شراب عقل کی دنیا تباہ کرتی ہے

شراب سے جو سرور و نشاط ملتا ہے — گناہ کا وہ بڑا خوفناک دھوکا ہے
شراب نوش کا آخر خراب ہوتا ہے — زمانہ بھر کے یہ اہل خرد کا فتویٰ ہے

شراب قلب و جگر کو تباہ کرتی ہے

شراب نفس کی تعمیں کر کے رہتی ہے — شراب زیست کی تذلیل کر کے رہتی ہے
لہو کو آگ میں تبدیل کر کے رہتی ہے — شراب روح کو تحلیل کر کے رہتی ہے

شراب قصہ ہستی تمام کرتی ہے

محبت کا رشتہ

راے ست گرو پرشاد صاحب وکیل ہائی کورٹ

میواڑ کی پہاڑیاں سپید بے داغ چاندنی میں نہا رہی تھیں۔ ساون شروع ہو گیا تھا۔ اور دن بھر کی مسلسل بارش کے بعد سر شام سے ابر چھٹنے لگے تھے چنانچہ اب آسمان دھلے ہوئے کپڑے کی طرح صاف تھا جس میں چودھویں کا چاند اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔

دار الخلافہ چتوڑ میں غیر معمولی چہل پہل ہے۔ شہر روشنی سے بقعہ نور بنا ہوا ہے خصوصاً وجے استمبھ (فتح مینار) پر غیر معمولی روشنی کی گئی ہے اور وہ دور میدانوں سے بلند منور سرو کی طرح جگمگا رہا ہے۔ بلند کے راجپوت رنگ برنگ کی قبائیں پہنے سر پر چیڑی کی دستاریں لگائے تلوار سجائے تنگ پہاڑی راستوں پر ادھر ادھر جاتے نظر آتے ہیں۔ گھروں کے دروازوں پر آرتی لی ہوئی

راجپوتنیاں اپنے ان بھائیوں کا استقبال کر رہی ہیں جو دور و نزدیک سے رکھشا بندھن کے تہوار کے لئے بہنوں کے گھر آئے ہیں۔ میرا بائی کے مندر سے ابھی تک گھنٹے اور ناقوس کی صدائیں آ رہی ہیں۔

لیکن بظاہر رنگ رلیوں کے باوجود راجپوتوں کے دل آج کچھ مطمئن دکھائی نہیں دے رہے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ فوج کے مقتدر سرداروں کو اس اہم تہوار میں بھی دارالخلافہ چھوڑنے کی اجازت نہیں ملی۔ بات یہ تھی بہادر رانا سنگرام سنگھ کے انتقال کے بعد جو رانا تخت پر بٹھلایا گیا وہ چونکہ ابھی کمسن تھا اس لئے نوعمر راجہ کی ماں کرناوتی کو عنان حکومت سنبھالنی پڑی۔ جہاں تک موسلطنت کا تعلق تھا رانی نہایت بیدار مغز اور منتظم حاکم ثابت ہو رہی تھیں لیکن کچھ دنوں سے یہ سمجھ کر کہ چتوڑ کا تخت حکومت پر ایک کمسن لڑکا اور اختیار ایک عورت کے کمزور ہاتھوں میں ہے دشمنوں کی نظریں میواڑ پر پڑ رہی تھیں چنانچہ ہمسایوں میں سلطان بہادر شاہ والی گجرات بڑی تیزی سے فوجی تیاریاں کر رہا تھا اور ایک عرصہ سے چتوڑ میں یہ خبریں مسلسل گشت لگا رہی تھیں کہ ابکی بار سلطان کی نظریں اسی جانب ہیں بہرحال ان حالات میں راجپوتوں کے اندیشے بیجا نہ تھے اس لئے کہ مغلوں کے ساتھ جنگ کے بعد میواڑ کی سلطنت پہلے ہی سے کمزور ہو چکی تھی اس پر خانہ جنگیوں نے اسے اور بھی ناتوان بنا دیا تھا۔

رات کے بارہ بجے ہوں گے کہ دو سوار سرپٹ دوڑاتے ہوئے قلعے کے صدر دروازے میں داخل ہوئے۔ چاندنی میں انکے سپید گھوڑوں کے پسینے سے بھرے ہوئے جسم چاندی کی طرح چمک رہے تھے لیکن وہ خود نہایت تھکے ماندے دکھائی دیتے تھے گویا بہت دور سے آ رہے ہوں۔ سنتری نے یہ دیکھ کر کہ یہ لوگ ان عام راجپوتوں سے جو آج سج دھج کر رکھشا بندھن کے لئے چتوڑ آ رہے تھے بہت مختلف ہیں ٹوکا۔ جس پر ایک سوار نے قدرے اپنی رفتار دھیمی کر لی اور چلا کر کہا "بلوان سنگھ" اور پھر اسی طرح تیز دوڑاتا ہوا شہر میں داخل ہو گیا۔

راجپوتوں نے نوواردوں کو راج محل کی طرف جاتا ہوا دیکھ لیا اور نہایت تیزی سے ان میں کانا پھوسی ہونے لگی اس لئے کہ بلوان سنگھ کی اہم شخصیت سے چتوڑ اچھی طرح واقف تھا وہ جنوبی سرحدی قلعہ سنگانیر کا قلعہ دار تھا اور چونکہ یہ مقام گجرات کے اہم راستے اور اس کی سرحد پر واقع تھا اس لئے بلوان سنگھ کا اس موقع پر آنا خالی از مصلحت نہ تھا آناً فاناً میں یہ وحشت انگیز خبر آگ کی طرح پھیل گئی کہ سلطان بہادر شاہ کی افواج میواڑ کی سرحدوں کو عبور کر چکی ہیں چنانچہ راستہ میں انہوں نے قلعہ سنگانیر کو زیر کر لیا ہے اور تمام راجپوت قتل یا مقید کر لئے گئے ہیں نیز یہ ایک اتفاق کی بات تھی کہ بلوان سنگھ اور اسکا ایک ساتھی بچکر نکل آئے تھے۔

(۳)

مشرق سے ابھی آفتاب کی پہلی کرن نمودار نہ ہونے پائی تھی کہ راجپوتوں کی لانبی لانبی صفیں اس ڈھلوان راستے سے جو گنیش دروازے سے ہو کر گزرتی ہے نچلے میدانوں کی جانب بڑھنے لگیں گو چاند اب بھی صاف شفاف آسمان پر چمک رہا تھا لیکن صبح کے بڑھتے ہوے کہر میں اور راستہ کی ناہمواری کا لحاظ کرتے ہزارہا مشعلیں روشن کر لی گئی تھیں۔ نچلے میدانوں سے یہہ بڑھتی ہوئی افواج ایسی معلوم ہو رہی تھیں گویا دہکتے ہوے شعلوں کا ایک دریا ہے جو چھانج اور قرنوں کے قیامت خیز شور کے ساتھ پہاڑ سے نیچے کی طرف امنڈتا آ رہا ہے۔

صبح ہوتے ہوتے تمام اہم مقامات اور فصیلوں پر راجپوت ہی راجپوت نظر آنے لگے دروازے ابھی کھلے ہوئے ہی رکھے گئے تھے اطراف و جوانب سے جس قدر بھی ہو سکے رسد فراہم کی جا رہی تھی اہم شخصیتوں کو نہایت احتیاط سے چھانٹ کر قلعہ میں داخل کیا جا رہا تھا فصیل کے اوپر جا بجا بھاری پتھر جمع کئے گئے تھے۔ بڑے بڑے کڑھاؤں میں تیل کڑکڑایا جا رہا تھا۔ لوہاروں کی بھٹیاں گرم تھیں جہاں تبر کے پھل تیزی سے زیر تیاری تھے بھالے اور دیگر ہتیار صاف ہو رہے تھے اس لئے کہ ہر لمحہ غنیم کی آمد آمد کا انتظار تھا جس کے بعد نہ معلوم اہل قلعہ کو کتنے عرصہ تک محصور رہنا پڑتا جس کا بالآخر انجام ——— تو اس کا کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔

(۴)

مہا منڈپ میں مکمل خاموشی چھائی تھی۔ ایک اونچے مرصع تخت پر کمسن راجہ بیٹھا ہوا تھا جس کے آگے دو رویہ اکابر سلطنت تلوار ٹیکے کھڑے تھے تخت کے پیچھے ادٹ کے پردے میں رانی کرونا وتی متفکر و پریشان تھی اور تخت کے پہلو میں بوڑھا وزیر رائے مل سر کو ہاتھ لگائے بیٹھا تھا۔ انہیں یہاں آے ہوے گھنٹوں گزر گئے تھے بلوان سنگھ کے آنے کے بعد تقریباً آدھی رات سے وہ یہاں تھے اور اب خاصی صبح ہو چکی تھی لیکن ہنوز انھیں کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا میواڑ کی افواج اس قدر کافی نہ تھیں کہ وہ کھلے میدان میں دشمن کے ٹڈی دل کا مقابلہ کر سکیں گو کئی منچلے سردار اب بھی اسی بات پر مصر تھے۔ ساتھ ساتھ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ وہ بہت عرصہ تک محصور نہیں رہ سکتے اس لئے کہ گو قلعے کے اندر پانی کی افراط تھی تاہم باشندوں کی نسبت رسد کافی نہیں تھی۔ بادی النظر میں گو میواڑ کا علاقہ اس سال سرسبز و شاداب نظر آتا تھا اور بارش بھی کافی ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے ابھی فصل کے کاٹنے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اور اہل قلعہ کو لہلہاتے کھیت جیوں کے تیوں چھوڑ کر محصور ہو جانا پڑ رہا تھا

اس لئے نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن" کی مثل صادق آرہی تھی۔

اس دوران میں کئی تدبیریں سرداروں کی جانب سے پیش ہوئیں لیکن ہر ایک کسی نہ کسی وجہ سے ترک ہوئی۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلا کہ اراکین سلطنت بالکل مایوس ہونے لگے اور انہوں نے اپنی قسمت کو واقعات کے ہاتھوں سونپ دینا چاہا۔

یکایک بجلی کی طرح رانی کے دماغ میں ایک بات آئی اور وہ انتہائے مسرت میں اپنی جگہ سے اچھل گئی۔ رانی نے پردے کے پیچھے ہی سرداروں کو مخاطب کر کے کہا۔

"بیر سور ماؤ" گو تمہیں آفریں ہے کہ اس نازک موقع پر بھی تم چتوڑ کی عزت کے لئے اپنے خون کا آخری خطرہ تک بہانے تیار ہو لیکن میں ایسی خون ریزی کو بہتر نہیں خیال کرتی جس کا نتیجہ محض ہزاروں بہادروں کی مفت میں جان گنوانا ہے۔ جہاں تک ہو سکے ہمیں ایسی تدبیر نکالنا چاہیئے کہ سانپ مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ ایشور کی غیبی امداد سمجھئے کہ میرے دماغ میں ایک ایسی بات آگئی اور میں سمجھتی ہوں کہ اگر آپ اس کو نہایت احتیاط سے بر سر عمل لائیں تو اس کے کارگر ہونے میں شبہ نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ والی گجرات کے مقابل اگر کوئی قوت ہندوستان میں ہو سکتی ہے تو وہ ہمارے موروثی دشمن بابر کے بیٹے ہمایوں کی ذات میں ہے لیکن میں اس آڑے وقت میں دشمن کی بجائے بھائی بنا لوں گی۔

وزیر روشن تدبیر راے مل۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اسی وقت ایک ایسے تجربہ کار فرض شناس سپاہی کو تیار کرو جو مغلوں کے بادشاہ تک جلد سے جلد پہنچ سکے خواہ کتنی ہی دشواریاں راستے میں حائل ہوں میں اس کے ہاتھ سے ہمایوں کے پاس راکھی بندھن بھیجنا چاہتی ہوں۔ رانی کی اس تدبیر نے سرداروں کی نظروں کے آگے گویا امید کا آفتاب طلوع ہوا۔

(۵)

بنگال کے دشوار گذار راستے بارش کی آمد آمد کے ساتھ اور بھی ہمت شکن بنے جاتے تھے ہیضہ اور دیگر متعدی بیماریوں سے شہر کے شہر تباہ ہو رہے تھے اور ہر قدم پر رسد کی فراہمی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی تھی۔ خود شاہی افواج میں وبا پھیل گئی تھی لیکن مغل بادشاہ ہمایوں تھا کہ صمیم ہمت در اٹل ارادے کے نہ رکنے والے سیلاب کی طرح اندرونی بنگال میں گھستا ہی جا رہا تھا اور اب شہر گور کے قریب شاہی فوج کا سمرہ کیمپ مقرر کیا گیا تھا شورش بنگالہ ابھی پوری طرح فرو نہیں ہوئی تھی اس سے کہ باغی اس وقت تک کمک کے

اندرونی حصوں میں چھپے ہوئے تھے چنانچہ جب تک ان کی سرکوبی نہ ہوا من بنگالہ کو ہمیشہ خطرہ درپیش تھا۔

دن ڈھل رہا تھا لیکن سیاہ بردں کی وجہ سے جو آسمان سے موسلا دھار مینہ برسا رہے تھے قبل از وقت رات معلوم ہوتی تھی۔ شاہی خیمہ میں مغل بادشاہ ہمایوں چھوٹی سی مرصع کرسی پر بیٹھا تھا۔ کافوری شمعیں ہر تیز جھونکے کے ساتھ بھڑکتی تھیں اور خیمہ اوپر سے نیچے تک لرز جاتا تھا۔ بادشاہ کے پاس وزیر سلطنت اور سپہ سالار افواج باریاب تھے اور گفتگو سے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا بغاوت بنگالہ کا مسئلہ زیر کلام ہے

اسی دوران میں رکابدار خاص خیمہ میں داخل ہوا اور بادشاہ کا اشارہ پا کر یہ اطلاع دی کہ میواڑ کی دور دراز ریاست سے دو قاصد آئے ہیں اور بارگاہ جہاں پناہی میں حاضری کا شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

بادشاہ چیں بجبیں ہوگیا۔ ظاہر ہے کہ بنگالہ اور میواڑ میں بعد المشرقین ہے اور پھر ایک دشمن ریاست کے قاصد اس قدر فاصلہ طے کر کے کیا پیغام لا سکتے ہیں۔

دونوں قاصد خیمے میں داخل ہوئے تو انہوں نے آداب شاہی بجالانے کے بعد عرض کیا۔

"جہاں پناہ۔ ہم سلطنت میواڑ کے قاصد ہیں اور رانی کرونا وتی نے ہمیں بارگاہ شاہی میں اس غرض سے بھیجا ہے کہ بادشاہ کے دست مبارک میں اس راکھی کو باندھ آئیں۔ جو عموماً ہندو بہنیں راکھی کے تہوار میں اپنے بھائی کے ہاتھ میں باندھتی اور رشتہ محبت استوار کرتی ہیں۔"

بادشاہ کچھ حیران ہوا اور کچھ اس بات سے سخت متاثر بھی کہ رانی نے اس راکھی کو ہزار ہا دشوار گزار میل طے کروا کے بھیجا ہے اور اس طرح جس خلوص و محبت کا اظہار کیا گیا تھا اُسے محسوس کر کے نرم دل ہمایوں انتہائے جوش میں اٹھ کر کھڑا ہوگیا اور قاصدوں کے آگے اس نے اپنے ہاتھ پھیلا دیا

جب ایک جڑاؤ راکھی جو سرخ رشتہ میں منسلک تھی بادشاہ کے ہاتھ میں باندھ دی گئی تو ہمایوں نے کہا۔ رانی کرو ماوتی کو میرا پیام دے دینا کہ وہ اب مجھے "میری حقیقی بہن سے زیادہ عزیز ہیں اور انہوں نے مجھے آج سے محبت کے ایسے رشتہ میں جکڑ لیا ہے جس کا کم از کم میری

زندگی تک ٹوٹنا محال ہے۔ نیز یہ بھی کہنا کہ اگر ہمایوں اس کے کسی وقت کام آسکا تو وہ اس کو خوش قسمتی سمجھے گا۔

قاصدوں نے عرض کیا جہاں پناہ۔ رانی سخت مصیبت میں ہے گجرات کی افواج نے چتوڑ کا محاصرہ کیا ہے۔ قلعہ میں راجپوتوں کی تعداد اس قدر نہیں ہے کہ وہ سلطان بہادرشاہ کا مقابلہ کرسکیں اور غذا کا ذخیرہ بھی ختم ہوا جارہا ہے نہ معلوم ہم رانی کے کانوں تک جہاں پناہ کے الفاظ پہونچا بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

بادشاہ کی فراخ پیشانی پر بل پڑنے لگے۔ اس نے کہا وہ کیا خوب۔ رانی جواب مجھے بہن سے زیادہ عزیز ہے اس پر یہ مصیبت اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔ خیر یوں تو سب کی مدد کرنے والا خدائے برتر ہی ہے لیکن میں اس آڑے وقت میں رانی کی امداد کے لئے آوں گا۔

وزیر کہن سال مبہوت ہوگیا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آسکی کہ ہزارہا جانوں کے نقصان اور لاکھوں دشواریوں کے طے کرنے کے بعد مہم بنگالہ جس نوبت پر آچکی تھی اسے بادشاہ ایک وقتی جذبہ سے متاثر ہوکر یوں ہی ادھورا چھوڑ دیگا لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ مغلوں کی طبیعت میں جس قدر بہادری اور جرأت کو دخل تھا اسی طرح ارادہ کا استقلال ان کی ایک ایسی نمایاں خصوصیت تھی جس نے انہیں دنیا کے ایک بہترین حکمرانوں میں شامل کردیا ہے چنانچہ نہ تو سپہ سالار افواج کے اندیشے ہمایوں کو اپنے عزم سے باز رکھ سکے اور نہ بوڑھے وزیر کی مصلحتیں بادشاہ کی ہمت کا منہ موڑ سکیں۔ دوسرے دن صبح ہوتے ہوتے شاہی افواج کا رخ مغرب کی جانب پھیر دیا گیا۔

(۶)

چتوڑ کے محاصرہ کو کئی ماہ گذر گئے تھے۔ بہادر شاہ کی فوج مکمل نرغہ ڈالے پڑی تھیں اس لئے اہل قلعہ کا تعلق بیرونی دنیا سے بالکل قطع ہوچکا تھا۔ ادھر محصورین کا غذائی مخزن دن بدن ختم ہوتا جارہا تھا اور گو اب بھی بہادر راجپوتوں نے ہمت نہ ہاری تھی لیکن انھیں یہ معلوم تھا کہ اگر کوئی غیبی امداد نہ ہو تو ان کا کیا حشر ہوگا۔ غرض اس نا امیدی کے تعطل میں چتوڑ کا صبر آخری سانسیں لے رہا تھا کہ ایک روز آفتاب کے طلوع ہوتے ہی محصورین نے دیکھا کہ گجرات کی افواج میں اب کچھ انتشار پیدا ہوچلا ہے وہ جنوب و مغرب کی جانب ہٹتی ہوی دکھائی دے رہی ہیں۔ چنانچہ دوپہر ہوتے ہوتے انہوں نے اپنی قوتیں سمیٹنی شروع کردیں اور شام تک بہادر شا کا فوجی کیمپ ہوگیا گویا وہاں پہلے سے کوئی تھا ہی نہیں۔

اول اول تو قلعہ والوں نے دشمن کی اس حرکت کو کسی عیارانہ چال سے تعبیر کیا لیکن معتبر جاسوسوں سے جب یہ معلوم ہوا کہ وہ یقینی طور پر مالوہ چھوڑ رہی ہیں تو ان کو خوشی کی انتہا نہیں رہی۔

ان کی یہ مسرتیں اور بھی بڑھ گئیں جب دوسرے روز عرصہ دراز کے بھیجے ہوئے قاصد بنگالے سے لوٹ آئے اور انہوں نے مغل افواج کی آمد آمد کی خبر دی۔ راجپوتوں کی اب سمجھ میں آیا کہ انکا غیبی محسن کون تھا اور کس کی آمد کے رعب سے گجرات کی افواج میں تہلکہ مچ گیا تھا اور کس کے غصہ سے گھبرا کر انھوں نے فراری ہی کو غنیمت جانا تھا۔

"مغل بادشاہ بذات خود چتوڑ آرہا ہے" اس خبر کا پہنچنا ہی تھا کہ راجپوتوں میں جوش آگ کی طرح پھیلنے لگا اپنے محسن مہمان کے استقبال کی نہایت زوروں سے تیاریاں شروع ہوگئیں رانی کرنا وتی نے اپنے محبت کئے بھائی کی سواگت کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

اس کے کچھ دن بعد جب مغل افواج چتوڑ میں داخل ہوئیں تو رانی نے قلعہ کے دروازے پر ہمایوں کی اس طرح آرتی کی جیسے ہندو بہنیں اپنے بھائیوں کی آمد میں کرتی ہیں اہل قلعہ نے مہمانوں کی خاطر تواضع میں خلوص و مروت کو اس قدر دخل دیا کہ میواڑ کے بازاروں میں مغل اور راجپوتوں کے درمیان تمیز مشکل ہوگئی۔ ہمایوں یہاں کئی مہینے ٹھیرا رہا اور اسی دوران میں اتفاق و اتحاد کے اس قدر جشن ہوئے کہ میواڑ میں محبت کے دریا بہنے لگے۔ شاید تاریخ ہند میں یہ واقعہ اپنی نوعیت کے اعتبار کرتے ہمیشہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ جب ایک معمولی کچے دھاگے نے جس سے ایک سیر کا معمولی وزن بھی نہیں اٹھایا جا سکتا ہزاروں میل سے مغلوں کی مہیب افواج کو کھینچ لیا۔ نیز یہ تذکرہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ جب آپسی بیوہار کی اساس محبت پر رکھی جاتی ہے تو پھر اپنے اور بیگانے کا فرق اٹھ جاتا ہے۔ خواہ جانبین کا مذہب کتنا ہی مختلف اور نسلیں کتنی ہی علحدہ ہوں۔

یقین مانیئے محبت کا رشتہ اس قدر استوار ہوتا ہے کہ ایک عضلات و خون سے مرکب انسان تو کجا آپ بیجان ہمالیہ کو اپنی طرف کھینچ لے سکتے ہیں۔

مقامی

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس میں
نواب مرزا یار جنگ بہادر کی تقریر

حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے موقعہ پر جو ٹاؤن ہال باغ عامہ میں زیر صدارت مولوی عبدالرحمن خان صاحب سابق صدر کلیہ جامعہ عثمانیہ منعقد ہوئی نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین انجمن ترک مسکرات نے ترک مسکرات پر تقریر فرمائی۔

ترک مسکرات پر فانوسی لکچر۔

حیدرآباد ۲۳ مہر۔ انجمن ترقی تعلیم و تمدن نسواں کی ترک مسکرات کی سب کمیٹی کے زیر اہتمام ۲۵ اگسٹ کو وینرلی باغ ہال رام کوٹ میں ایک ترک مسکراتی فانوسی لکچر مقرر تھا جس میں تقریباً ۹۰ مرد و خواتین نے حصہ لیا۔

مسٹر مانک راؤ نے ترک مسکرات پر تلنگی زبان میں فانوسی لکچر دیتے ہوئے ایک کہانی دہرائی کہانی کی ابتدا ایک خوشحال ڈاکٹر اور اس کی بیوی کی زندگی سے ہوتی ہے۔ ڈاکٹر الکحل کو بطور دوا استعمال کرتا ہے۔ آخرکار وہ مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے اور نتیجہ اس کا پورا خاندان افلاس بیماری چوری اور موت کے گھاٹ اترتا ہے۔ یہ لکچر اس سلسلے کا پہلا ہے۔ جس کو انجمن نسواں کی ترک مسکرات کی سب کمیٹی نے ترتیب دیا ہے اس طرح کے لکچروں کا غرباء کے محلوں میں بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ (دکن نیوز)

ترک مسکرات کا پرچار ۔ حیدرآباد ۸ آبان ۔ صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے عرس کوہ شریف کے موقع پر پرچار کیا گیا۔ پہاڑ پر رائے گرد چند اس صاحب سکسینہ اڈیٹر رسالہ ترک مسکرات نے ایک بہت بڑے مجمع کو

مخاطب کرتے ہوئے فرمان مبارک پڑھکر سنایا جو قیام انجمن سے متعلق شرف اصدار لایا تھا انجمن کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کرتے ہوئے عوام سے پر زور اپیل کی اور کہا کہ وہ انجمن سے اشتراک عمل کریں۔ انجمن بروقت ان کی مدد کے لئے تیار ہے مسٹر سکسینہ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کل سارے ہندوستان میں یہ تحریک بہت ہی کامیاب طریقہ پر جاری ہے اور وہاں کے لوگ اپنی معاشی پستی کو دور کرنے قرض کی زیر باری سے بچنے اور اپنے بال بچوں کی زندگی کو اچھی بنانے کے لئے ممکنہ کوشش کر رہے ہیں۔ حیدرآبادی بھی جو اپنی مخصوص روایات کا حامل ہے۔ یہاں کے لوگ عملی حصہ لے کر اس تحریک کو آگے بڑھائیں اور سماج کو اس برائی سے خارج کردیں نیز ایسے مقامات پر لہو و لعب سے اجتناب کرنا چاہئے۔

ازاں بعد مسٹر مانک راؤ نے فانوس ہی لکچر کے ذریعہ مسکرات کی برائیوں کو تفصیلی طور پر بتلایا۔ سری چتر گپت ٹروپ کے رد وزس نے "اہل دکن سے ایک درخواست" اور رسالے عوام میں مفت تقسیم کئے

(دکن نیوز)

حیدرآباد ۔ ۸۔۔ آبان میلہ لنگم پلی میں بھی پرچار کیا گیا۔

بادے پلی میں انجمن ترک مسکرات کا قیام محبوب نگر۔ ۸ ماہ مہر۔ موضع بادے پلی (ضلع محبوب نگر) میں انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا۔ مری دیوتا ب ڈی جی جاگیردار کی صدارت میں جلسہ منعقد ہوا مسٹر مانک راؤ نے انجمن کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور اہل وطن سے اپنی پالیسی و طریقہ عمل کا اظہار (پمفلٹ بزبان تلنگی پڑھ کر سنایا۔ انجمن کے لئے مریا دیرتاب ریڈی صاحب جاگیردار نائب صدر گوپال ریڈی صاحب معتمد اور کاشی رام صاحب شرما شریک معتمد منتخب ہوئے۔

ہندوستان | بالاسور میں امتناعی اسکیم۔ کٹک ۹ اگسٹ۔ حکومت اڑیسہ کی درخواست پر مسٹر ہری کرشنا مہتاب نے جو کانگریس کی مجلس عاملہ کے رکن ہیں موستہ بالاسور میں امتناع مسکرات کی اسکیم پیش کردی ہے جس کو حکومت رائے عامہ کے لئے گشت کرا رہی ہے۔ مسٹر مہتاب اپنی رپورٹ کے دوران میں لکھتے ہیں کہ امتناعی اسکیم اشتراک عامہ پر مبنی اور اس میں گورنمنٹ کا دخل ہونا چاہئے، گو مقصد کی کامیابی کے لئے قانونی چارہ کار ازبس ضروری ہے مسٹر مہتاب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ تشہیری کام اشتہارات، ہینڈ بلز، صحافتی اپیل مذہبی جماعتوں اور فرقہ واری اداروں کی کانفرنس اور مدارس میں معمولی سے نصاب کے ذریعہ عمل میں آئے و نیز گاؤں والوں کی مدد سے دیہات میں کمیٹیاں قائم کی جائیں۔ جو محکمہ آبکاری سے تعاون کرنے جرائم کی روک تھام اور تفتیش میں امداد دیں۔

بمبئی میں ترک مسکرات۔ ۱۳۰ اشخاص کی گرفتاری۔

بمبئی ۱۳ ستمبر شہر میں شراب درآمد کرنے کی علت میں (۲۰) اشخاص کو گرفتار کیا گیا جس میں ۳ عورتیں بھی شامل ہیں مزید گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں جنکی تعداد ۱۳۰ سے

تنقید

رپورٹ سررشتہ امور مذہبی

لغایۃ ۱۳۴۶ ف

(محکمہ معلومات عامہ کی خواہش پر تنقید رپورٹ سررشتہ امور مذہبی رسالہ ہذا میں شائع کیگئی ہے)

سررشتہ امور مذہبی کی اس سال کی رپورٹ سررشتۂ مذکور کی دو صد سالہ تاریخ پر روشنی ڈالتی ہے اور اس کی موجودہ تنظیم اور وسعتِ عمل کی وضاحت اور اُس کے آئندہ نظام العمل اور پالیسی کی رہنمائی کرتی ہے۔ اس رپورٹ کی ترتیب میں مولوی علی الدین احمد صاحب موجودہ ناظم امور مذہبی نے جو محنت کی ہے اس کی حکومت سرکار عالی پوری قدر کرتی ہے۔

اس تنقید میں رپورٹ کا ضروری اقتباس خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

صدہا سال سے سررشتہ امور مذہبی کسی نہ کسی صورت میں اس سلطنت ابد مدت کے نظم و نسق کا ایک مستقل جزو رہا ہے۔ زمانہ قدیم میں اس سررشتہ کا نام "صدارت العالیہ" اور اس کے افسر اعلیٰ کا لقب "صدر الصدور" تھا۔ سرکاری کاغذات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۱۶۱ ہجری تک جو تقریباً دو سو سال قبل کا زمانہ ہے مولوی ضیاء الدین حسین خان صاحب عہدہ صدر الصدوری پر فائز ہے۔ اس وقت اس سررشتہ سے چند دوسرے امور انتظامی بھی متعلق تھے لیکن وہ بتدریج اس سے علٰحدہ ہوتے گئے یہاں تک کہ گزشتہ صدی کے آخر میں اس کی اہمیت بہت کچھ کم ہوگئی۔

نواب عماد السلطنت مرحوم مدار المہام وقت کی ۱۲۹۴ھ فصلی کی مندرجۂ ذیل تاریخی اہمیت رکھنے والی رائے ہمارے سامنے ہے۔

> "بجز قدیم نام اور وقعت کے صدارت العالیہ کا وجود عملی طور پر بیکار سا ہوگیا ہے اور یہ مسئلہ میرے زیر غور ہے کہ اس محکمہ کو بالکل برخاست کردیا جائے یا اس کی تجدید کی جائے۔ چونکہ اس ملک کا یہ ایک قدیم محکمہ ہے اور مذہب سے اس کا گہرا تعلق رہا ہے جس کو عامۂ خلائق

عزیز رکھتی ہے لہذا میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اس کی تجدید کروں"۔

اس طرح ۱۲۹۴ فصلی میں اس سررشتہ کو پہلی مرتبہ "محکمہ امور مذہبی" کا موجودہ نام عطا کیا گیا۔ تاہم مدارالمہام مرحوم کے یہ امر پسند خاطر نہ تھا کہ قدیم روایات کو نظر انداز کر دیا جائے۔ چنانچہ صدارت العالیہ ایک علیحدہ محکمہ کی شکل میں بحالہ قائم رہا جس کے اصلی فرائض مذہبی تقاریب و عبادات کی نگرانی و انتظام تھے اور اس محکمہ کا افسر اعلیٰ "صدر الصدور" ہی کہلاتا رہا ہے جس کو یہ اختیار حاصل تھا کہ بلا توسط صدر المہام سررشتہ بارگاہ خسروی میں عرضداشت پیش کر سکے۔ آخری صدر الصدور نواب صدر یار جنگ بہادر تھے جو ۱۳۲۹ف میں اس عہدہ سے سبکدوش ہوئے اور پھر اس عہدہ پر کوئی مامور نہیں ہوا۔ اس کے بعد اس سررشتہ کی تنظیم میں اہم انقلاب ۱۳۴۵ف میں ہوا جبکہ محکمہ امور مذہبی میں صدارت العالیہ کا انضمام ہوا اور دونوں محکمے ایک ہی ناظم، ایک ہی معتمد اور ایک ہی صدر المہام کے زیر سیادت و اقتدار آ گئے۔ اس طرح ان دونوں شعبوں کے درمیان جو خلیج حائل تھی وہ پاٹ دی گئی اور یہی موجودہ صورت تنظیم ہے۔

رپورٹ کا باب اول سررشتہ کا نصب العین اور اصلی فرائض کی تفصیل پیش کرتا ہے اس باب میں ایک حد تک سررشتہ کے قابل تقلید اصول سے بھی بحث کی گئی ہے حقیقت یہ ہے کہ سررشتہ مذہبی کی پالیسی کا اصل مفہوم تقریباً نصف صدی قبل مدار المہام بہادر وقت کی وقیع رائے کے ذریعہ ۱۲۹۴ف میں واضح ہو چکا تھا جس میں یہ صراحت ہے کہ مذہب۔ خواہ وہ کوئی مذہب ہو عامۂ خلائق کو عزیز ہوتا ہے۔ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ ان تمام پیروان مذہب کی روحانی فلاح و بہبود میں ممکنہ سعی کرے جو اس کے سایۂ عاطفت میں رہتے ہیں اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارا محکمۂ امور مذہبی ایک مشن ہے جو اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اس باب میں اس امر کے واضح کرنے کی کوشش بھی کی گئی ہے کہ سررشتہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کس حد تک کامیاب ہوا ہے۔

سب سے پہلے اس باب میں ان ادارہ جات کی صراحت کی گئی ہے جن کی نگرانی سررشتہ کے فرائض میں ہے۔ ممالک محروسہ میں گرجاؤں کے علاوہ جو ملک کے ہر گوشہ میں پھیلے ہوئے ہیں (۲۶۳۵۸) ہندوؤں کے مذہبی ادارے ہیں جن میں (۲۴۰۰۰) منادر ہیں جو ان (۱۲۷۷۴) اسلامی اداروں کے دوش بدوش قائم ہیں جن میں (۴۰۰۰) مسجدیں بھی شامل ہیں۔ جہاں گورنمنٹ گرجاؤں کو ([illegible]) سالانہ امداد دے رہی ہے وہاں ہندوؤں کے مذہبی اداروں کو سالانہ ([illegible]) دئے جاتے ہیں ہندو و مسلم اداروں کے نام اراضی اور جاگیر کی صورت میں گرانقدر شاہی عطایا بحال ہیں صرف منادر اور ہنود کے دیگر مذہبی اداروں کی معاشہائے اراضی و معمولات کی سالانہ آمدنی ([illegible]) ہے اور متذکرہ معاشوں کے علاوہ ہندو اور مسلم اداروں کو بڑی بڑی

جاگیریں کثیر آمدنی کی عطا ہوی ہیں علاوہ بریں کثیر التعداد ٹرسٹ اور اوقافی جائدادیں ہیں جو خانگی اشخاص نے وقف کئے ہیں محکمۂ امور مذہبی کو ان ادارہ جات واوقاف کا حقیقی محافظ سمجھنا چاہئے جن ادارہ جات کی معاشوں کی آمدنی کا انتظام متولیوں مہنتوں یا منتظموں کے تفویض کیا جاتا ہے اُن کی نسبت بھی گورنمنٹ اپنی اس ذمہ داری سے سبکدوش نہیں ہوسکتی کہ اُن کی آمدنی کو اصلی مقاصد میں صرف کئے جانے کی نگرانی کرے۔

یہ ایک وسیع دائرہ ان فرائض کی نوعیت کا ہے جن کی انجام دہی کی توقع سررشتہ امور مذہبی سے کی جاتی ہے۔

ہر شخص اس مشین کے اندرونی کل پرزوں سے واقفیت حاصل کرنا چاہئے گا۔ ہر موضع کا پٹیل پٹواری۔ ہر تعلقہ کا تحصیلدار۔ ہر ضلع کا تعلقدار اور ہر صوبہ کا صوبہ دار خواہ وہ مذہباً ہندو ہو یا مسلمان پارسی ہو یا عیسائی۔ ایک عہدہ دار مذہبی کے فرائض ہر موضع تحصیل۔ ضلع اور صوبہ میں ان اختیارات کے تحت انجام دیتا ہے جو اس کے عہدہ کی وجاہت کے لحاظ سے عطا ہوئے ہیں۔ صوبہ دار سے اوپر یہ اختیارات اور فرائض دو شعبوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں۔ ایک شعبہ انتظامی کہلاتا ہے اور دوسرا عدالتی۔ انتظامی شعبہ پر ناظم امور مذہبی ہیں جن کا مستقر بلدہ حیدرآباد ہے اور جو ایک معتمد اور ایک صدر المہام کے تحت فرائض انجام دیتے ہیں۔ عدالتی شعبہ کا قیام اس لئے ضروری ہوا کہ بظاہر جو کثیر آمدنی کی معاشیں نقدی اور اراضی کی صورت میں عطا ہوئی ہیں (جن کی نوعیت کی صراحت اوپر ہو چکی ہے) متولیوں۔ مہنتوں اور منتظموں کی جانشینی کے وقت نزاعات سے محفوظ نہیں رہ سکتیں جو عام طور پر اُن اشخاص کی وفات کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ان نزاعات کے تصفیہ کے لئے ایک خاص عدالت قائم ہے۔ اس محکمہ کا حاکم "ناظم عطیات" کہلاتا ہے جو سررشتہ مال کا عہدہ دار ہوتا ہے اور جس کا اختیار سماعت ایسے مقدمات کے تصفیہ کی حد تک خاص ہے۔ ناظم عطیات کے فیصلہ کا مرافعہ باب حکومت کے دو اراکین کی ایک کمیٹی میں پیش ہوتا ہے۔ بعض اوقات کسی رکن کی عدم موجودگی کی صورت میں ہائیکورٹ کے میر مجلس کو اس کمیٹی میں شریک کر لیا جاتا ہے۔ ان ججوں کے انتخاب یا قوانین کی تعبیر میں کسی مذہب یا ملت کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ ایک متعینہ مالیت سے زائد کے مقدمات کے فیصلے بارگاہ خسروی میں بغرض توثیق گزرانے جاتے ہیں۔ یہی طریقہ کارروائی ہے جس کے مطابق مسلمانوں اور ہندوؤں کے لکھو کھا روپیوں کی مالیت کی اوقافی جائدادوں ٹرسٹوں اور مشروط الخدمت جاگیروں کے متعلقہ تنازعات حقوق کا تصفیہ ہوتا ہے اس سررشتہ کے وسیع

نظام کی توضیح ہو جاتی ہے۔

سررشتہ امور مذہبی کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ عامۂ خلائق کے مذہبی معتقدات میں مداخلت نہ کی جائے وہ کسی نوعیت کے تبلیغی کام میں کوئی حصہ نہیں لیتا۔ گورنمنٹ اس مسلک کی کامل طور پر توثیق کرتی ہے اور یقین ہے کہ سررشتہ امور مذہبی آئندہ بھی اسی پالیسی پر کاربند رہے گا۔

کسی فرقہ کے مذہبی رسوم کی آزادانہ بجا آوری پر پابندیاں عائد کئے جانے کی نسبت رپورٹ میں دو قدیم فرامین مبارک نقل کئے گئے ہیں جن میں سے ایک فرمان مبارک حسب ذیل ہے:۔

"جس ملک میں مختلف قوم و ملت کے لوگ رہتے ہیں وہاں کی گورنمنٹ بحیثیت گورنمنٹ کسی کے کوئی مذہبی کام کو روکنا ہرگز پسند نہیں کرے گی تاوقتیکہ کے اس کام کے علانیہ ہونے سے دوسرے مذہب والوں کو کوئی واجبی اشتعال ہو کر عام امن و امان میں فرق واقع نہ ہوتا ہو۔ عام امن و آمان میں کوئی ایسا فرق آنے کے احتمال کو رفع کرنے کے لئے ہماری گورنمنٹ میں یہ قاعدہ جاری ہے کہ کسی قوم کا کوئی مذہبی مکان یا احاطہ (از قبیل مسجد۔ گرجا یا دیگر معابد مدرسہ یا قبرستان وغیرہ) کی ایجاد کہیں بھی ممالک محروسہ میں حسب ضابطہ منظوری حاصل کئے بغیر نہ ہونے پائے۔"

دوسرے فرامین مبارک یہ ظاہر کرنے کی غرض سے درج کئے گئے ہیں کہ یہی پالیسی ان سرکاری احکام اور گشتیوں کا سنگ بنیاد ہے جو باجہ نوازی۔ جلوسوں یا مذہبی تقریروں سے عام طور پر متعلق ہیں۔ ایسے تمام معاملات میں جملہ اہل مذہب کو بلاکسی امتیاز کے کامل آزادی حاصل ہے بشرطیکہ ایسی آزادی کا ناجائز استعمال نہ ہو یا اس کے استعمال سے امن و آمان میں فرق نہ آتا ہو۔ جس کے سد باب کے لئے قواعد موجود ہیں جن میں وہ طریقے بتائے گئے ہیں جن کی پابندی کے ساتھ حق آزادی کا استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ان فرامین خسروی کی جو عامۂ خلائق کے مفاد کے اصول انتظامی پر مبنی ہیں۔ آئندہ بھی ایسے معاملات کے متعلق گورنمنٹ کو اپنی پالیسی میں لازمی طور پر تقلید کرنی چاہئے۔

باب اول کے آخر میں سررشتہ کی مستقل پالیسی کا خاکہ ذیل کے الفاظ میں کھینچا گیا ہے۔

"کوئی ترقی پذیر محکمہ حالت جمود میں نہیں رہ سکتا اس کو رفتار زمانہ کے لحاظ سے ضرورتوں کی

تحمیل کرتے رہنا پڑتا ہے۔ تمام ہندوستان مطالبہ کر رہا ہے کہ ایسا قانون اوقاف بنایا جائے کہ آمدنی وقف کا استعمال محفوظ اور بہترین طریقہ سے ہو سکے" اس نقطۂ نظر سے سررشتہ امور مذہبی کی آیندہ اصلاح کا مسئلہ مطالعہ کے لئے ایک دلچسپ مضمون پیش کرتا ہے۔ اگر تمام عطایا یے سلطانی اور خانگی اوقاف کی آمدنی اپنے جائز اغراض میں صرف ہو تو اس میں شک نہیں کہ آئندہ اخلاقی اور اقتصادی ترقی کے لئے زیادہ عرصہ درکار نہ ہوگا۔ اس مقصد کے حصول کی غرض سے ایسے اوقاف اور مشروط الخدمت جائدادوں کے لئے مکمل قوانین کی تدوین گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

گشتیات اور قوانین کی تدوین ہو رہی ہے تاکہ :-

(الف) سررشتہ مال و سررشتہ مذہبی کے اختیارات کو واضح طور پر الگ الگ کردیا جائے اس لئے کہ دونوں کا دائرۂ عمل جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ایسا ملا ہوا ہے کہ بعض اوقات روزمرہ کے انتظامات میں دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(ب) سررشتہ امور مذہبی کے اختیارات کا اس طرح تعین کردیا جائے کہ جو جائدادیں متولی، منتظم اور متصدی کے زیر انتظام ہیں۔ ان میں سررشتہ کس حد تک دخیل ہو سکتا ہے۔

(ج) گورنمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہو جائے کہ وہ تمام رقوم جو اس طرح پس انداز ہوں ایسے مقاصد میں صرف کی جاسکیں جو نوع انسان کے لئے مفید ہوں اور عطا کنندہ کے اصل مقصد کے مغایر بھی نہ ہوں۔

"یہ ظاہر ہے کہ طریقہ ہائے متذکرہ سے جو کچھ بھی اصلاح ہوگی وہ لازماً غیر فرقہ وارانہ نوعیت کی ہوگی یعنی اگر جاگیر پنچکی اورنگ آباد کی بچت اسلامی دارالآثار کی نگہداشت پر صرف کی جائے گی جہاں اسلامی کلچر پر زور دیا جاسکے جو ایک بیش بہا ورثہ ہے تو دیول سیتا رام باغ کی بچت اور یادگیر کے ہندو اوقاف کی آمدنی ہندو کلچر کے اغراض پر صرف کی جاسکے گی جو خود بھی زمانہ قدیم کی ایک گراں قدر یادگار ہے۔"

سررشتہ کی آئندہ پالیسی سے متعلق جو تجاویز ہیں گورنمنٹ اُن کی کامل توثیق کرتی ہے اور جو مقصد پیش نظر ہے اس کے حاصل ہونے میں ممکنہ مدد دے گی۔

قدیم عملدرآمد کے مطابق سررشتہ نے دو رپورٹیں علحدہ علحدہ روانہ کی ہیں۔ ایک محکمہ امور مذہبی کی اور دوسری صدارت العالیہ کی۔ اب جبکہ دونوں محکمے ضم ہو گئے ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے

آیندہ صرف ایک رپورٹ دونوں سررشتوں کے متعلق مرتب ہونی چاہئے رپورٹوں کی موجودہ صورت کے لحاظ سے "امور مذہبی" اور "صدارت العالیہ" کی رپورٹوں کو سررشتہ امور مذہبی کی رپورٹ حصہ اول و دوم قرار دیا جاتا ہے۔

جہاں تک محکمۂ امور مذہبی کا تعلق ہے۔ مولوی علی الدین احمد صاحب نے گزشتہ سال گیارہ سالہ رپورٹ من ابتدائے ۱۳۳۴ف لغایتہ ۱۳۴۴ف روانہ کی تھی۔ اس سال دو سالہ رپورٹ ۱۳۴۵ف اور ۱۳۴۶ف کی بابتہ انہوں نے مرتب کی ہے۔ اسی طرح محکمۂ صدارت العالیہ کے متعلق نہ سالہ رپورٹ من ابتدائے ۱۳۳۸ف لغایتہ ۱۳۴۶ف بھیجی گئی ہے۔ سررشتہ کی سالانہ رپورٹوں کے روانہ کرنے میں اس قدر تعویق کو گورنمنٹ ناپسند کرتی ہے۔ مولوی علی الدین احمد صاحب نے عہدۂ نظامت کا جائزہ ۱۳۴۵ف میں حاصل کیا۔ اور محنت سے سابقہ رپورٹوں کو بھی جو اب تک معرض التواء میں تھیں موجودہ زمانہ تک مکمل کر دیا۔ توقع کی جاتی ہے کہ آیندہ ایسی تعویق نہ ہوگی۔

حصہ اول

امور مذہبی | مولوی علی الدین احمد صاحب نے اپنے سررشتہ کے دفتری کام کی تنظیم جدید میں جو دلچسپی لی ہے اور ممالک محروسہ میں اپنے سررشتہ کی عام حالت سے واقفیت حاصل کرنے کی غرض سے جو طویل دورے کئے ہیں اس کی نسبت گورنمنٹ اظہار خوشنودی کرتی ہے۔

اہل خدمات مذہبی ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں ان کے کاموں پر بڑی نگرانی کی ضرورت ہے قلتِ عملہ کی وجہ سے ایسی نگرانی میں جن دشواریوں کا سامنا رہتا ہے گورنمنٹ اس کو محسوس کرتی ہے لیکن خیال کرتی ہے کہ موجودہ حالات میں بھی ترقی کی بہت کچھ گنجائش ہے۔ ان تغیرات کے سلسلہ میں جو تنذکرۂ بالا پالیسی کے تحت سررشتہ کے زیر غور ہیں غالباً بہت کچھ اصلاح ہو جائے گی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ اس وقت تک سررشتہ صرف (۱۱۸۷) موقوفہ جائدادوں کو درج کتاب الاوقاف کرانے میں کامیابی ہوئی جو منجانب خانگی اشخاص رفاہ عام اور مذہبی اغراض کے لئے وقف ہوئی ہیں لیکن ممالک محروسہ میں ایسی جائدادوں کی تعداد کا اندازہ (۸۰۱۹۳) کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سررشتہ کو بہت کچھ کام کرنا باقی ہے۔ اگر ان جائدادوں کی آمدنی کو جائز اغراض میں صرف کیا جائے تو عامتہ الناس کی بہت کچھ سماجی و روحانی ترقی کا باعث ہوگا۔

منجملہ چودہ لاکھ روپیہ کے جو شریک مواز نہ سررشتہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ چار لاکھ روپیہ بتوسط سررشتہ صرف نہیں ہوتے۔ بقیہ دس لاکھ روپیہ ایسے ہیں جن کو صرف کرنے کا سررشتہ ذمہ دار ہے۔

حصّہ دوّم

صدارت العالیہ | جیسا کہ اوپر ظاہر کیا جاچکا ہے محکمۂ صدارت العالیہ گورنمنٹ کے نظم ونسق کے اس شعبہ کے باقیات سے ہے جو صدہا سال سے اس ریاست میں قائم ہے اب اس کا کام خصوصاً مسلمانوں کو احکام مذہبی کی تعلیم دینا ہے تاکہ وہ سلطنت کی امن پسند رعایا کی طرح عمل پیرا رہیں اور قانون و انتظام کے اصولوں کی خلاف ورزی نہ کریں۔ جس سے ان کی حیثیت ایک منظم سوسائٹی کی ہوجائے۔ مثلاً سخت احکام یہ ہیں کہ نکاح خوانی مسلمہ قاضیوں کے ذریعہ عمل میں آئے جو ہر وقت لوگوں کو آگاہ کرسکتے ہیں کہ فلاں عقد شریعت اسلام کی روسے جائز ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو مسلمان دور افتادہ مواضعات میں رہتے ہیں وہ ابھی جاہل اور بے علم ہیں۔ کیونکہ گذشتہ چند سال میں (۸۵) نکاح ایسے ہوئے جو قاضیوں کے ذریعہ نہیں پڑھائے گئے تھے اور (۴۹) نکاح محرمات کے ساتھ ہوئے جو شرعی احکام کی رو سے کسی طرح جائز نہ تھے۔ (۶۳۱) ایسے نکاح بھی سررشتہ کے علم میں آئے جن میں نابالغوں کے نکاح ایسے اشخاص کی ولایت سے کئے گئے جو شریعت کے بموجب ولی قرار نہیں دئے جاسکتے تھے۔ گورنمنٹ کو توقع ہے کہ ان خرابیوں کو دور کرنے کی مسلسل کوشش کی جائے گی۔ اُن قاضیوں کو ذمہ دار قرار دینا چاہئے جن کے حدود ارضی میں ایسی عدم جوازیاں واقع ہوتی ہیں رپورٹ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس خصوص میں آئندہ کے لئے کیا انسدادی کارروائی عمل میں آئی۔

فرزندان اہل خدمات شرعیہ کے امتحانات کے نتائج قابل اطمینان نہیں ہیں اس کے ماسوا مدرسۂ دینیات واقع موتر خانۂ عامرہ کی تنظیم جدید کی بھی ضرورت ہے۔ انتظامات غیر اطمینان بخش ہیں۔ اس جانب خاص توجہ ہونی چاہئے۔

آخر میں گورنمنٹ اس امر کو بنظر استحسان دیکھتی ہے کہ مولوی علی الدین احمد صاحب نے اپنے فرائض کی انجام دہی میں محنت و سرگرمی سے کام لیا اور انتظام سررشتہ میں مزید ترقیات کی توقع رکھتی ہے فقط۔

حسب الحکم۔ محمد اظہر حسن (صاحب) معتمد سرکار عالی عدالت و امور عامہ

نقد و تبصرہ

ٹمپرنس میگزین۔

زیرادارت ماسٹر سنت سنگھ انریری لکچرار ٹمپرنس فیڈریشن امرتسر۔

ایک چھوٹا سا مفید رسالہ ہے جسکی اشاعت کو دیکھکر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر اپنے مشن میں کامیاب اور اپنے دیس میں مقبول ہوا ہے۔ اس رسالہ میں وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی کہ توقع کی جاتی ہے چھوٹی چھوٹی سبق آموز نظمیں، عبرت انگیز منتخب واقعات وخبریں اور کئی مفید مطلب مضامین ہیں اور یہ دیکھکر خوشی ہوتی ہے کہ اس میں اکثر ہمارے رسالہ کے کئی مضامین شریک کرلئے جاتے ہیں گو تعجب ہے کہ حوالہ سے احتراز کیا جاتا ہے۔

دفتر ٹمپرنس میگزین معال۔ بازار امرت سر سے منگوائیے۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھا گیا ہے۔

مبادیات کشافہ۔ مصنفہ مولوی علی موسی رضا صاحب مہاجر بی اے مددگار ارگنائزنگ کمشنر بائے اسکوٹس اسوسی ایشن حیدرآباد۔ ہماری موجودہ نسل کی تعلیم وتربیت میں تحریک کشافہ کو جس قدر دخل ہے اس سے انکار کرنا ایک حقیقت سے منکر ہونا ہے۔ حیدرآباد میں سلطنت آصفیہ کے سایۂ عاطفت میں جہاں اور مفید تحریکیں پھل پھول رہی ہیں۔ کشافہ بھی دن بدن مقبول ہو رہا ہے اس اسکیم کے اکابر میں مولوی علی موسی رضا صاحب کی ایک بڑی جگہ ہے اور اس کی قبولیت عام میں صاحب موصوف کا زبردست حصہ ہے۔ چنانچہ کتاب زیر تنقید تحریک کشافہ کی گویا ایک مبسوط اور جامع تعریف ہے اور اس کے مطالعہ سے ان تمام غلط فہمیوں کا بالکلیہ ازالہ ہوسکتا ہے جو بعض ناواقف حلقوں میں اب بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ایک بڑی خوبی یہہ ہے کہ وہ عامی کے لئے بھی نہایت دلچسپ اور مفید قابل مطالعہ مواد بہم پہنچاتی ہے۔ آنریبل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو جیسی عظیم المرتبت شخصیتوں نے اس کے بارے میں بہترین رائے دی ہے۔ قیمت ۱۲ مصنف سے طلب کیجئے

وطندار مولفہ کاشی ناتھ راؤ صاحب اکپال کر وکیل نظام آباد۔ ایک چھوٹی تختی کی کتاب ہے لیکن حقیقت پوچھئے تو حیدرآبادی کے لئے جو اپنے ملک کے دیہی حالات سے دلچسپی رکھتا ہے معلومات کا خزانہ ہے اب ضرورت ہے کہ ہمارے یہاں کے نوجوان اس قسم کے موضوعات پر جو "ٹھوس علمی" عنوانوں کی نسبت زیادہ دلچسپ اور مفید ہیں قلم اٹھائیں۔ کتاب قانون پیشہ حضرات اور ان اصحاب کے لئے جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح ملک کے دیہات سے ہے بیش قیمت معلومات بہم پہنچاتی ہے

انتظام کتب خانہ۔ نوشتہ شیخ محبوب صاحب قریشی اس پمفلٹ میں جو نہایت مفید اور کارآمد عنوان پر لکھا گیا ہے کتب خانہ کی عمارت، کتب خانہ کی آرائش، تحفظ کتب اور انکی تنظیم سے متعلق تمام ضروری معلومات جمع کی گئی ہیں مختلف جدولوں اور نمونوں کے ذریعہ اس فن کو سہل کیا گیا ہے امید کہ عوام میں یہہ نسخہ مقبول ہوگا کارخانہ جلد سازی محبوب کے ہاں مل سکتا ہے

قواعد و ضوابط

(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے وسط میں شائع ہوا کرے گا

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین افسانے اور ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام درستیٔ اخلاق سے متعلق ہونگے۔ بچوں کے لئے بھی ایک خاص اصلاحی مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو اصحاب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط و کتابت صاف ہونا چاہئے

(۴) سالانہ قیمت صرف دو روپئے چار آنے رکھی گئی ہے۔ فی پرچہ ۳/ ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین اور جملہ خط و کتابت صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ اعظم شمیم پریس گورنمنٹ ایجوکیشنل پرنٹرز چار مینار حیدرآباد دکن

آبان سنہ ۱۳۴۶ف م ستمبر سنہ ۱۹۳۷ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

رسالہ ترک مسکرات (حیدرآباد دکن)

جلد ۱ — ۱۵؍ آبان سنہ ۱۳۴۶ ف — نمبر ۵

صدر نشین

نائب صدر

ارکان

فہرست مضامین

اِرشادِ خسروی

"حتی الامکان شراب خواری اور نشہ بازی کو
ملک میں بڑھنے سے روکا جائے"

(بجواب اڈریس سلور جوبلی مبارک)

نذر عقیدت

شکر صد شکر کہ ہمیشہ کی طرح اس سال بھی جشن سال گرہ سلطانی اپنی عزیز رعایا کیلئے مژدہ ہائے مسرت و نویدہائے بہجت و شادمانی لائی ہے دماغ بادۂ محبت سے مخمور ہیں اور قلب ممنونیت سے بھرپور۔ ریاض دکن کا چپہ چپہ اس نوید بہار سے جاگ اٹھا مرغان نواسنج اپنے باغبان کے احسانات کے خوش آیندہ گیت الاپنے لگے، غنچہ نے چٹک کر داد دی پھولوں نے اپنے پرشور قہقہوں سے سبزہ کو بیدار کردیا۔ صبا دوڑی ہوئی پیام مبارک ہنگام لائی۔ جوانان چمن مستانہ وار جھومنے لگے اور جوئباروں نے آبشاروں کے رباب پر شاہانہ چھیڑا۔ اس مبارک دور عثمانی میں اسکی خوش حال رعایا یوں تو ہر روز کو روز عید پاتی ہے لیکن ایسے وقت جب اسے اپنے محبوب محسن کی شکر گزاری اور اظہار عقیدت کا موقع حاصل ہو وہ خصوصیت سے پھولے نہیں سماتی۔ جس بادشاہ ذی جاہ کے احسانات بیان سے باہر ہوں جس کی علم پروریاں ماموں وہاموں کے قصوں کو افسانوں کی وقعت دیدیتی ہوں جس کی سیاست و دانش دارا و جم کو ہیچ بنا دیتی ہوں جس کا انصاف وعدل نوشیروان کو شرماتا ہو اس بادشاہ ذی جاہ کی مبارک جشن سالگرہ پر جتنی بھی خوشیاں منائی جائیں کم ہیں کہ ع

شکر احسانات تو چندانکہ احسانات تو

صدر انجمن ترک مسکرات جو اسی حکیم سیاست کے روشن تدبیروں کی آئینہ دار ہے اس بارگاہ بلند میں اپنی دلی عقیدت و ممنونیت کا اظہار کرتی ہے اور خدائے برتر کی جناب میں دست بہ دعا ہے کہ

تا فلک گرندہ باشد شاہ ما پائندہ باد
آفتاب دولتش بر بندگان تابندہ باد

(آمین)

ادارہ

بہترین زندگی

پروفیسر البرٹ آئنسٹین نے جنکا شمار دنیا کی اعلیٰ ترین شخصیتوں میں ہے حال ہی میں اپنے اصولوں کی تشریح میں حسب ذیل خیالات کا اظہار کیا تھا

دنیا میں انسانوں کا وجود دیگر انسانوں کے لئے کارآمد ہونے کے واسطے ہوا ہے خصوصاً ان لوگوں کی جنکی مسرت اور خوشحالی پر خود ہماری خوشی کا انحصار ہے اور ساتھ ہی ان بیشمار نامعلوم لوگوں کے لئے بھی جن کی قسمتوں کے ساتھ ہمارا ہمدردانہ تعلق ہے خدمت ہمارا فرض مقدم ہے ۔

ہر روز میں کتنے ہی بار محسوس کرتا ہوں کہ میری ظاہری اور باطنی زندگی کی تعمیر کس حد تک میرے زندہ اور مردہ ہم جنسوں کی محنت کی بدولت ہوئی ہے اس لئے یہ کوشش کرنا میرا فرض ہے کہ میں آئندہ نسلوں کو فائدہ پہونچا کر اس زبردست اخلاقی فرض کے بار گراں سے سبکدوش ہوں۔ اس خیال سے میں اکثر متفکر ہو جاتا ہوں کہ میں اپنے ہم جنسوں کی مسلسل کوششوں کا کسقدر رہین منت ہوں ۔

جو اصول میرے سامنے روز روشن کی طرح عیاں اور میری زندگی کو خوشگوار بنانے میں ممد ہیں وہ نیکی، خوبصورتی اور راستی ہیں۔ عیش کوشی اور آرام پسندی کو اپنی زندگی کا معیار قرار دینا مجھے کبھی مرغوب نہیں ہوا۔ ان کی بنا پر بنے ہوئے اصول مویشیوں کے لئے موزوں ہوں لیکن آدمیوں کے لئے مناسب نہیں ہیں ظاہرا کامیابی، شہرت، شوق پرستی یہ سب قابل تحقیر چیزیں ہیں۔ میرا عقیدہ ہے کہ جسمانی و دماغی دونوں نقطہ خیال سے ہر فرد بشر کے لئے سادہ اور بے تکلف و بے تصنع زندگی بہترین زندگی ہے ۔

حیدر آباد کا دور جدید

مسٹر ناڈن روجے۔ پی (آنریری) اے۔ آر۔ آئی۔ بی۔ اے میئر آف ہامپ اسٹیڈ

نے ۳۴ تا ۳۶

ایشیاٹک ریویو کے جلد (۳۲) نمبر (۱۱۵) بابتہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۳۶ء (Modernization of Hyderabad.)
کے عنوان پر حیدر آباد کے دور جدید کا خاکہ کھینچا ہے سلور جوبلی کے سنہری موقع پر رعایائے آصفی کے پیش کردہ سپاس نامہ کے حوالہ سے مضمون کی ابتدا کر کے قابل مضمون نگار نے آب پاشی و آب رسانی، تعلیمات و جامعہ عثمانیہ، زراعت و صنعت و حرفت، حمل و نقل، رسل و رسائل، برق و ٹیہ، سوشل سرویس، صحت عامہ اور ترک مسکرات پر اظہار خیال کرتے ہوئے حیدر آباد کی موجودہ رفتار سے حضور نظام کی دور اندیشی اور تدبر کو سراہا ہے۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے ترک مسکرات سے متعلق اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

(مالک راؤ)

ابتدا ہی سے حضور نظام نے اس امر کو محسوس فرمایا کہ محض سماجی خدمات خواہ نہیں پبلک فنڈ اور خانگی فیاضیوں کی وجہ سے بہت زیادہ امداد کیوں نہ ملے۔ اپنے مقاصد میں اس وقت تک کامیاب ثابت نہیں ہوتے جبتک کہ رعایا کے عادات و اطوار بہتر طور پر مستحکم نہ ہو جائیں۔ حیدر آباد میں حضور نظام نے اپنی عزیز رعایا کو مسکرات کے مضر اثرات سے بچانے کے لئے خاص توجہ فرمائی ہے۔ باوجود اس کے کہ ریاست بھوپال میں ترک مسکرات کی تحریک بارآور نہیں ہوئی حضور نظام کی شاہانہ توجہ سے ان کے مشیر ترک مسکرات کی اسکیم کو کامیاب بنانے میں سختی سے عمل پیرا ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قیمتوں میں اضافہ کر کے اقل ترین کھپت کیلئے کوشش کی جارہی ہے۔ افیون کے مبادلہ کے بارہ میں بہت ساری تبدیلیاں عمل میں آئی ہیں تاکہ رعایا کو اس کے حصول میں بہت سی رکاوٹیں پیدا ہوں۔ آج یہاں تقریباً (۵،۹) افیون کی دوکانیں ہیں۔ حالانکہ بیس سال قبل ان دوکانوں کی تعداد (۱۵۰۵) تھی و نیز اس کا استعمال (۳۰،۰۰۰) اولنس سے گھٹ کر تقریباً (۱۴،۰۰۰) اولنس رہ گیا ہے۔ اس کے برعکس افیون سے محصولہ آمدنی میں (۸۰) فیصد کا اضافہ عمل میں آیا ہے۔

استعمال مسکرات کی زیادتی کے خلاف شدید اقدام روبہ کار لائے گئے ہیں۔ ایک زمانہ تھا جبکہ یہ منحوس مرض چاروں طرف پھیلا ہوا تھا۔ اس وقت دوکانات سیندھی کو علحدہ رکھا گیا ہے۔ پولیس اور عہدہ داران بلدیہ ان دوکانات پر سخت نگرانی برقرار رکھتے ہیں۔ آبکاری پر ٹیکس عائد کیا گیا ہے۔ استعمال میں (۵۰) فیصد تخفیف ہوچکی ہے۔ لیکن آمدنی تقریباً دوگنی ہوگئی ہے بدیں خیال کہ مضر اجزاء سے پاک رہے (Pot Stills) مسدود کردیے گئے ہیں۔ ان کے بجائے کافی نگرانی میں (Steam distilleries) قائم کئے گئے ہیں۔ حال ہی میں حضور نظام کے حکم خاص سے ترک مسکرات کی ایک انجمن قایم کی گئی ہے جو حتی الامکان ملک میں شراب خواری اور نشہ بازی کو روکنے کیلئے بہت کوشاں ہے۔ حاصل یہ ہے اس پالیسی کی رو سے کہ الکحل کی قیمت بڑھا کر دوکانوں کی تعداد میں تخفیف کرکے مسکرات کے استعمال کا سدباب کیا جائے۔

دیگر امور کی طرح اس خصوص میں بھی حضور نظام جو ارشاد فرماتے ہیں اُسے عملی جامہ پہناتے ہیں کثیر دولت رکھنے کے باوجود حضور نظام ظاہری نمود یا فضول خرچی کو پسند نہیں فرماتے اور ترک مسکرات کے بارہ میں خود بندگان اقدس سختی سے عمل پیرا ہیں۔

تمباکو نوشی

جناب مولوی علی موسیٰ رضا صاحب مہاجر بی۔ اے مددگار کمشنر

بوائے اسکاؤٹس سرکار عالی

تمباکو ایک زہریلا پودا ہوتا ہے اور اس کو کوئی جانور نہیں کھاتا۔ اس لئے تمباکو کے کھیتوں کے اطراف کانٹی نہیں لگائی جاتی ہر سوالنس تمباکو کے سوکھے پتوں میں دو اونس "نکوٹین" ہوتا ہے۔ اور نکوٹین سنکھیا سے بھی زیادہ قاتل زہر ہے۔ یہ اسقدر خطرناک ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ بھی خرگوش کے جسم پہ ڈالدیا جائے تو خرگوش کو موت کیلئے کافی ہے۔ بلی کی زبان پر اس کے دو قطرے اس کی جان لے سکتے ہیں۔ چین میں خودکشی کا ایک عام طریقہ ہے کہ حقہ کا پانی پی لیا جاتا ہے۔ جو شخص پہلی بار اس کے دھویں کو حلق میں اتارتا ہے اس کا سر چکراتا ہے اور متلی ہونے لگتی ہے۔

تمباکو خواہ کسی شکل وصورت میں استعمال کیا جائے انسان کے حق میں مثل دیگر جانوروں کے زہر ہی ہے۔ سگریٹ ہو کہ

سگار، بیڑی ہو کہ حقہ، زردہ ہو کہ ناس، اسکی صورت بدل دینے سے اسکا زہر خارج نہیں ہو سکتا۔ یہ "کوکین" کے مانند ایک "طلب خیز" زہر ہے۔ پہلی دفعہ اسکے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن رفتہ رفتہ آدمی اسکی کڑواہٹ اور بدمزگی کا خوگر ہو جاتا ہے اور چند دنوں کے استعمال سے وہ اسکا اسقدر عادی ہو جاتا ہے کہ بغیر اس کے آرام نہیں ملتا۔ اصل میں ہوتا یہ ہے کہ اس کا دماغ اس کے زہریلے اثر سے بے حس ہو جاتا ہے جسطرح کہ "کلوروفام" سے ہوا کرتا ہے اور تھوڑی دیر کے لئے اسکے اندر تھکن کا احساس مٹا دیتا ہے جو بظاہر آرام وہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی لئے لوگ عام طور سے کام کرنے کے بعد اسکو استعمال کرتے ہیں

تمباکو پیتے وقت اگر اسکا بہت سا زہر جل نہ جاتا تو یقیناً اسکے عادی لوگ بہت جلد مرجاتے لیکن جلنے کے باوجود جو زہر باقی رہ جاتا ہے اس کی مقدار بھی کم از کم تیس فیصدی رہتی ہے اور یہ دھویں کے ساتھ ششں میں پہونچکر خون میں جذب ہونے لگتا ہے۔ لیکن اس کی مقدار بھی اسقدر کافی نہیں ہوتی کہ انسان کو ہلاک کر دے اور جس طرح ریشم کے تار الگ کرنے والے گرم پانی میں ہاتھ ڈالنے کے خوگر ہو کر اسکی سوزش کو بہت کم محسوس کرتے ہیں اسی طرح تمباکو کے زہر کا اثر بھی محسوس نہیں ہوتا لیکن زہر کے برے اثرات سے جسم محفوظ نہیں رہتا۔ ہر تمباکو نوش کے حلق اور ناک کی جھلیاں جھلس جاتی ہیں اور اس کی زبان بھی اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ اسکے قوت شامہ و ذائقہ میں فرق پیدا ہو جاتا ہے۔ سادے کھانوں میں اسکو لطف نہیں آتا۔ مسالہ دار غذاؤں کی طرف اسکو رغبت ہونے لگتی ہے۔ صرف پانی سے اس کی پیاس نہیں بجھتی بلکہ چاء اور دیگر اشیاء منشی مشروبات کی طرف اسکا رجحان بڑھنے لگتا ہے۔

تمباکو کا سب سے زیادہ مہلک اثر دل پر ہوتا ہے جس سے دل میں ایک خاص بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اور جن لوگوں کو تمباکو نوشی کی بہت زیادہ عادت ہے ان کے دل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ بعض وقت اسکی حرکت بہت تیز ہو جاتی ہے اور پھر ایک دو لمحوں کیلئے ساکت رہ کر بالکل مدہم پڑ جاتی ہے۔ ایسا آدمی زیادہ کام نہیں کر سکتا اور بہت جلد اس کا دم پھولنے لگتا ہے۔ چند سال پہلے امریکہ میں بحری کالج میں شرکت کے موقعہ پر جب کہ نوجوان امیدواروں کا جسمانی امتحان لیا گیا تو (۱۲۱۴) نوجوانوں میں (۲۹۸) ایسے امیدوار تھے جن کو تمباکو تردہ دل رکھنے کے باعث مسترد کر دیا گیا۔

جسم کی نشو و نما کا انحصار زیادہ تر غذا پہ ہے لیکن غذا جب تک اچھی طرح تحلیل ہو کر خون میں جذب نہ ہو جائے توانائی نہیں پیدا ہو سکتی اور یہ کام آنتوں کے ذریعہ انجام پاتا ہے۔ لیکن تمباکو کا زہر آنتوں کی قوت جاذبہ کو گھٹا دیتا ہے جسکی وجہ سے جسم کی توانائی میں فرق آنے لگتا ہے جسم کے عضلات کو بھی اس زہر کے برے اثر سے بڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا گویا کسی نے اون کی جڑوں میں برف رکھدی ہے۔

امریکہ کی ایک مشہور بیمہ کمپنی کی رپورٹ میں یہ لکھا ہے کہ سالہا سال کی مدت میں اس نے اٹھارہ لاکھ آدمیوں کی جان کا بیمہ کیا۔ جس میں سے تمباکو نوش بہ نسبت پرہیز کرنے والوں کے بہت کم زندہ رہے۔ اسکی مثال اس نے یوں پیش کی ہے کہ چالیس سال کی عمر میں اگر چار غیر تمباکو نوش مرے ہیں تو اس کے مقابلہ میں پانچ تمباکو نوش ہلاک ہوئے ہیں۔

مشہور سرجنوں کی یہ رائے ہے کہ آپریشن کے مریضوں میں جو لوگ تمباکو نوش نہیں ہوتے ہیں بہ نسبت تمباکو نوشوں کے زیادہ جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ چند سال پہلے امریکی جمہور کے صدر کو ایک گولی لگی جس کے زخم سے وہ بہت جلد مر گیا اور معالجوں کی رائے یہ تھی کہ اگر وہ تمباکو نوشی کا کثرت سے عادی نہ ہوتا تو بچ جاتا۔ نکان کے بعد تمباکو نوشی سے آدمی تھوڑا سا آرام محسوس کرتا ہے۔ غم اور مصیبت کے وقت تمباکو نوشی سے راحت معلوم ہوتی ہے یہ بتایا جا چکا ہے کہ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ تمباکو کا زہر تھوڑی دیر کے لئے اعصاب کے حس کو معطل کر دیتا ہے۔ جو لڑکے اور لڑکیاں اپنی نشو و نما کے زمانے میں اس کے عادی ہو جاتے ہیں وہ گویا اپنے دماغ کو اس قابل رہنے نہیں دیتے کہ اس سے عمدہ کام لے سکیں۔ مدرسوں میں طلبا کی صحت جسمانی کا طبی معائنہ کے موقع پر انگلستان میں یہ دریافت کرنے کی کوشش کی گئی کہ تمباکو نوشی سے ان کی صحت پر کیا اثر پڑتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ... لڑکوں میں جو تمباکو نوش تھے چودہ لڑکے کسی نہ کسی مرض میں مبتلا نکلے اور ہر بیس لڑکوں میں جو تمباکو نوش نہیں تھے صرف ایک لڑکا ایسا نکلا جو کسی اعصابی مرض میں مبتلا تھا۔ ہر بیس لڑکوں میں جو تمباکو نوش تھے اٹھارہ لڑکے سست اور کند ذہن تھے۔ اور ہر بیس غیر تمباکو نوشوں میں صرف ایک کاہل اور سست فہم تھا۔

کایا پلٹ

جناب رائے گرو چرن داس صاحب سکسینہ

سچ ہے دولت مند آدمی کسی نہ کسی لت میں پھنس جاتا ہے۔ احمد پور کے نواب شمیم احمد بھی اس سے نہ بچے۔ رات دن شراب پیتے ان کو عادت سی ہو گئی۔ جتنا روپیہ آتا شراب کی نذر ہو جاتا حتیٰ کہ خزانہ خالی ہو گیا۔ احمد پور کے ہوشیار کارندوں نے شراب پٹی کے نام سے ہر ماہ ٹکس وصول کرنے کی نئی سبیل نکالی۔ غریب رعایا کہاں تک روپیہ دیتی ٹکڑے ٹکڑے کو محتاج اس پر بھی نت نئے جرمانے ان کو دینا ہوتا۔ مویشی بیچتے قرض لیتے کسی نہ کسی طرح روپیہ چکاتے غرض نواب صاحب کی شراب نوشی غریب رعایا کا خون چوس رہی تھی۔ نواب کے اکلوتے لڑکے سلیم احمد نے اسی سال انٹرنس کا امتحان پاس کیا اور صوبہ بھر میں اول آیا۔ وہ شراب یا اور نشہ کا سخت مخالف تھا۔ اپنے باپ کی اس حالت کو دیکھ کر اسے بہت دکھ ہونے لگا تھا

سلیم کی ماں بھی روشن خیال اور پڑھے لکھے گھرانے سے آئی تھی محض دولت کی ہوس ماں باپ نے اس گھر بیاہ دیا تھا اس حال
پر بھی وہ اپنے شوہر کی اطاعت سے نہ چوکتی نماز روزہ کبھی قضا نہ جاتا گھر کا سارا کام خود دیکھا کرتی ۔ اس نیک عورت کی دیکھ بھال
تعلیم و تربیت کا نتیجہ تھا کہ سلیم مشکل سے سولہویں سال میں قدم رکھا ہوگا اسقدر ہوشیار، لائق، حلیم الطبع اور ملنسار نکلا ۔ کہاوت
ہے کہ لڑکا عموماً باپ کے نقش قدم پر چلتا ہے لیکن یہاں اس مغائرت نے احمد پور کے باشندوں کو حیرت میں ڈالدیا ۔ غریب رعایا
سلیم کی سہارا لئے لگی رئیس کے کارندوں کو بھی مقابلہ کی جرأت نہ ہوتی تھی کہ کہیں میاں سلیم باپ سے شکایت کردیں اور ان کے
پیٹ پر سٹی پڑجائے ادھر روپیہ کی بیل نہ ہو تو مشکل ادھر سلیم کا مقابلہ "مرو تے بیچ سپاری" والی مثل صادق آنے لگی ۔ ہونہار سلیم نے نہ صرف
اپنے باپ بلکہ سارے شہر کو شراب اور دوسری نشہ آور چیزوں سے بچانے کی ٹھان لی ۔

(۲) رائے بہادر لالہ امرناتھ نے ریاست دیوگڑھ میں ٹمپرنس کمیٹی قائم کر رکھی تھی اور وہ خود اس کے پریسیڈنٹ تھے اسی
سال ہز اکسلنسی گورنر نے جدید عمارت کا افتتاح کیا تھا رائے بہادر سارے کام کی دیکھ بھال خود ہی کیا کرتے چنانچہ اس
کام کے لئے اب تک کئی ہزار رضاکار بھرتی ہو چکے تھے انہیں کی دوڑ دھوپ کا نتیجہ تھا کہ دیوگڑھ کے تقریباً تمام باشندوں نے
اس لت سے نجات پائی ۔

اب رضاکار آگے بڑھنے لگے ۔ آس پاس کے ہر شہر میں جاتے اور وہاں اپنا پروپگنڈا کرتے ان دنوں وہ احمد پور
پہنچے ۔ انہیں پہلے سے یہاں کا حال معلوم تھا ۔ مشکلات حائل تھیں ۔ احمد پور ستان کو باہر کرنے کی کوشش کیجا رہی تھی ۔
نیک کام کے لئے دیر نہیں لگتی ۔ میاں سلیم نے رضاکاروں کی قیادت منظور کرلی اور موقعہ پاکر اپنا کام شروع کر دیا ۔ رضاکاروں
کی انتھک کوشش اور سلیم کی دھواں دھار تقریروں نے احمد پور کے نوجوانوں کو اپنا لیا ۔ طلب والوں کے حق میں تو پیغام
اجل آپہنچا اپنی جگہ سر پیٹ کر رہ گئے ۔

(۳) سلیم احمد نے بی ۔ اے آنرز کی ڈگری حاصل کرلی ۔ اب وہ ریاست دیوگڑھ کی ٹمپرنس کمیٹی کے اعزازی سکرٹری ہیں
رائے بہادر امرناتھ نے سارا کام ان کے سونپ دیا ۔ سلیم اور ان کے رفقا رکار رات دن شہروں کا طوفانی دورہ کرتے رہتے ہیں ۔
ہر شہر میں کمیٹیاں قایم کردی ہیں ۔ احمد پور کے نوجوانوں میں جوش پیدا ہو چلا ہے ۔ نواب شمیم احمد کے حکم سے سیندھی، شراب
گانجہ، بھنگ، افیون، چرس، تمباکو اور دیگر منشیات کی درآمد قطعاً ممنوع کردی گئی ہے ۔

سارے صوبوں میں اس صوبہ کی کارگزاری نمایاں رہی اس مرتبہ امرناتھ گولڈ مڈل اسی صوبہ کو ملا ۔ اخبارات
سلیم کی تعریف سے پُر تھے ۔ شمیم احمد کا نام بھی جلی حرفوں میں نمایاں تھا ۔

کپتان برٹن صاحب کا تجربۂ مے نوشی

جناب الحاج مولوی سید علی شبیر صاحب صدر منتظم عدالت عالیہ

۱۸۵۳ء کے وسط میں انگلستان کے مشہور سیاح عرب کپتان برٹن صاحب[1] مسلمانوں کا بھیس بنائے حکیم عبداللہ خان کے نام سے قاہرہ کی ایک کاروان سرائے میں مقیم تھے۔ جہاں انہوں نے ایک مطب لگا لیا تھا اس کی آڑ میں حج کی تیاریاں کر رہے تھے۔ عام طور پر لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ اور یہ ہندوستانی حکیم کے نام سے مشہور تھے۔ انہیں دنوں میں روس کے مشہور مستشرق ڈاکٹر وینین[2] عرف حاجی ولی بھی کسی مقدمہ تجارت کے ضمن میں یہاں ٹھیرے ہوئے تھے اور ترکی فوج کے قائد کا ایک البانی کپتان علی آغا بھی اسی کاروان سرائے میں فروکش تھا۔ جو واکے سلسلہ میں کپتان برٹن کی ملاقات علی آغا سے ہوگئی تھی اور ایک دن اس نے برٹن صاحب کو اپنے کمرے میں شراب نوشی کی دعوت دی تھی۔ اس جلسہ کی کیفیت برٹن صاحب کے انگریزی سفرنامہ حجاز کی جلد اول صفحہ (۱۴۰ تا ۱۳۵) سے ترجمہ کرکے ہم ہدیہ ناظرین رسالہ ترک مسکرات کرتے ہیں۔ برٹن صاحب فرماتے ہیں:۔

ایک دن علی آغا نے مجھے شراب پینے کیلئے بلایا میں نے کہا کہ دن میں یہ حرکت مناسب نہیں ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ البانی ترک کس طرح شراب پیتے ہیں اس سے رات کو آنے کا وعدہ کیا۔ نو بجے رات کو جب کاروان سرائے میں بالکل سناٹا ہو گیا میں نے اپنا حقہ اٹھایا۔ تمباکو کی تھیلی لی۔ تلوار کمر سے لگائی اور چپکے سے علی آغا کے کمرے میں چلا گیا۔ ادھر یہ اسوقت زمین پر فرش بچھا بیٹھا تھا۔ سامنے چار موم بتیاں جل رہی تھیں۔ دسترخوان چنا ہوا تھا۔ لوہے کے ایک برتن میں پانی بھرا ہوا تھا۔ جس میں شراب کا

---

[1] کپتان سر رچرڈ فریڈرک برٹن صاحب عربی فارسی کے بڑے فاضل سمجھے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ اٹھارہ زبانیں جانتے تھے۔ متعدد کتب انکی تصنیفات ہیں۔ ان کا سفرنامہ حجاز بہت مشہور ہے۔ میں نے ان کے حالات اپنی کتاب حجاز کے فرنگی سیاح میں بڑی شرح وبسط سے لکھے ہیں جو رسالہ ترجمان حیدرآباد میں اور میری تالیف تاریخ مزارات میں طبع ہو چکے ہیں۔ برٹن صاحب ۱۸۲۱ء میں پیدا ہوئے ۱۸۹۰ء میں وفات پائی۔

[2] ڈاکٹر وینین کا اسلامی نام ولی الدین تھا ۱۸۴۵ء میں انہوں نے حج بھی کیا تھا فنلینڈ کی ایک یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے ان کا تذکرہ بھی میں نے حجاز کے فرنگی سیاحوں کے ضمن میں تفصیل سے کیا ہے جو رسالہ مکتبہ حیدرآباد میں دسمبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا ہے۔ حاجی ولی کی وفات ۱۸۵۲ء میں ہوئی۔

[3] مصر کے حقے آدھ آدھ گز پون پون گز کی لکڑی کی نلیاں ہوتی ہیں جنکے سامنے تمباکو کیلئے چلم لگی رہتی ہے۔ انکو بڑے بڑے چرٹ یا پائپ سمجھنا چاہئے۔

سفید بلوری تمرا بہ اور عطر کی ایک شیشی پڑی ہوئی تھی ۔ علی آغا نے میری بڑی آؤ بھگت کی اس نے ایک چھوٹا سا گلاس اٹھایا ۔ اچھی طرح دیکھا انگلیاں ڈالکر صاف کیا ۔ لبالب بھرا اور سلام کر کے مجھے دیا ۔ میں نے جھک کر سلام کیا اور گلاس لیکر ایک سانس میں چڑھا گیا ۔ اسی طرح اس نے بھی پی اور پلاتا رہا ۔ ہر گلاس کے بعد حلق ٹھنڈا کرنے کے لئے ہم ایک ایک گھونٹ پانی کا اور چمچہ بھر گوشت یا کوئی دوسری چیز کھاتے رہے ۔ پھر ہم نے اپنے حقے بھرے اور روزہ داروں کی طرح لمبے لمبے دم لگانے لگے ۔ علی آغا نیم مست تھا مگر وہ برابر پیتا اور پیتا رہا ۔ میں بھی مدہوش نہ ہوا ۔ علی آغا نے عطر کی شیشی اٹھائی اور سیدھی ہتھیلی پر عطر ڈالکر میرے منہ پر ملا ۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا ۔ افسوس ہے کہ ہماری سرخوشی زیادہ دیر تک نہ رہی ۔ علی آغا نے یہ بات نکالی کہ حاجی ولی کو بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ یہاں بلا لاؤ ۔ اسے بھی زبردستی پلائیں گے یہ بہت ہی بیہودہ خیال تھا ۔ اس کو یہاں بلانا گویا محتسب کو قمار خانے میں دعوت دینا تھا خیر میں حاجی کو بلانے کیلئے دوڑ گیا اور اسکو اپنے ساتھ لیکر جب واپس آیا تو دیکھا کہ علی آغا نے تفریح کا اور بھی سامان تیار کر لیا ہے ۔
اس نے سبز پتوں کی ایک شاخ صحن میں کھڑی کر دی تھی اور پانی کا گھڑا اس طرح لٹکا دیا تھا کہ اس میں سے باریک دھار نکل کر سبزی پر بہتی تھی ۔ اس کے سامنے بیٹھا ہوا وہ اپنے وطن کے سبزہ زاروں اور بہتے ہوئے چشموں کے مزے لے رہا تھا ۔ حاجی ولی کے پہونچتے ہی علی آغا کھڑا ہو گیا اور اس کے کندھے پکڑ کر بٹھا یا ۔ بڈھا آدمی اس تماشے کو دیکھ کر ڈرا ۔ علی آغا کا نشہ اس وقت زوروں پر تھا ۔ اس نے گلاس بھرا اور حاجی سے پینے کو کہا ۔ اس نے قطعی انکار کیا ۔ علی آغا خود پی گیا ۔ ہم نے اپنے ناراض حاجی کو حقہ پلایا اور پھر وہی چھیڑ چھاڑ شروع کی ۔ حاجی نے ہماری بہت منت سماجت کی کہ یہ گناہ کبیرہ میں نے عمر بھر نہیں کیا ۔ ایسا ہی ہے تو تمہارے ساتھ کل پی لوں گا ۔ کبھی وہ قرآن کی آیتیں پڑھتا تھا کبھی خوشامد کرتا تھا کبھی پولیس کو بلانے کی دھمکی دیتا تھا ۔ لیکن علی آغا نے ایک نہ سنی ۔ آخر مجبور ہو کر حاجی بے تحاشا بھاگ کھڑا ہوا اور گھبراہٹ میں اپنا جوتا ، ٹوپی اور حقہ بھی یہیں چھوڑ گیا ۔ علی آغا نے اس بے مروت مہمان کا دروازے تک تعاقب کیا پھر لوٹ کر اس کے جوتے ، ٹوپی اور حقے پر شراب چھڑکی اور جتنی زبانیں اسکو آتی تھیں سب میں حاجی کو گدھا کہا ۔ اسکے بعد ہم نے کھانا کھایا اوپر سے کئی گلاس اور پئے اور حقوں کے دھوئیں اڑائے ۔ اب علی آغا بڑی شان سے کھڑا ہو گیا اور کہا کسی طائفے کو بلاؤ میں اس کا ناچ دیکھوں گا ۔ میں نے کہا کاروان سرائے میں طائفوں کے آنے کی ممانعت ہے ۔ اس نے نشیلی آواز میں پوچھا کس نے ممانعت کر دی ہے ۔ میں نے جواب دیا پاشا[۱] نے ۔ اس پر علی آغا نے آہستہ سے اپنی ٹوپی اتاری آستین سے اس پر برش کیا اور ذرا آگے کی طرف جھکا کر اسے اپنے سر پر جمایا ۔ موچھوں کو تاؤ دیا ۔ کندھے پر حقے کی نلی رکھی دروازے کی طرف چلا اور کہا خدا کی قسم میں پاشا کو اپنے ساتھ لاکر دروازے کے سامنے نچاؤں گا ۔
اس وقت مجھے فتنہ و فساد کے آثار نظر آ رہے تھے مگر خیریت یہ گزری کہ میرا بدمست ساتھی اپنا خنجر کمرہ میں

---

[۱] پاشا سے مراد سلطان مصر ہے ۔

چھوڑ گیا تھا۔ دوراندیشی کا تقاضا تھا کہ میں چپکے سے اپنے حجرے میں سٹک جاؤں اور دروازہ بند کر کے سو رہوں مگر میری حمیت اس بات کی اجازت نہیں دے رہی تھی کہ کپتان کو ایسی حالت میں چھوڑ کر چلدوں۔ میں اس کو گھسیٹتا اور عاجزی کرتا اس کے پیچھے پیچھے گیلری تک گیا اور جس طرح کوئی عورت اپنے نشے باز شوہر کو گھر لانے کیلئے خوشامد کرتی ہے میں نے اس کی خوشامد کی۔ مگر میری بے موقع نصیحت پر اور غصہ ہوا اور ایک شخص کو جو گیلری میں اسکے سامنے آیا حقے کی نے سے چھوڑ ڈالا۔ ادھر وہ زینے سے نیچے گرا ادھر اس نے شور مچایا۔

"اے مصریو۔ اے بدمعاشو۔ اے کتے کے بچو۔ اے فرعونو"

اسکے بعد وہ ایک دروازہ کی طرف جھپٹا اور کندھا مار کر اُسے کھولدیا۔ یہاں ٹوکرے بنانے والی دو بڑھیاں سو رہی تھیں ان پر جا گرا۔ وہ ہڑبڑا کر اُٹھیں اور اس کو دیکھ کر کوسا کاٹی کرنے لگیں۔ ان کی باتوں سے بھاگ کر علی آغا باہر آیا اور ہر چند میں اُسے روکتا رہا مگر وہ دوڑ کر ایک بہرہ، اُسے پر جو سیٹرھیوں پر لیٹا ہوا تھا جا پڑا اور چھاتی پر سوار ہو کر اس کا خون پینے کیلئے تیار ہو گیا۔ اس غل غپاڑے سے علی آغا کا ملازم جو دروازے کے پاس بورئے پر سو رہا تھا جاگ اُٹھا۔ یہ ایک مضبوط مسٹنڈا البانی لڑکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ علی آغا آپے سے باہر ہے۔ یہ اپنے آقا کے مزاج سے اچھی طرح واقف تھا اس نے ہم سب سے کہا کہ جس طرح ہو سکے اس کے کمرہ تک پہونچیں دو ہم نے اس کار خیر میں اس کا ہاتھ بٹایا اور کچھ اوٹھا کر اور کچھ گھسیٹتے ہوئے کشاں کشاں کپتان کو اس کے کمرے میں لے گئے اس حالت میں بھی وہ اپنا قدیمی نعرہ جنگ لگائے جا رہا تھا کہ:۔

"اے مصریو۔ اے کتے کے بچو۔ میں نے تمام اسکندریہ کو ذلیل کر دیا میں نے تمام قاہرہ اور سوئز کو رسوا کر دیا"

غرض اسی مدہوشی کی حالت میں وہ بچھونے پر لٹا دیا گیا اور میں حجرے میں چلا گیا۔ ایک ہفتہ تک کاروان سرائے میں البانی کپتان کی مدہوشی اور بھلے مانس ہندوستانی حکیم کی مکاری کے ذکر کے سوا اور کوئی ذکر ہی نہ تھا۔

معزز ناظرین! اس حرکت سے میں نے باوجود ایک متین و سنجیدہ آدمی ہونے کے قاہرہ میں اپنی عزت خاک میں ملادی۔ اس کے بعد میں فوراً ہی یہاں سے سوئز روانہ ہو گیا۔

الکحل کے اثرات دماغ پر

مسٹر وی. یس گوپالن بی۔ اے سکریٹری انجمن ترک مسکرات

سارے جسم پر دماغ کی حکومت ہے کیونکہ باقی تمام عضو اس کے تابع ہوتے ہیں اسی وقت انسان ٹھیک طور پر کچھہ سوچ سکتا یا محسوس کرسکتا ہے جبکہ دماغ ٹھکانے پر ہو اور دماغ اسی وقت ٹھیک طور پر کام کرسکتا ہے جبکہ اس کی پرواخت اچھی ہو اور مسکرات کے زہریلے اثرات سے جو اس کو معذور کرتے ہیں مبرا ہو۔ سارے جسمانی حرکات اور اعضا کی کارکردگی دماغ کے تابع ہے اور انسان کی قابلیت، وقار اور کارکردگی بڑی حد تک دماغ کی قوت پر منحصر ہوتی ہے اسلئے ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنے دماغ کو درست اور منشیات کے ضرر رساں اثرات سے باز رکھے۔

الکحل ایک ایسا عرق ہے جو دماغ کو معذور اور معطل کرتا ہے الکحل کی معمولی خوراکوں کے استعمال کے بعد انسان اپنے آپ کو حالت سرور میں محسوس کرتا ہے اور اسی احساس سرور کے قریب آکر لوگ شراب پیتے ہیں کبھی کبھی شراب پینے والوںکا یہ خیال ہے کہ جب چاہے تب اور کسی نوبت پر پینے سے باز آسکتے ہیں مگر یہ بھول لیتے ہیں کہ الکحل عادی بنانے والا عرق ہے۔ ایک مرتبہ استعمال کیا جائے تو دوسری مرتبہ نہ صرف استعمال بلکہ اضافہ خوراک کی خواہش پیدا ہوتی اور رفتہ رفتہ یہ خواہش عادت میں اور عادت غلامی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اُس کیفیت کو پیدا کرنے کے لئے پہلے تو معمولی خوراک کافی ہوتی ہے مگر جوں جوں نظام اعصاب اس خوراک کا عادی بنتے جاتا ہے وہ کیفیت سکر پیدا کرنے سے قاصر ہوجاتا ہے۔ یہیں سے اضافہ خوراک کا عمل درآمد شروع ہوجاتا ہے جس کا شرابی کو احساس تک نہیں ہوتا۔ ہوتے ہوتے ایک ایسے حد پر آپہنچتا ہے جبکہ وہ خوراک میں مزید اضافہ نہیں کرسکتا تب وہ ایسے شراب کی پناہ میں آجاتا ہے جس میں الکحل نسبتہً زیادہ شامل رہتا ہے پس اسی طرح ایک شخص جو تھوڑی مقدار لیتے رہتا ہے آیندہ چل کر پکا شرابی بن جاتا ہے۔

استعمال مسکرات کے عدم تدارک کے نقصانات کو دنیا جانتی اور مانتی ہے اگر الکحل کا استعمال خطرناک نہیں تو متمدن ممالک اس کے پیدائش میں رکاوٹ اور اس کے فروخت پر نگرانی نہیں کرتے۔ استعمال الکحل سے دماغ پر ہونے والے مضر اثرات معلوم کرنے مختلف تجربے کئے گئے ہیں ان اثرات کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(۱) امر واقعہ پر ذاتی حرکات سے غلط تعبیر کے باعث قناعت۔

(۲) حالات و واقعات کی عدم توجہی جو عام طور پر عام حالت میں قول و فعل کے احتیاط سے متعلق ہیں۔

(۳) عدول حکمی، مراسم و قواعد جنکا لحاظ دیگر حالتوں میں کیا جاتا ہے۔

(۴) بکواس

(۵) بیجا بحث و تکرار

یہاں تک کہ الکحل کی معمولی خوراک دماغ پر اثر کرتی ہے نیز وہ خود جو اس کے زیر اثر ہو معمولی کام بھی اُس خوبی سے انجام نہیں دیسکتا جو الکحل کے استعمال سے پہلے کر سکتا تھا۔ شرابی خود غرض ہوتا ہے وہ اپنے لختِ جگر کے گلے کے بوشن تک کو شراب کی خاطر بیچنے میں پس و پیش نہیں کرتا حتیٰ کہ اپنے جسم پر کے کپڑے شراب کی خاطر گروی رکھنے میں نہیں ہچکچاتا۔ مقامی تلگو اخبار گولکنڈہ پتریکاہ۔ اگسٹ ۱۳۴۶ء کی اشاعت میں دو چیزیں درج ہیں جن سے شرابی کی قوت تمیز کے ناقص ہونے کا بہتر ثبوت ملسکتا ہے۔

ایک شخص روزآنہ سیندھ بن میں جاتا اور چوری سے گھڑوں میں کی سیندھی پی جاتا جو سیندھی نکالنے کی خاطر درختوں کو باندھے جاتے ہیں۔ کلال نے ہزار کوشش کی مگر چور کو پکڑنے میں ناکام رہا۔ تنگ آکر اس نے سیندھی کے گھڑے کو اینتا بیج کے صندل سے لیپ کر حسب معمول درخت کو باندھ دیا ادھر اس نے حسب عادت گھڑے کو منہ لگایا اور ایک ہی گھونٹ میں تمام سیندھی پی لی۔ اسکے بعد ہی گھڑے کو قریب کے کھیت میں پھینک پاس کے ایک ڈول میں ہمیشہ کیلئے لیٹ گیا۔ گھڑے کے کیمیکل اگزامینشن اور متوفی کے پوسٹ مارٹم سے پتہ چلا کہ یہ تمام اینتا بیج کا نتیجہ ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک بھلے مانس نے فینل کو سیندھی سمجھ کر پی لیا اور پیتے ہی مر گیا۔ طبی معائنہ کے بعد ایکس گرین کرسولس نامی زہر متوفی کے جسم میں پایا گیا۔

نشہ کا زیادہ استعمال دماغ کو پریشان کرتا ہے نشہ کا شکاری یہ نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے اور کیا کہہ رہا ہے؟ اور کیا کر رہا ہے؟ وہ کھڑکی کے راستے باہر جانے کی بیکار کوشش کرتا ہے اور راستے پر آنے جانے والوں سے اپنے آشنا سمجھ کر دیوانہ وار مخاطب ہوجاتا ہے جنس کی تمیز نہ کرتے وہ ہر کس و ناکس کو پیار کرنے کی کوشش کرتا ہے اور خود کے ان نازیبا حرکات دیکھ کر زندگی کی ساتھی برفروختہ نہ ہو وہ اُسی بھی شراب کا عادی بناتا ہے۔ پس پھر جب دو دیوانے ایکجا ملجاتے ہیں تو پرہیزگار اس نظارہ کو دیکھ کر شرماتے ہیں۔ شرابی کی بد دماغی شراب کے کثرتِ استعمال ہی کا نتیجہ ہے۔ کبھی وہ قیاس کرتا ہے کہ اوسے بھوت گھیر لئے ہیں اور نوالہ بنانے والے ہیں مدد کیلئے چلاتا ہے۔ اور ذہنی انقلاب تو اتنا ہوجاتا ہے کہ کافی دیکھ بھال نہ کیجائے تو لباس میلا کچیلا، داڑھی بڑھی ہوئی، بھوک تو لگتی ہی نہیں۔ اس حالت پر پہنچنے کے بعد وہ ہر دوسرے کو جسکو وہ دیکھ پاتا ہے مشتبہ نظر سے دیکھتا ہے، سماج کو ٹھکراتا ہے، اپنی زندگی کے ساتھی کی عصمت پر شبہ کرتا اور اپنے جانی دوستوں سے بیر رکھتا ہے۔ یہ قتل و خون کے خیالات اسکے جذبہ کو ابھارتے ہیں جو اُسے جسمانی اور دماغی صلیت کو دور رکھتے ہیں۔ یہ حالات آگے چلکر دیوانگی میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ الغرض شراب اور جنون کا تعلق قریبی ہے چونکہ شراب خواری اور جنون متعدی ہیں کی وجہ سے شرابی نہ صرف خود کو خراب کر لیتا ہے بلکہ اپنی نسل کو بھی تباہ کرتا ہے۔ جب الکحل اتنا مہلک ہے تو پھر کیوں اسے استعمال کریں؟ اور خود کے ساتھ ساتھ متعلقین کی زندگی بھی برباد کریں؟

ترک مسکرات

جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب واعظ محکمۂ امور مذہبی سرکار عالی

قارئین رسالہ ترک مسکرات کیلئے ذیل میں حضرت ولی اللہ صاحب رح کی مشہور کتاب حجت اللہ البالغہ سے اس مضمون کے ایک حصہ کا ترجمہ جو مسکرات سے متعلق ہے پیش کیا جاتا ہے۔ شاہ صاحب رح نے اس کتاب میں شریعت اسلامیہ کے اسرار و حکم بیان فرمائے ہیں اور ہر مسئلہ کے متعلق پہلے عقلی حیثیت سے بحث فرماتے ہیں پھر اس کے متعلق آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور ضرورت ہو تو صحابہ تابعین اور ائمہ رض کے اقوال نقل فرماتے ہیں اور پھر آیات قرآنی و احادیث نبوی آثار صحابہ و تابعین اور ائمہ کے اقوال کی نہایت خوبی کے ساتھ وضاحت اور تطبیق فرماتے ہیں اور حقیقتاً یہ کتاب ایسی ہے کہ ہر اوس شخص کو جو کسی نہ کسی مذہب کا پابند ہو اور روحانی اور اخلاقی ترقی کرنا چاہتا ہو یا کم از کم مدنیت صالحہ اور بہترین تمدن اور تہذیب کا حامی ہو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ مضمون ذیل میں بھی اسی اسلوب سے شاہ صاحب رح نے بحث فرمائی ہے اگر قارئین رسالہ ہذا پسند فرمائیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ آئندہ بھی ہم اس کتاب کے دوسرے مفید اور مناسب حصوں کا ترجمہ بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے پیش کریں گے۔ "جاننا چاہئے کہ عقل بالضرور اس امر کا فیصلہ کرے گی کہ نشہ آور چیز کا استعمال قبیح اور برا ہے کیونکہ اس کے استعمال سے عقل زائل ہو جاتی ہے اور نفس بہیمیت کے گرداب میں گرجاتا ہے اور ملکیت سے بہت دور ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کی جس نوعیت پر خلقت فرمائی ہے اس میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے کہ نشہ کے استعمال سے اس کی عقل فاسد ہو جاتی ہے جسکو اللہ نے نوع انسان کے لئے مخصوص فرماکر اس پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا ہے اور اس سے منزلی اور مدنی زندگی کی مصلحتیں اور تدبیر منزل اور سیاست مدن کی حکمتیں فاسد ہو جاتی ہیں اور مال ضائع ہو جاتا ہے اور ایسی ناپسندیدہ ہیئتیں پیش آتی ہیں جن پر ہنسے بھی ہنستے ہیں۔ پروردگار عالم نے ان سب حقیقتوں کو صراحتاً یا اشارتاً قرآن مجید کی اس آیت میں جمع فرمادیا ہے۔ یقیناً[1] شیطان چاہتا ہے کہ تم میں شراب اور جوے کے ذریعہ باہم دشمنی اور بغض پیدا کردے اور تم کو اللہ کی یاد اور عبادت الٰہی سے روک دے پس کیا تم ان چیزوں سے باز آنے والے ہو۔ اور اسی لئے ہر مذہب اور مشرب نے بار بار اس کی قباحت پر اتفاق کیا ہے۔ لیکن ان لوگوں نے جنکو

---

[1] انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوت والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلاۃ فھل انتم منتھون ۵

بصیرت حاصل نہیں ہے یہ خیال کیا ہے کہ حکمت عملیہ پر نظر کیجائے تو نشہ قبیح نہیں بلکہ حسن ہے اس وجہ سے کہ اس میں طبیعت کو تقویت حاصل ہوتی ہے لیکن ان کا یہ خیال خلاف واقعہ ہے اور یہ خیال اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ حکمت طبیہ اور حکمت عملیہ میں تمیز نہ کرکے ان میں اشتباہ پیدا کر دیا جاتا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں آپس میں متغائر ہیں اور بسااوقات ان دونوں میں کشمکش اور تنازع واقع ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً جنگ جسکو حکمت طبیہ اس لئے ممنوع قرار دیگئی ہے کہ اس میں انسان کے اعضاء و جوارح معرض انفکاک و انتشار میں آجاتے ہیں جن کا محفوظ رہنا اصول طب کے لحاظ سے ضروری ہے حالانکہ بسا اوقات حکمت عملی جنگ کو اس وقت واجب قرار دیگئی ہے جبکہ اس میں شہر کی اصلاح اور ملک کا حسن انتظام یا کسی شدید ننگ و عار کا دفع کرنا مضمر ہو۔ اسی طرح جماع جسکو علم طب شہوت کی کثرت اور اس کو چھوڑنے سے تکلیف کا خوف ہو تو اس وقت اس کو ضروری قرار دیتی ہے حالانکہ بسا اوقات جماع کو حکمت عملیہ اس وقت حرام قرار دیتی ہے جبکہ اس میں ننگ و عار یا کسی بہتر اور مناسب طریقہ کی خلاف ورزی لازم آتی ہو اور ہر گروہ اور ہر زمانے کے عقلمندوں نے طب پر مصلحت کو ترجیح دی ہے اور اس شخص کو جو صحت جسمانی کے حصول کے رغبت میں مصلحت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے قیود کی پابندی نہیں کرتا ہے۔ بدکار۔ ناقص۔ مذموم اور مقبوح قرار دیا ہے۔ اس امر میں ان میں سے کسی کو اختلاف نہیں اور ہم کو پروردگار عالم نے اس سے منع فرمادیا ہے جہاں کہ فرمایا کہ[1] دو شراب اور جوے میں بڑا نقصان ہے اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں لیکن ان دونوں کا ضرر ان کے نفع سے بڑھا ہوا ہے۔ البتہ اس امر کے متعلق عقلمندوں نے اختلاف کیا ہے کہ آیا نشہ آور چیز کا استعمال اس وقت بھی جائز ہوسکتا ہے یا نہیں جبکہ وہ نشہ کی حد تک نہ پہونچے اور اس پر مفاسد مترتب نہ ہوں لیکن حضور اکرم صلعم کی مضبوط شریعت نے جو سیاست امت نیز ہر خرابی کے ذریعوں کے مسدود کرنے اور تحریف کے احتمال کو بھی دور کرنے میں بہترین طریقہ سے کام لیا ہے اس امر کی طرف نظر کیا کہ تھوڑی شراب بہت سی شراب پینے کی طرف آمادہ کرتی ہے اور یہ کہ نفس شراب سے منع کرنے کے بغیر صرف مفاسد اور خرابیوں سے روکنا لوگوں کے لئے نفع بخش نہیں ہوسکتا چنانچہ آتش پرستوں وغیرہ میں جو حالات رونما ہوئے وہ اس پر کافی شاہد ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر تھوڑی شراب کی اجازت کا دروازہ کھولدیا جائے تو سیاست ملیہ اور انتظام مملکت ہرگز قایم نہیں رہ سکتا اسلئے نوعیت شراب ہی کے متعلق خواہ وہ تھوڑی ہو یا بہت ممانعت اور تحریم کا حکم دیا گیا۔ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ[2] پروردگار عالم نے شراب اس کے پینے والے اور پلانے والے۔ اس کے بیچنے والے اور خریدنے والے اس کو نچوڑنے والے۔ اس کے لیجانے والے اور

---

[1] فیھما اثم کبیر و منافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما۔

[2] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ الیہ۔

منگوانے والے سب کو مستحق لعنت اور رحمت الٰہی سے بعید قرار دیا میں کہتا ہوں کہ جب کسی چیز کے حرام اور گمنام ہونے ہی میں مصلحت کا انحصار معین ہو گیا اور اس کے متعلق حکم بھی صادر فرمایا گیا تو یہ امر واجب ہے کہ ہر اس چیز سے منع کیا جائے جس سے اسکی اہمیت پیدا ہوتی ہو اور اس کو لوگوں میں رائج کرتی ہو اور انکو اس پر برانگیختہ کرتی ہو کیوں کہ یہ سب چیزیں مصلحت کو توڑنے والی اور شریعت سے دور کرنے والی ہیں اور نبی صلعم اور صحابہؓ سے اس بارہ میں بہت سی حدیثیں مختلف عبارتوں اور ایسے طریقوں سے مشہور ہیں جن کا احصار دشوار ہے۔ چنانچہ فرمایا حضور اکرم صلعم نے کہ شراب[1] ان دو درختوں یعنے کھجور اور انگور سے بنتی ہے اور اس شخص کے جواب میں جس نے تبع (وہ شراب جو شہد سے بنائی جاتی ہے) اور مزر (وہ شراب جو اہل یمن جوار سے بنایا کرتے تھے) ان کے سوا اور دوسرے قسم کی شرابوں کے[2] متعلق سوال کیا گیا تو جواب میں حضور اکرم نے ارشاد فرایا کہ ہر[3] وہ شراب جو نشہ لانے والی ہو حرام ہے اور فرمایا نبی صلعم نے ہر نشہ لانیوالی چیز شراب ہے اور منشی چیز حرام ہے اور جس چیز کا زیادہ حصہ نشہ لانے والا ہو اس کا تھوڑا حصہ بھی حرام ہے اور جو چیز ایسی ہو جس کا ایک فرق (وہ برتن جسمیں تین صاع کی مقدار سما سکتی ہو) نشہ لائے اس کا چلو بھر یعنے تھوڑا پینا بھی حرام ہے اور جن لوگوں نے شراب کی ممانعت کے متعلق آیت کے نزول کا مشاہدہ بھی کیا ہے ان کا قول ہے کہ جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو اس وقت شراب پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی۔ انگور، چھوارے، گیہوں، جوار، شہد اور خمیر یعنے شراب ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانک لے اور انہیں کا قول ہے کہ شراب اس وقت حرام کی گئی جبکہ انگور کی شراب بہت کم دستیاب ہوتی تھی اور عام شراب گدرے اور پکے کھجوروں کی ہوا کرتی تھی۔ جب شراب کی ممانعت ہوئی تو لوگوں نے گدرے کھجوروں کی شراب کے مٹکے توڑ ڈالے ور قوانین تشریح اور احکام کے نفاذ کا اقتضا بھی یہی ہے کیونکہ انگور کی خصوصیت کے کوئی معنی ہی نہیں ہیں اور بلاشبہ شراب کی حرمت کا باعث یہ ہے کہ وہ عقل کو زائل کرنے والی ہے اس کا تھوڑا حصہ بھی زیادہ پینے پر آمادہ کرتا ہے۔ لہذا مطلق شراب کی حرمت کا اعتقاد رکھنا واجب ہے اور آج کسی شخص کے لئے جائز نہیں ہو سکتا کہ انگور کے سوا دوسری چیزوں سے جو شراب بنائی جائے اور نشہ کی حد سے کمتر استعمال کیجائے تو اس کے حلال کرنے کا قائل ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ کئی صحابہ اور تابعینؒ کے پاس شروع شروع میں حدیث نہیں پہنچی تھی لہذا وہ معذور تھے لیکن جبکہ حدیث مشہور ہو گئی اور معاملہ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا اور یہ حدیث کہ[4] یعنی میری امت میں سے بہت سے لوگ ضرور شراب

---

[1] فقال الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة

[2] واجاب صلعم من سال من البتع والمزر وغيرهما فقال كل شراب اسكر فهو حرام

[3] وقال عليه الصلوٰة والسلام كل مسكر حرام وما اسكر كثيره فقليله حرام وما اسكر منه الفرق فملأ الكف منه حرام ؕ

[4] ليشربن ناس من امتى الخمر يسمونها بغير اسمها ؕ

پئیں گے اور اس کا نام شراب کے سوا اور کچھ رکھیں گے۔ صحت کے درجہ کو پہنچ گئی تو کوئی عذر باقی نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اور تمام مسلمانوں یعنے امن اور سلامتی کی راہ چلنے والوں کو اس سے پناہ میں رکھے۔ اور حضور اکرم صلعم سے کسی شخص نے اس سرکہ کے متعلق جو شراب سے بنایا جاتا ہے دریافت کیا تو حضور نے اس سے منع فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یقیناً میں اس کو دوا کے لئے بناتا ہوں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ[1] وہ دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جبکہ لوگ شراب بنالے پر حریص تھے اور اس کیلئے طرح طرح کے حیلے گھڑتے تھے تو مصلحت اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتی تھی جب تک ہر سال میں اس کی ممانعت کردیجائے تاکہ کسی شخص کے لئے کوئی حیلہ باقی نہ رہ سکے اور حضور اکرم صلعم نے کچے کھجور کے ملانے اور کشمش اور پکے اور چھواروں کے ملانے اور پکے کھجوروں کو ان کھجوروں کے ساتھ جن میں سرخی یا زردی ظاہر ہونی شروع ہو ملا کر استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں راز یہ ہے کہ اس کا ذائقہ بدلنے کے پہلے ہی کھجوروں کے ملانے کی وجہ سے ان میں اسکار یعنے نشہ شروع ہوجاتا ہے اور پینے والا خیال کرتا ہے کہ وہ منشی نہیں حالانکہ وہ نشہ آور ہوتا ہے۔

"خیالات"

جناب بی ین چوبے صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی (عثمانیہ) وکیل ہائیکورٹ

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو
ایک گونہ بے خودی مجھے دن رات چاہئے

ہم کہہ چکے ہیں کہ تحریک ترک مسکرات کامیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انجمن ترک مسکرات عوام کو ان کے مذہبی احکام سے باخبر کرے۔ ونیز جناب صدر نشین صاحب انجمن مفید قانون سازی کے ذریعہ اس وبا کو ملک سے دور کرنے میں کوشاں ہیں۔ آج کل برطانیہ ہند کے بعض صوبوں میں بہت شدت کے ساتھ قانوناً مسکرات کا امتناع ہو رہا ہے لہذا موید و مخالف آراء بہت زور وشور سے اخباروں، رسالوں اور مجالس مقننہ میں اپنے اپنے وجوہ ظاہر کرتے ہیں ان وجوہ پہ غور کرلینا ہمارے لئے بھی مفید ہو گا۔ کیونکہ آخر ہمیں بھی انہیں مسائل سے دوچار ہونا ہے۔

حال ہی میں ڈاکٹر ارنڈیل کا ایک مضمون نظر سے گزرا باوجودیکہ آپ شراب نوشی کے مخالف ہیں آپ نے ایک وجہ اس ضرورت کی تائید میں ظاہر کی ہے۔ آپ کا قول ہے کہ غربا میں منشیات ومسکرات کے استعمال کی وجہ اپنے غیر مساعد ماحول کو

بھول جانے کی بجا خواہش ہے۔ ان میں شدید ضرورت ہے کہ وہ اپنے آرام کو بھول جائیں۔ اور شراب خوری خود فراموشی میں ممد ہوتی ہے۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ بعض اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے تمباکو کے عادی ہوجاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں تاڑی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اور دیگر حالات میں شراب کا کچھ آدمی ادویات کا بھی استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے نظریہ کو ایک لمحہ کیلئے بھی قبول کر لیا جاسکے تو پھر اس خود فراموشی کیلئے مختلف ذرائع خود بخود ذہن میں آئیں گے۔ مثلاً خود قابل مضمون نگار نے تمباکو کا ذکر کیا ہے اس کے آگے ہم پان، چائے اور موسیقی کا ذکر کرسکتے ہیں۔ حیدرآباد میں عام شکایت ہوٹلوں کی کثرت اور ان کے شور و شغف کی سنی جاتی ہے۔ مگر اس امر پر غور نہیں کیا جاتا کہ تھکے ماندے غریب مزدور ایک کپ چائے ایک پان خرید کر ہوٹل میں کچھ دیر اس رکارڈ یا ریڈیو کے پروگرام سے مسرور ہوسکتا ہے جو کچھ دیر کیلئے دنیا اور مافیہا سے اُسے بالکل علحدہ ایک ایسے عالم میں پہونچا دیتا ہے جہاں وہ خوشی کے چند لمحہ گزارنا بھی غنیمت سمجھتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ تاریک زندگیوں میں بھی امید کی شعاعیں پہنچائی جائیں۔ انہیں بتایا جائے کہ زندگی وبال نہیں مصیبت نہیں بلکہ حیات جاودانی کی پیش خیمہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جو طبقہ محض بیکار ہے اسے کسی بھلے کام پر لگایا جائے۔ غریب مزدور کو بھی کچھ تھوڑی فرصت ہوجائے۔ کلب کھولے جائیں۔ تفریح کے سامان مہیا کئے جائیں۔ پارک اور قہوہ خانے اور ہوٹل سلیقہ کے ساتھ جاری کئے جائیں۔

اہل علم اپنا یہ فرض سمجھیں کہ علمی چرچا میں اپنے ان بدنصیب بھائیوں کو دلچسپی پیدا ہوجائے۔ ڈاکٹر ارنڈیل کا قول کہ جب تک ان کی زندگی اتنی معیاری نہ ہوجائے امتناع بذریعہ قانون نہ ہو ہم ایک لمحہ کیلئے بھی قابل قبول نہیں سمجھتے۔
بھگوان کرشن نے جب دوارکا میں مے نوشی کی کثرت پائی تو یہ حکم باواز دھل مشتہر کیا گیا کہ آئندہ سے جو شخص شراب پئے گا اس کے اہل و عیال اور وہ خود اپنی اپنی جان سے ہاتھ دھوئیں گے۔

بلدیہ، آرائش، کوتوالی، آبکاری اور خود انجمن ترک مسکرات مل کر رعایا کی امداد و اعانت سے ان کے خیالات کو تبدیل کرکے اس عظیم مقصد میں کامیاب ہوسکتے ہیں اور جب انجمن کی مساعی سے یہ کلنک دھل جائیگا تو وہ دن ملک کے لئے حیات تازہ کا پیغام ہوگا۔

”مجلس وضع قوانین کے نام اعلیٰحضرت حکیم السیاست کا پیغام“

”رعایا کے تعلیمی اور اخلاقی ارتقا کے مطابق مقننہ کی اصلاح و توسیع“

رائٹ آنریبل سر صدر اعظم بہادر کی تقریر

حیدر آباد - ۱۷ آبان - مجلس وضع قوانین کے ہال میں آج صبح ۱۰ بجے رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی نے ایک اہم تقریر کے ساتھ پیغام شاہی سُنانے کی عزت حاصل کی۔ اس بنا پر آج کا اجلاس مجلس وضع قوانین میں یادگار رہو گا۔ اجلاس میں معزز ارکان کونسل معتمدین، نظار، ارکان عدالت العالیہ، ارکان مجلس وضع قوانین۔ جاگیردار ممتاز وکلاء اور دیگر طبقات کے نمائندے مدعو تھے۔

سر صدر اعظم بہادر نے بزبان اردو معزز اراکین مجلس وضع قوانین کو مخاطب کرتے ہوئے تقریر فرمائی جسکا حاضرین نے تالیوں کی گونج سے خیر مقدم کیا۔ تقریر کے دوران میں بارگاہ اقدس سے سرفراز فرمایا ہوا پیغام پڑھکر سنایا جبکہ حاضرین باادب استادہ تھے۔ (دکن نیوز)

”میری عزیز رعایا کو اس کی فلاح و بہبود کیلئے بارگاہ رب العالمین میں میری طرف سے دلی دُعا۔“

میں نے اپنے فرمان مورخہ ۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۴۳ھ میں صدر اعظم وقت کو ہدایت کی تھی کہ وہ ایسے مواد کی فراہمی کا انتظام کریں جس کی بناء پر میں اپنی رعایا کے تعلیمی اور اخلاقی ارتقاء کے مطابق مقننہ کی اصلاح و توسیع کی تجاویز نافذ کر سکوں۔ اُس وقت سے میں اس مسئلہ کے متعلق پیہم فکر مند رہا ہوں کہ ایک یا چند مجالس کے ذریعہ جو ریاست کے اہم اغراض کی نمائندہ ہوں میری رعایا اور حکومت کے مابین کیونکر اشتراک عمل زیادہ قوی ہو سکتا ہے اور حکومت کے لئے ہر وقت رعایا کی ضرورت اور جذبات معلوم کرنے کے وسائل کیونکر مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ میں نے اس مسئلہ پر اپنے باب حکومت کی رائے طلب کی تھی جسے دیکھکر میرا یہ ارادہ اور بھی مضبوط ہو گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ میرے سال جوبلی کے ختم سے پیشتر اس مسئلہ کے ابتدائی مراحل طے کرنے کا انتظام کر دیا جائے۔ میں نے اس موضوع پر تجاویز کی تشکیل کو باب حکومت کے امور دستوری کی مجلس کے تفویض کر دیا ہے لیکن میں اور میرے وزرا محسوس کرتے ہیں کہ ایک ایسے معاملہ میں جسکا عوام سے اسقدر قریبی تعلق ہے مجلس مذکور کو بڑی سہولت ہوگی اگر منجملہ اور مواد کے سرکاری اور غیر سرکاری افراد کی ایک آزاد اور تجربہ کار جماعت کی سفارشات بھی اوس کے پیش نظر ہیں۔ اس کمیٹی کی رکنیت اور اُس کے فرائض کے متعلق میں نے اپنے تفصیلی احکام صدر اعظم باب حکومت کو دیدئے ہیں جو تمہارے بھی صدر اور آج میری طرف سے تمہیں یہ پیغام سُنا رہے ہیں۔ میری خواہش ہےکہ

یہ کمیٹی اپنا مفوضہ کام جلد سے جلد انجام دے اور اپنی سفارشات میری حکومت کے سامنے اندرون
ششماہ پیش کرے۔ مجھے اطمینان ہے کہ کمیٹی کو اپنی ذمہ داری کا پورا احساس ہوگا اور وہ
اپنے فرائض کی ادائی میں کام کی اہمیت کا پورا لحاظ رکھے گی " السعی منی والاتمام من اللہ "

"حضرت" بندگانعالی کے پیام فصاحت التیام کے بعد نواب ہاشم یار جنگ بہادر معتمد مجلس وضع قوانین
سرکار عالی نے تقریر کرتے ہوئے صدر اعظم بہادر اور دیگر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

کمیٹی

حضرت اقدس و اعلیٰ نے جو کمیٹی مقرر فرمائی ہے وہ حسب ذیل ارکین پر مشتمل ہے :-
(۱) دیوان بہادر آر وامودو آئینگار جن کو بندگانعالی نے صدر نشین نامزد فرمایا ہے اور جن کو بہ حیثیت صدر کے کاسٹنگ ووٹ
دینے کا اختیار ہوگا۔
(۲) غلام محمود قریشی صاحب، ناظم آبکاری
(۳) پروفیسر قادر حسین خان صاحب، پروفیسر نظام کالج
(۴) کاشی ناتھ راؤ ویدیا صاحب، وکیل
(۵) میر اکبر علی خان صاحب، بیرسٹر

اس کمیٹی کے معتمد سید یوسف علی صاحب نائب معتمد تعمیرات مقرر کئے گئے ہیں۔ کمیٹی کے تین ارکین جن میں صدر نشین شامل
ہیں غیر سرکاری افراد ہیں اور سرکاری ارکین صرف دو ہیں۔ جو مسئلہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے۔ اس کی ذیل میں وضاحت کیجاتی ہے:-
"ملک کے مختلف اغراض اور حکومت کے مابین زیادہ موثر اشتراک عمل کے لیے متبادل طریقوں کی تحقیق کرنا اور اون کے متعلق سفارشات
پیش کرنا جو ریاست کے حالات اور ضرورت کے مدنظر موزوں اور قابل عمل ہوں اور جن سے حکومت رعایا کی ضروریات اور جذبات
سے ہمیشہ واقف رہ سکے" مسئلہ کی یہ تعریف عمداً وسیع رکھی گئی ہے تاکہ کمیٹی اُسی تناسب کے ساتھ اپنے دائرہ تحقیق کو بھی وسیع
رکھ سکے۔ کمیٹی کی رپورٹ راز میں رکھی جائے گی اور گو حکومت سرکار عالی قبل از قبل اپنے کو اس کی تجاویز کے قبول کرنے کے متعلق
پابند نہیں کر سکتی لیکن اُن پر ہمدردانہ غور کرنے کا یقین دلاتی ہے۔

افیون کے استعمال سے ہلاکت | حیدرآباد - ماہ گزشتہ ایک سولہ سالہ نوجوان نے چورن کے دھوکہ میں افیون کھالی جس کو فوراً رجوع دواخانہ عثمانیہ کیا گیا جہاں وہ فوت ہوگیا ۔

سیندھی کے استعمال سے لوگ مر رہے ہیں | تقریباً ایک ماہ سے ضلع نلگنڈہ میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے کہ ہیضہ پھوٹ پڑا ہے اب تک ۴۰ اموات واقع ہوئی ہیں ۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ ہیضہ نہیں بلکہ سیندھی کے استعمال سے لوگ مر رہے ہیں سیندھی میں کلال ایسی نشہ آور اشیاء شامل کر دیتے ہیں جو پینے والوں کے حق میں مہلک ثابت ہوتی ہے ۔ مرنے والوں میں زیادہ تعداد غریب دھیڑ چماروں کی ہے ۔

میجک لنٹرن لکچر | حیدرآباد - آبان - صدر معلمہ اسٹانلی گرلز ہائی اسکول کی خواہش پر منجانب صدر انجمن "ترک مسکرات" مسٹر مانک راؤ نے بزبان تلنگی "میجک لنٹرن" لکچر دیا جس میں تلگو داں اصحاب کی کثیر تعداد شریک تھی ۔

ڈرامہ | حیدرآباد - آبان - صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے آندھرا مترا منڈلی نے ایک ڈرامہ "مدھو سیوا" (بزبان تلگو) ریڈی ہاسٹل لکچر ہال میں اسٹیج کیا جس میں استعمال مسکرات کے برے نتائج پیش کئے گئے راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او بی ای اسپیشل افسر صرفخاص مبارک نے صدارت فرمائی راجہ بہادر نے مختصر تقریر کرتے ہوئے نصیحت کی کہ عوام کو شراب سیندھی تمباکو اور دیگر منشیات قطعی طور پر ترک کر دینا چاہئے تاکہ وہ اپنی اچھی صحت اور خوشحالی سے ملک کی خدمت کر سکیں ۔ ورنہ ان کے استعمال سے برے نتائج نکلتے ہیں جیسا کہ اس ڈرامہ میں بتایا گیا ہے ۔ تقریباً ½ ۲ بجے ڈرامہ ختم ہوا ۔

عرس | عرس کوہ شریف کے سلسلہ میں زیر اہتمام صدر انجمن ترک مسکرات ۱۹ ر آبان کی رات میں بمقام مولا علی اور ۲۰ آبان کی شام نلگم پلی میں مسٹر مانک راؤ نے میجک لیانٹرن لکچر دے ۔ اس موقع پر صدر انجمن کی شاخ (حلقہ نمبر ۱۶) ینگ منس کا لیکچر یونین کی جانب سے سری جنرگیت روورس ٹروپ نے کافی امداد کی ۔

یکم اکتوبر ۳۷ئہ سے ضلع سیلم میں دوکانات سیندھی و شراب بند کردی جائیں گی۔
اس اسکیم سے حکومت کی آمدنی میں ۲۶ لاکھ کی کمی ہوگی مگر سیلم کی غریب رعایا کو ایک کروڑ کی بچت ہوگی

(آنریبل وزیر اعظم مدراس کا اعلان)

مدراس۔ ۴ ستمبر۔ موازنہ مالیہ بابتہ ۳۹ئہ کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آنریبل وزیر اعظم مدراس نے فرمایا کہ سیندھی شراب اور دیگر منشیات کو ہم نے متروک ٹھیرایا ہے لہذا ہم کو اپنا کام بہت جلد آغاز کردینا ہے یکم اکٹوبر سے ضلع سیلم کے دوکانات سیندھی و شراب بند کردی جائیں گی۔ یوں تو اس سررشتہ سے اب تک کافی آمدنی حاصل ہوتی رہی لیکن اب نئی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا۔ اور اس سے زندگی بسر کرنے والے بیروزگار ہوجائیں تو انہیں روزی مہیا کرنی ہے۔ چونکہ سارے اضلاع میں یکلخت ترک مسکرات کا عملدرآمد ممکن نہیں اسلئے پہلے ایک ضلع سیلم جو میرا آبائی ضلع ہے دیگر حضرات کی رضامندی کے ساتھ منتخب کیا گیا ہے۔
آنریبل وزیر اعظم نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ یہ کام ہوکر رہے گا رعایا کے خاندانوں کو تباہ کرنے والی اس بری عادت کی اعانت حکومت کرنا نہیں چاہتی ضلع سیلم میں جاری کی ہوئی اسکیم سے حکومت کی آمدنی میں ۲۶ لاکھ کی کمی ہوگی مگر دوسری طرف اس ضلع کی غریب رعایا کو ایک کروڑ کی بچت ہوگی۔

"قطعی ترک مسکرات ہمارا منزل مقصود ہے"

آنریبل وزیر مالیہ صوبہ متوسط کی تقریر

صوبہ متوسط۔ مباحثہ موازنہ کے موقعہ پر مخالف جماعت کے لیڈر راؤ صاحب ڈی۔ ڈی راجورکر اور دیگر ارکان کو جواب دیتے ہوئے آنریبل وزیر مالیہ صوبہ متوسط نے ایک بسیط تقریر فرمائی دوران تقریر میں ترک مسکرات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ قطعی ترک مسکرات ہمارا منزل مقصود ہے۔ اور اس منزل مقصود کو پہنچنے کے لئے ہم نے تہیہ کرلیا ہے۔

قواعد و ضوابط
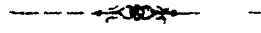
(۱) انجمن ترک مسکرات کا یہ رسالہ ہر ماہ فصلی کے [illegible] میں شائع ہوا کرے گا

(۲) اس رسالہ میں ایسے مضامین افسانے ڈرامے شائع ہوا کریں گے جو ترک مسکرات یا عام اخلاق سے متعلق ہوں گے۔ بچوں کیلئے بھی ایک خاص حصہ علاحدہ مضمون ہوا کرے گا۔

(۳) جو صاحب مضامین اشاعت کی غرض سے روانہ فرمائیں خط بہت صاف ہونا چاہئے۔

(۴) سالانہ قیمت صرف ایک روپیہ چار آنے رکھی گئی ہے فی پرچہ ۲؍ ہوگا۔

(۵) ترسیل زر و مضامین و رجوعِ خط و کتابت جناب صدر نشین صاحب انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کے نام کی جائے اگر جواب کی ضرورت ہو تو ٹکٹ روانہ کیا جائے۔

مطبوعہ

شمس المطابع مشین پریس نظام شاہی روڈ

(حیدرآباد دکن)

رجسٹرڈ سرکار آصفیہ ۱۵۱

جلد (۳) نمبر (۲)

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا

پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

بہمن ۱۳۴۸ف دسمبر ۱۹۳۸ء

باہتمام صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر آرمدو آئینگار صاحب ایم. بی ای ایڈوکیٹ

ارکان

جناب نواب بہادر یار جنگ بہادر

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب او بی ای

جناب راجہ بہادر جسٹس وشویشور ناتھ صاحب

جناب سی سی پال او بی ای ڈپٹی چیف انجنیر

جناب مسٹر ریونڈ الف ای سیاکٹ ویسلین مشن سکندرآباد

جناب نواب یسین جنگ بہادر

فہرست مضامین

سنہری باتیں

تمام نشیلی اشیاء کے استعمال کی ممانعت ہے

آپس تممبہ سوترم

مے نوشی کی ابتدا معمولی شوق سے ہوتی ہے۔

جے تیخ۔ جویل

الکحل کے استعمال کے لئے حقیقت میں کسی مقدار کا وجود ہی نہیں ہے۔

سر دکرٹ ہارسلی

شراب خواری

ریورنڈ رابرٹ گارڈنر اسبق

میں تم سے پوچھتا ہوں مے پرستو۔ دو جواب اس کا
تھرکنا ناچنا گنا اسی کو لطف سمجھے ہو
کوئی ہو ان میں ہندو یا مسلمان یا کہ عیسائی
خدا کے واسطے جانیں بچاؤ اس سے باز آؤ
ابھی زر پاس تھا جاگیر تھی عزت تھی سب کچھ تھا
زیادہ مفلسوں کی قابل افسوس حالت ہے
پتیلی آج غائب ہے رکابی کل ندارد ہے
مجھکو سجدے میں میرے ساتھ خالق سے دعا مانگو
اٹھی جلد تر اس سے زمانہ بھر کو نفرت ہو

کوئی مجلس ہے جس میں عزت میخوار ہوتی ہے
جسے تم لطف سمجھے ہو خدا کی مار ہوتی ہے
سبھوں کی ایک ہی حالت میں جان زار ہوتی ہے
تمھیں برباد کر دے گی یہہ وہ مکّار ہوتی ہے
بنے قلّاش پی کر یہ خدا کی مار ہوتی ہے
جسے سن کر سنا رن غم جگر کے پار ہوتی ہے
توے کی بکری پھر پر سوں سر بازار ہوتی ہے
کہ وہ توبہ کہ یہ اس کے لئے درکار ہوتی ہے
ترے بندے بہت ہیں جن کی مٹی خوار ہوتی ہے

مولوی اعجاز حسین صاحب ایڈوکیٹ عدالت العالیہ

ایک دفعہ مہدی باللہ بغداد کے بادشاہ اور ایک مقدس بزرگ سے شراب کے حرام ہونے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بادشاہ نے کہا کہ کیا قرآن شریف میں شراب کے حرام ہونے کے متعلق کوئی نص صریح ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ شراب پینے کی ممانعت ہے۔ مگر کوئی نص صریح حرام ہونے کی نہیں ہے۔ اس مقدس بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ شراب کے حرام ہونے کے متعلق قرآن شریف میں نص صریح موجود ہے۔ پہلی آیت جو شراب کی ممانعت میں نازل ہوئی وہ یہ ہے۔ قول اللہ عزوجل وَیَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْهِمَا اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا۔ ظاہر ہے کہ شراب پینے کو بھی اثم کبیر کے الفاظ سے ذکر فرمایا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ارتکاب اثم کبیر کا حرام اس آیت کے نزول کے بعد شراب کی ممانعت میں دوسری آیت نزول اجلال ہوئی وہ یہ ہے۔ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ یہ آیت پہلی آیت سے شراب کے حرام ہونے میں زیادہ شدید ہے۔ اس میں شراب کے لئے رجس کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اور وہ بھی عمل شیطان کا رجس استعمال ہوا ہے۔ اس آیت کے بعد ممانعت شراب میں اور زیادہ شدید تیسری آیت نازل ہوئی ہے جس میں اس امر کا اظہار ہے کہ اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاۤءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ اس کے بعد ایک اور آیت بھی ہے جس میں خمر کو بلفظ "الاثم" ذکر کیا ہے اور یہ وہی اثم ہے جس کا ذکر پہلے مرتبہ کی آیت میں "اثمہما کبیر" فرمایا ہے۔ قول تعالیٰ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ۔ مگر میں اس توقع سے تیسری آیت پر بحث کروں گا اور عرض کروں گا کہ قانون قدرت سے ثابت ہوتا ہے کہ شراب ہی عادۃ الناس

میں عداوت اور دشمنی پیدا کرنے کی باعث ہوئی ہے۔ اگر شراب نہ پی جائے۔ اور ایک لخت ترک کر دی جائے تو کبھی قوموں میں باہمی دشمنی اور عداوت پیدا نہو۔ شراب ہی بدامنی۔ باہم بے اطمینانی بے اعتباری۔ بد دلی۔ اور دشمنی پیدا کرتی ہے۔ یہی ام الخبائث تمام بداخلاقیوں کی باعث ہے۔ دنیا سے بداخلاقیاں۔ دور ہوجائیں۔ باہمی رنجشیں اور عداوت اور بغض کے اسباب دور ہوجائیں اگر شراب کا پینا ترک کر دیا جائے۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انگور یا خرما۔ یا گیہوں یا کوئی شیریں عصارہ یا عرق یا پانی کی صورت میں حرام نہیں کیا گیا۔ بلکہ قانون قدرت کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ اس قسم کے عرق کے تناول سے جو بداثرات پیدا ہوتے ہیں اور ان بداثرات سے جو امن سوز اور باعث فساد افعال سرزد ہوتے ہیں وہ حرام ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ قال اِنَّ اللّٰہَ تبارک تعالیٰ لم یحرم الخمر لاسمھا ولاکن حرمھا لعاقبتھا فما فعل فعل الخمر فھو خمر۔ یعنے انگور کا عصارہ یا عرق حقیقت میں حرام نہیں ہے۔ بلکہ اس عرق کے استعمال سے جو اثرات بد مترتب ہوتے ہیں اور افعال بد سرزد ہوتے ہیں وہ افعال حرام ہیں۔ جن کا ذکر قانون قدرت نے اس طرح سے کیا ہے۔ کہ اس کے پینے سے عداوت اور دشمنی تم میں واقع ہوتی ہے اس سے اجتناب کرو۔ اب معلوم ہوا کہ قانون قدرت میں بین الناس عداوت اور دشمنی کو حرام کرنے کی غرض سے شراب حرام کی ہے۔ وگرنہ نفس شراب ممنوع قرار دینے کی چیز نہیں ہے۔ اگر اس سے باہم دشمنی اور عداوت اور نفرت اور مخالفت نہ پیدا ہو یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شراب کے پینے سے دشمنی اور عداوت اور بغض و نفرت کا پیدا ہونا لازمات سے ہے اور سبب اس کا یہ ہے کہ جو بہترین شئے قدرت نے انسان کو عطا کی ہے اور جو کسی دوسری مخلوق کو عطا نہیں کی وہ اس کے استعمال سے زائل ہوجاتی ہے۔ اس نفیس ترین شئے کا نام عقل ہے۔ شراب کے پینے سے عقل باقی نہیں رہتی۔ اور عقل کے باقی نہ رہنے سے انسان کسی فعل کی اچھائی و برائی میں تمیز نہیں کرسکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے استعمال سے عداوت اور دشمنی پیدا ہوجاتی ہے۔ غرض جو شئے قیمتی انسان میں ہے وہ عقل ہے عقل نہیں ہے تو انسان انسان نہیں ہے اس مقام پر ایک واقعہ کا بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ روایت ہے کہ ایک مرتبہ جناب آدم کے پاس ایک فرشتہ تین نفیس چیزیں آسمان سے لے کے حاضر ہوا اور کہا کہ اے آدم جناب باری کا ارشاد ہے کہ ان تینوں چیزوں میں سے ایک چیز جو آپ پسند فرمائیں

اپنے پاس رکھ لیں اور دو واپس کردیں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ عقل حیا۔ دین۔ اگر غور کیا جائے
تو دنیا میں انسان کی فضیلت اور شرافت کے لئے یہی تین چیزیں ہیں جس سے اس کی فضیلت
اور شرافت تمام مکونات عالم پر قائم ہوتی ہے حضرت آدم بڑی دیر تک سوچتے رہے۔ اور
غور کرتے رہے کہ یہ تینوں چیزیں خوبیوں میں نفاست میں اپنی اپنی جگہ بے مثل اور بے نظیر ہیں
میں ایک کو دوسرے پر کیوں کر ترجیح دوں۔ ہر شئے کی خوبیاں اپنی جگہ پر بے حد و پایاں ہیں
بڑی دیر تک حیران رہے۔ اور ہر ہر شئے کی خوبی اور حسن و جمال کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور
اس ہی پش و پیش میں رہے کہ ان نفائس اشیاء میں کس کو پسند کروں اور کس کو پسند نہ کروں اور
واپس کروں۔ دین اپنی جگہ نہایت قیمتی نہایت دل کش نہایت مفید ہے۔ حیا اپنی دلکشی و
جمال میں یکتا ہے۔ عقل اس کا کیا کہنا وہ قدرتی خوبی حسن اور لطافت سے مالا مال ہے۔ غور کرتے
کرتے آخر کو جناب آدم نے عقل کو چن لیا۔ اور کہا کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ دین اور حیا کو واپس
کروں۔ مگر کیا کروں حکم ربّانی ہے کہ ان ہر سہ اشیاء میں سے ایک شئے کو منتخب کر لوں۔ دو کو
واپس کروں۔ حالانکہ یہ سہ نفائس اشیاء اپنی اپنی جگہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کے لائق
نہیں ہیں۔ اس وقت فرشتہ نے دین اور حیا سے کہا کہ عقل کو تو جناب آدم نے پسند فرما لیا
ہے۔ اور اپنے پاس رکھ لیا ہے اب تم دونوں میرے ہمراہ واپس چلو۔ اس وقت حیا اور
دین نے کہا کہ ہم تو عقل کے ساتھ ہیں گے۔ کیونکہ جناب باری نے ہم سے کہا ہے کہ جہاں عقل رہے
تم دونوں اس کے ساتھ رہو۔ ہم قدرت کے حکم کی بناء پر عقل سے جدا نہیں ہو سکتے۔ آپ جائے
اور ہم کو یہیں چھوڑ جائے۔ چنانچہ وہ فرشتہ مجبور ہوا۔ اور چلا گیا۔ اس طرح سے عقل کے ساتھ حیا اور
دین جزو لاینفک کی طرح ساتھ رہے۔ یہ بنت العنب جس کے گلے کا ہار ہوتی ہے۔ سب سے
پہلے اس شخص کو نشہ دے کے عقل لے لیتی ہے بے عقل کر دیتی ہے۔ ادھر عقل اس سے دور
ہوئی اور بے عقل ہوا ساتھ ہی اس کے حیا رخصت ہوئی اور وہ بے حیا ہوگیا۔ دین تنہا
کہاں رہتا ہے۔ وہ بھی عقل کے ساتھ ہے۔ اب یہ بے دین بے حیا بے عقل باہم لڑتے جھگڑتے
دشمنی کرتے اور بلا وجہ عداوت مول لینے پر تل جاتا ہے۔ اس کے دل میں دماغ میں بد
بدن جو عقل ہے وہ ہے نہیں اب اس شخص کے افعال اور حرکات کیونکر معتدل اور پرامن
رہ سکتے ہیں۔ جسم ملک بے بادشاہ کے رہ جاتا ہے۔ اس ہی وجہ سے لڑنا جھگڑنا باہم دشمنی
کرنا عداوت مول لینا بغض و مخالفت سے کام کرنا اس کا وطیرہ ہو جاتا ہے اس ہی سبب سے

قانون قدرت نے بمرتبۂ ثالث ظاہر کر دیا کہ شیطان تم میں عداوت اور بغض شراب پلا کے پیدا کر دیتا ہے۔ اس سے بچو۔ اور شیطان کے داؤں اور پیچ سے ہوشیار رہو۔

غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں کوئی قوم اور ملت ایسی نہیں ہے جس میں شراب پینے کی اجازت ہو۔ دنیا کی ہر قوموں نے شراب پینا ناجائز قرار دیا ہے۔ اس لئے شراب کی عادت کو دور کرنے کے لئے ہر قوم وملت کو متحد ہو کر کوشش کرنا چاہئے۔ اور یہ متحدہ کوشش جہاں کہیں کامیاب ہوگی وہاں سے قوموں کی باہمی دشمنی۔ بغض عداوت ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے گی اور دنیا میں رہنے والا خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو کبھی باہم نہیں لڑے گا لارڈ کرزن نے معاہدہ توران کے مرتب ہوتے وقت اپنی تقریر میں ایک فقرہ کیا اچھا کہا تھا جو مجھ کو اب تک یاد ہے۔

"لڑائی کی ابتدا تو ایک بیوقوف سے بیوقوف شخص سہولت کے ساتھ پیدا کر سکتا ہے۔ مگر لڑائی کی بات کو خوبی کے ساتھ سلجھانا اور مٹانا عاقل کا کام ہے۔ وہ مشکل ہے۔ جب تک عقل سلیم وفہم مستقیم نہ ہو۔ مگر شراب پینے سے عقل باقی ہی نہیں رہتی۔ اگر دنیا کو امن وآمان پسند ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ دنیا میں جب تک امن وآمان ہے تب تک دنیا اس قابل ہے کہ اس میں زندگی بسر کی جائے وگرنہ دنیا اس قابل نہیں ہے کہ اس میں گزر کی جائے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اہل دنیا کو مل کر اور باہم متحد ہو کر اس مخرب عقل اور امن سوز عام دشمن کو جس کا نام نامی شراب ہے دنیا سے دور کرنا چاہئے"۔

اس کا کیا اثر دل ودماغ پر پڑتا ہے وہ تو فوری ظاہر ہو جاتا ہے کہ شراب کا پینے والا آپے میں نہیں رہتا۔ جو نہیں چاہئے وہ بکتا ہے جو نہ کرنا چاہئے وہ کرتا ہے۔ اس کا اثر اس کی عام صحت اس کی زندگی کے حالات پر جس قدر گراں اور ثقیل ہوتا ہے۔ وہ اس کو تباہ وبرباد کر کے رہتا ہے۔ اس کا اثر نہ صرف اس کی ذات تک محدود رہتا ہے۔ بلکہ اس کا بد سے بد اثر اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد پر توریثاً منتقل ہو جاتا ہے۔ اس سے نسلیں برباد ہوتی ہیں۔ قومیں تباہ ہوتی ہیں۔ بُرے سے بُرے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ قدرت نے راست کسی شئے میں نشہ پیدا نہیں کیا ہے

تاوقتیکہ وہ شئے سڑ نہ جائے اور سڑنے سے اس میں خمیر نہ پیدا ہو نشہ اس شئے کی ترتیب اصلی اور اعتدال حقیقی میں جو قدرتی ہوتا ہے فساد پیدا ہونے کے بعد ہوتا ہے اس لئے ہر نشی شئے کے خمیر میں فساد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے پینے والے بھی فتنہ و فساد کے باعث ہوتے ہیں۔

نشہ اور اس کا بدل

مسٹر بی ین چوبے۔ بی۔اے۔ یل۔یل۔بی۔ وکیل ہائیکورٹ

"ایم را ملا ای کنڈا ایند وکو تچنا ڈ را"۔ یہ وہ الفاظ تھے جن سے ایک عہدیدار آبکاری نے ایک غریب جاہل کو مخاطب فرمایا۔ اور جہاں تک معلوم ہو سکا اس کا مفہوم یہ تھا کہ یہی آدمی اب دوسری مرتبہ ایک بہت بڑا گھڑا سیندھی سے بھرا ہوا اپنے مکان لایا تھا۔ اور اس طرح قانون احکام جاریہ کی خلاف ورزی کا موجب ہوا تھا۔ اور اس سے استفسار کیا جا رہا تھا کہ مکرر وہ اس فعل کا مرتکب کیوں ہوا۔ جواب جس قدر سادہ تھا اتنا ہی پریشان کن۔ پہلے آدمی کی صورت کو غور سے دیکھ لیجئے۔ ایک دبلا پتلا آدمی ہے۔ سیاہ فام۔ آنکھیں گہری چہرہ سے عمر کے آثار ہویدا۔ جسم پر بجز ایک دھوتی اور شملہ کے کوئی لباس نہ تھا مجرم عادی نہ تھا بلکہ یوں کہئے کہ بجز اس کے اور کوئی امر نہ تھا۔ جو اسے کسی عمل پر مائل کرے جو خلاف احکام نافذہ ہو۔ اس سے کوئی اخلاقی کمزوری بھی ظاہر نہیں ہوئی تھی البتہ چند مرتبہ اپنے بچوں اور زوجہ سے جو برتاؤ کیا تھا اس سے پڑوسی شاکی تھے۔

جواباً وہ بتلاتا ہے کہ تین روز سے اسے نان شبینہ تک میسر نہیں آئی۔ اور آج وہ مجبور ہو کر ایک گھڑا کلو سے اپنا غم غلط کرنا چاہتا ہے۔

مے سے غرض نشاط ہے کس روسیہ کو اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہئے

پی کر دنیا و مافیہا کے جھگڑے بھول جاتا ہے اپنے اور پرائے کا خیال چلا جاتا ہے۔ اپنی ہستی کو فراموش کر دیتا ہے۔ آج رنج زیادہ ہے تو وہ زیادہ پینا چاہتا ہے۔

ع ۔ بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا ہے

ہمیں نہیں معلوم کہ اس خاص معاملہ میں پھر کیا ہوا اور نہ اس معاملے سے کوئی خاص دلچسپی ہی کسی کو ہو سکتی ہے بجز اس کے کہ ان وجوہ پر غور کرے جو اس کے اس فعل کا باعث ہوئے اور ان کو دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کرے۔ خود اس کے اقبال سے واضح ہوتا تھا کہ فی نفسہ اچھا نہیں سمجھتا مگر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔

کچھ تو ان لوگوں کی زندگی ان کے لئے مشکل ہوتی ہے اور وہ زبان حال سے شکایت کرتے پائے جاتے ہیں کہ۔

کیوں دئیے ہیں تو نے قسام ازل رنج لاکھوں ایک جی کے واسطے

دوسرے غم غلط کرنیکا ذریعہ۔ آسان ذریعہ۔ سستا ذریعہ جو ہمیشہ ان کے پیش نظر رہے وہ یہ مخرب اخلاق اور مذموم ذریعہ ہے۔ تیسرے وقت گذاری کا بھی کوئی شغل چاہئے۔ اور کہیں وہ ایسا مشغلہ ہو جس سے کچھ دیر کے لئے انسان بھوک پیاس سے بے نیاز ہو جائے۔ دنیا کے آلام سے دور ہو جانے تو پھر اس کے اختیار کرنے میں دیر کیوں۔

انجمن ترک مسکرات کی جانب سے بعض مقامات پر کھیل گھر قائم ہونے والے ہیں اور آرائش بلدہ کی جدید عمارات اس شرط سے انجمن کے زیر نگرانی آنے والی ہیں کہ ان میں رہنے لینے والے کرایہ دار ایسے جو پینے پلانے سے تائب ہو چکے ہوں۔ یہ دونوں اسکیم نہایت مبارک ہیں اور جتنی جلد روبہ عمل لائی جائیں بہتر۔ مگر ساتھ ہی کمزوری کا شکار ہونے والے صدہا لغزشوں سے بچ جائیں اگر انہیں اپنی تکمیل ہوس کا موقعہ نہ ملے۔ اس سلسلہ میں کیا ہی بہتر ہو کہ تمام شراب خانے سیندھی خانے اور افیون گانجے کی دوکانیں کسی ایک مرکزی مقام پر قائم کی جائیں اور یہ اشیاء وہاں سے فروخت کی جائیں۔ جہاں انجمن کی جانب سے نگرانی اور چوکسی رہے اور پھر خلاف ورزی قانون کا انسداد کوتوالی کرے۔ یا کم سے کم یہ کیا جائے کہ ہر گلی کوچہ سے ان اڈوں کو اٹھا کر مناسب و موزوں مقامات پر قائم کیا جائے جیسی کہ گذشتہ عثمانیہ بلدی کانفرنس کی تحریک تھی۔ جو کہ معززین کمیٹی ترک مسکرات کے زیر صدارت منعقد ہوئی تھی۔

(٥)

رباعی
مولوی غلام یٰسین خان صاحب قائم خانی

پہلا شراب کار

مترجمہ محمد یونس صاحب سلیم (عثمانیہ)

(بسلسلۂ گزشتہ)

ایکٹ پانچواں

(جھونپڑی کے اندر مزدور اکیلا ہے اس کے سینگ اور کھر دکھائی دیتے ہیں)

مزدور۔ (آپ ہی آپ) غلہ تو اتنا ہے کہ رکھنے کے لئے جگہ بھی نہیں ہے اور تو اور کسان کے منہ کو اس کا مزا بھی لگ چکا ہے۔ شراب کھینچکر ایک پیالہ میں نے الگ رکھ ہی لیا ہے لیکن اب آئندہ سے مفت نوازیاں نہ ہوں گی۔ جس کسی کو الو بنا کر کچھ اینٹھنا ہوگا بس اسی کے ساتھ یہ ضیافتیں مخصوص ہوں گی۔ چنانچہ آج بھی بندہ درگاہ نے کسان کو پٹی پڑھائی ہے۔ کہ گاؤں کے پنچوں کو دعوت دے اور ان سے درخواست کرے۔ کہ اس کے اور اس کے دادا کے درمیان تقسیم جائداد کا جو جھگڑا ہے۔ اس کا تصفیہ کچھ اس طرح کیا جائے کہ کسان کو سب کچھ مل جائے۔ اور بڈھے کے ہاتھ کچھ نہ لگے میرے تین سال آج پورے ہو گئے اور میرا کام بھی ختم ہو گیا۔ اب سردار آ کر جس وقت چاہے جانچ کر سکتا ہے۔ اب مجھے اس کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے گا۔

(سردار زمین سے نکل کر ظاہر ہوتا ہے)

سردار۔ کہو مدت تو ختم ہو چکی۔ تم نے اپنے قصور کی تلافی کی کہ نہیں۔ میں نے کہا بھی تھا کہ میں خود بہ نفس نفیس تمہارے کام کی جانچ پڑتال کرونگا کہو کسان کو اچھی طرح سے گھیر لیا نا!

مزدور۔ خوب اچھی طرح سے۔ آپ بچشم خود ملاحظہ بھی کر لیجئے آج محض سربرآوردہ کسانوں کا یہاں جماؤ ہے۔ آپ اس تنور میں چھپ جائیے اور دیکھیے کہ وہ لوگ کیا کرتے ہیں

آپ کو پورا اطمینان ہو جائے گا۔

سردار۔ (تنور میں چھپ جاتا ہے) اچھا دیکھیں گے)۔

(کسان اور چار بوڑھے آدمی مختلف سمتوں سے داخل ہوتے ہیں بیوی ان کے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ اور ایک کپڑا بچھا دیتی ہے۔ سب لوگ اس پر حلقہ باندہ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ کسان اور پنچوں سے صاحب سلامت ہوتی ہے)

پہلا پنچ۔ کیوں جی تم نے کافی شربت کا انتظام کر لیا ہے۔

مزدور۔ جی ہاں۔ ہم نے صرف ضرورت کے موافق تیار کیا ہے تاکہ ایسی نایاب چیز مفت ضائع نہ ہو۔

دوسرا پنچ۔ تاؤ تو اچھا آیا ہے۔

مزدور۔ پہلی مرتبہ سے بہت اچھا۔

دوسرا پنچ۔ لیکن تم نے اس کا بنانا کہاں سے سیکھا۔

مزدور۔ جوئندہ یابندہ۔ تمام دنیا چھان ماری تو یہ دولت ہاتھ لگی۔

تیسرا پنچ۔ ہاں ہاں تم بڑے ہوشیار آدمی ہو۔

کسان۔ شوق فرمائیے۔

بیوی۔ (ایک بوتل اٹھا کر گلاس بھرتی ہے) لیجئے دیر کیا ہے۔

پہلا پنچ (پیتا ہے) شکریہ۔ واہ بڑے مزے کا ہے یہ تو بڑی تیزی سے آدمی کے جوڑوں میں دوڑنے لگتا ہے یہ ہے البتہ ایک عمدہ شربت۔

(باقی تینوں پنچ بھی پیتے ہیں۔ سردار تنور سے نکلتا ہے)

(مزدور جا کر اس کے پاس کھڑا ہو جاتا ہے)

مزدور۔ (سردار سے) دیکھئے اب کیا ہوتا ہے۔ میں اس عورت کو اپنے پیر سے دھکا دیدو نگا اور وہ تمام عرق گرا دے گی پچھلی مرتبہ کسان نے روٹی کے ٹکڑے کے لئے اف تک نہ کی تھی مگر اب کے دیکھئے کہ یہ ایک گلاس کتنا اودہم مچاتا ہے۔

کسان۔ (بیوی سے) ہاں پیاری ذرا بھر بھر کر سب کو پلاؤ تو پہلے ہمارے دوستوں کو پھر اس مزدور کو بھی۔

(بیوی ایک گلاس بھرتی ہے اور اس حلقہ بھر کا چکر لگاتی ہے)۔

(مزدور اس کو دھکا دیتا ہے جس سے وہ لڑکھڑا جاتی ہے اور گلاس ہاتھ سے
(چھوٹ جاتا ہے)

بیوی۔ خدا خیر کرے میں نے اس کو گرا دیا (مزدور سے) بھلے مانس تجھے میرے راستہ ہی میں آنا ضرور تھا۔ گھوسٹ کہیں کا۔

کسان۔ (بیوی سے) عجب گھامڑ عورت ہے۔ اپنے بھونڈے ہاتھوں کو قصور وار نہیں ٹھیراتی۔ الٹی صلواتیں دوسروں کو سناتی ہے۔ دیکھ تو کیسی نایاب چیز خاک میں ملا دی۔

بیوی۔ میں نے جان کر تھوڑا ہی کیا۔

کسان۔ ہاں جان کر نہیں تو کیا۔ ٹھیر میں ابھی اٹھ کر بتاتا ہوں کہ شربت گرا دینے کا کیا مزا ہوتا ہے۔ (مزدور سے) اور تو بھی بڑا پاجی ہے۔ تو نے اس کو ... دھکا دیا مردود۔ تو یہاں کیوں کھڑا ہے۔ خبیث کے بچے دور ہو میری نگاہوں سے۔

(بیوی پھر گلاس بھر کر سب کو دیتی ہے)

مزدور۔ (تنور میں سردار کے پاس جا کر) دیکھا آپ نے اس کی رہی سہی روٹی جب غائب کر دی گئی تھی تو اس موذی کے منہ سے کچھ نہ پھوٹتا تھا، اور اب ایک گلاس شراب ضائع ہوئی کہ بیوی کو مارنے پر بھی تل گیا اور مجھے بھی آپ کا ہمسر بنا دیا۔ یعنی خبیث کا بچہ

سردار شاباش! آفرین! میں تمہاری کارگزاری سے مطمئن ہوں۔

مزدور۔ ذرا دیر اور ٹھیر جائیے! یہ بوتل تو خالی ہو جانے دیجئے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ابھی تو آپ دوسرے محض میٹھی میٹھی باتیں کر رہے ہیں لیکن ابھی کچھ دیر سے ایک دوسرے کے خلاف مردانہ عمل کا ایسا جال بچھائیں گے، کہ لومڑی بھی ان کے آگے سر ٹیک دے۔

کسان۔ دوستو میرے معاملہ میں تم لوگوں کی کیا صلاح ہے۔ عرصہ سے میرا دادا میری سنگت میں رہتا ہے۔ اور ایک زمانے سے میں اس کے روٹی کپڑے کا بوجھ اٹھاتا ہوں اب وہ میرے چچا کے پاس چلا گیا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ جائداد سے اپنا حصہ لیکر چچا کے نام لکھدے۔ اب آپ ہی ولی کوئی آیا ٹوکریں بغیر آپ کے کوئی کام نہیں چل سکتا۔ گاؤں میں کوئی بھی آپ کے فیصلہ پر چوں نہیں کر سکتا ایسے ایسے لائق اور قابل لوگ اکٹھے ہیں جن کے سامنے میں انصاف طلب کرتا ہوں۔ (پہلے پنچ کی طرف اشارہ کر کے) آپ کی لیاقت کی دنیا تعریف کرتی ہے کہ آپ ہم سب سے

زیادہ قابل اور سمجھدار آدمی ہیں میں سچ کہہ رہا ہوں کہ میں اپ کو اپنے باپ سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں (دوسرے پنچ کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ تو ہمارے بہت پرانے مہربان ہیں۔

پہلا پنچ ۔ (کسان سے) نیک آدمیوں کی صحبت میں اٹھتے بیٹھنے والا بھی نیک ہی ہوتا ہے۔ اور اس طرح عقل و تجربہ حاصل کیا جاتا ہے۔ بالکل یہی تمہارا حال ہے.... تمہارا مقابلہ کسی آدمی سے نہیں کیا جاسکتا۔

دوسرا پنچ ۔ تم بڑے سمجھدار اور ملنسار ہو۔ اسی وجہ سے میں تمہیں بہت چاہتا ہوں۔

تیسرا پنچ ۔ بھیا میں تمہارے ساتھ ہمدردی رکھتا ہوں۔ میری زبان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ تمہاری اچھائیاں بیان کرسکوں۔ میں آج ہی اپنی بیوی سے تمہارا ذکر کر رہا تھا کہ تم بڑے نیک آدمی ہو۔

چوتھا پنچ ۔ ارے نیک تو بہت ملیں گے۔ یہ کہو بڑا کھرا آدمی ہے۔

مزدور ۔ (ابلیس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ذرا سنئے جھوٹ کی بھی کوئی حد ہے۔ غائبانہ ایک دوسرے کی برائیاں کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت کس صفائی سے روغن قاز ملا جا رہا ہے۔ ان کی عیاریاں لومڑی کو بھی مات کرتی ہیں لیکن یہ سب شر انگیز یاں نتیجہ ہیں اُس شربت کا!!

سردار ۔ چلو بہت اچھا ہے یہی رفتار اگر قائم رہی تو پھر یہ لوگ ہمارے دام سے رہا نہیں ہوسکتے شاباش میں بالکل مطمئن ہوں۔

مزدور ۔ ذرا توقف کیجئے! ابھی دوسری بوتل تو ختم ہی نہیں ہوی مزا تو جب ہی آئے گا!!

بوڑھی ۔ (پلاتی ہے) ایک ایک گلاس اور پیجئے۔

پہلا پنچ ۔ بہت زیادہ تو نہ ہو جائیگا؟ خیر! (پیتا ہے) اچھے آدمی کے ساتھ پینے سے اور بھی مزا آتا ہے

دوسرا پنچ ۔ بھلا بغیر اس کے پئے ہوئے کیسے رہا جا سکتا ہے؟ خدا ہمارے مہربان اور اس کی بیوی دونوں کو اچھا رکھے!

تیسرا پنچ ۔ دوستو! تمہارا بہت بہت شکریہ۔

چوتھا پنچ ۔ یہہ در اصل ایک نایاب شربت ہے۔!! آؤ خوب خوشیاں منائیں

ڈرو نہیں تمہارا معاملہ سب طے ہوچکا! اب اس کو میری مرضی پر چھوڑ دو۔

پہلا پنچ۔ کیا پدّی کیا پدّی کا شوربا! تم اکیلے کیا طے کردگے! ہم لوگوں کے بغیر تو تمہاری گاڑی چلنے سے رہی۔

چوتھا پنچ۔ ارے جاؤ کس کو سبق سکھانے آئے ہو تم لوگ سب اُلو کے پٹھے ہو!۔

دوسرا پنچ۔ ابے کیا خرافات بک رہا ہے؟ اُلو کہیں کا!

تیسرا پنچ۔ ٹھیک تو کہہ رہا ہے اس کسان نے ہماری آؤبھگت کرنے کے لئے تھوڑی دعوت دی ہے اس کا مقصد تو ہم سے فائدہ اٹھانا ہے تم جا کے اُس کی تعریفیں کرو ہم تو نہیں کرتے تمہیں غرض ہوگی ہم کو اس کی کوئی پروا نہیں تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو۔ چور کے بھائی گرہ کٹ!

کسان۔ ابے چور رہوگا تو! سور کے بچے اتنا چلاتا کیوں ہے! مجھ پر رعب گانٹھنا چاہتا ہے؟ کیا خوب! بے ایمانو! تم سب کے سب دسترخوان کے بلاوٹر ہو!

پہلا پنچ۔ اخاہ! یہ شان! بچہ جی ایسی گوشمالی کروں کہ یاد رہے!

کسان۔ اور چار آم! تو اور میرا کان اکھیڑے گا؟ اچھا اُستاد ٹھیرو تمہاری گردن ناپتا ہوں۔

دوسرا پنچ۔ یہاں تو سب کے سب رستم کے جنے ہوئے معلوم ہوتے ہیں، ارے کمبختو جاؤ جہنم میں جاؤ۔ ہم تو اپنا راستہ لیتے ہیں، اپنا یہاں کیا کام ہے۔

کسان۔ (اُس کو پکڑ کر) تو کیا تم چلے؟ ساتھیوں کا تو ساتھ دو۔

دوسرا پنچ۔ مجھے جانے دو نہیں تو میں چلانے لگوں گا!

کسان۔ میں تو نہیں جانے دوں گا، تمہیں کیا اختیار ہے جانے کا!

دوسرا پنچ۔ یہ ہے اختیار دیکھا! (اس کو مارتا ہے)

کسان۔ (دوسرے پنچوں سے) دہائی ہے! دہائی! ارے مجھے بچاؤ۔

(سب لوگ ایک دوسرے پر گر پڑتے ہیں۔ اور ایک ساتھ چلاتے ہیں)۔

پہلا پنچ۔ ٹھیک آج تو ہولی کا مزا آ گیا!!

دوسرا پنچ۔ ارے یارو میں سب معاملہ ٹھیک ٹھاک کر دوں گا۔

تیسرا پنچ ۔ اچھا آؤ پہلے کچھ پی لیں۔ پھر ٹھیک ٹھاک کرنا۔
کسان ۔ (بیوی سے) دوسری بوتل لے آؤ (سب لوگ پھر حلقہ باندہ کر بیٹھ جاتے اور پیتے ہیں)
مزدور ۔ (ابلیس سے) دیکھا آپ نے؟ ابان میں بھیڑوں کی سی بو باس آگئی اب یہ ایک دوسرے پر بھیڑوں کی طرح جھپٹینگے۔
سردار ۔ یہ بہت اچھی چیز ہے میں تمہاری کارگزاری سے بہت خوش ہوں۔
مزدور ۔ ذرا صبر کیجیے تیسری بوتل بھی خالی ہوجائے تو پھر دیکھئے!!

ایکٹ چھٹا

(گاؤں کی ایک سڑک داہنی طرف کچھ عورتیں بڑے میاں (کسان کا دادا) کے ساتھ ایک لکڑی کے لٹھے پر بیٹھی ہیں، درمیان میں عورتوں کا ایک حلقہ جس میں لڑکے اور لڑکیاں بھی شامل ہیں باجا بجتا ہے، اور یہ لوگ ناچتے ہیں۔ جھونپڑی سے شرابیوں کا غل شور سنائی دیتا ہے۔ ایک بڈھا آدمی باہر آتا ہے اور خوب زور سے چلاتا ہے، کسان دوڑتا آتا ہے اور اس کو لوٹا لے جاتا ہے)

بڑے میاں ۔ ہائے کمبخت یہ لوگ کیا کر رہے ہیں! کس طرح اپنی مٹی خراب کر رہے ہیں۔ بھاگوان ہے وہ آدمی جس کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ روزی روزگار سے لگا رہے محنت کرکے چار پیسے کمائے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرے چھٹی کا دن آئے تو اطمینان سے نہائے دھوئے، آرام کرے اپنی بیوی بچوں کے ساتھ بیٹھ کر جی بہلائے یا باہر نکل کر اپنے پرانے ساتھیوں کے ساتھ اٹھے بیٹھے اپنے معاملات کا حساب کتاب کرے۔ اگر جوان ہے تو کسی کھیل کود سے جی بہلائے، دیکھو تو یہ لوگ (عورتوں اور لڑکوں کی طرف اشارہ کرکے) خوش خوش کھیل رہے ہیں۔ دیکھنے والے کا بھی جی خوش ہوتا ہے ان کی یہ سب باتیں بھلی معلوم ہوتی ہیں (جھونپڑی سے غل شور کی آواز آتی ہے لیکن ان لوگوں نے اودہم مچا رکھا ہے، توبہ! توبہ!!

(کسان وغیرہ نشہ میں جھونپڑی سے لڑکھڑاتے ہوئے باہر آتے ہیں غل مچاتے ہیں اور لڑکیوں کو چھیڑنا چاہتے ہیں

لڑکی۔ چھوڑو مجھے کمبختو! آخر تمہارا کیا مطلب ہے؟

لڑکے آؤ اس گلی میں چل کر کھیلیں، یہاں یہ لوگ ہم کو نہ کھیلنے دیں گے۔ (جو لوگ کھیل رہے تھے تتر بتر ہو جاتے ہیں)۔

کسان۔ (بڑے میاں کے پاس جاکر) ایسا تمہارے پاس کیا رہ گیا ہے پنچوں نے سب کچھ میرے حصہ میں دے دیا ہے (خنکہ دکھاتا ہے) تم کو اب یہ ملے گا، کہئے اب کیا حال ہے، سب کچھ میرا ہے اور آپ کے پاس اب خاک پتھر (پنچوں کی طرف ارشارہ کرکے) یہ لوگ خود تم کو فیصلہ سنا دیں گے۔

(چاروں پنچ بالاتفاق بولتے ہیں)

پہلا پنچ۔ ہم لوگ جانتے ہیں کہ کسان کا کتنا حق ہے۔

دوسرا پنچ۔ ہم نے جو کیا وہ ٹھیک کیا ہے، کیونکہ ہم لوگ بڑے تجربہ کار ہیں، ہم نے دنیا دیکھی ہے،

تیسرا پنچ۔ دوست! پیارے دوست! میرے سچے دوست!!!

چوتھا پنچ۔ سے - ادہر جھومتے ہیں ادہر جھومتے ہیں
محبت کی دیوی کا منہ چومتے ہیں
آؤ! ادہر آؤ!!

(ایک دوسرے کی بغل میں ہاتھ ڈال کر ایک کے پیچھے جوڑا بنا کر لڑکھڑاتے ہوئے روانہ ہوتے ہیں، کسان جھونپڑی میں واپس ہوتا ہے، لیکن پہنچنے سے پہلے ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور کتے کی طرح بھونکنا شروع کرتا ہے بڑے میاں اور اس کے ساتھ والے اٹھ کر چلے جاتے ہیں)

مزدور۔ دیکھا جناب آپ نے؟ ایسا اس وقت سور کا خون انکی رگوں میں موجزن ہے۔ کچھ دیر پہلے یہ لوگ بھیڑے سے تھے، لیکن اب عین میں سور ہیں!!

سردار۔ تم کامیاب ہو گئے لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے اس شربت کو بنایا کیسے، میں سمجھتا ہوں کہ تم نے لومڑی بھیڑے اور سور کے خون کو ملا کر یہ مرکب کیا ہے۔

مزدور۔ نہیں! نہیں!! میں نے اس کے لئے ضرورت سے زیادہ غلہ مہیا کر دیا جب تک اس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد غلہ نہ تھا، وہ فارغ بھی تھا اور شاکر بھی حتی کہ اپنی روٹی چھن جانے کا اس کو کوئی غم نہ تھا لیکن جب اس کو اتنا غلہ دستیاب ہو گیا۔ جس کا اسے کبھی شان و گمان بھی نہ تھا تو پھر لومڑی بھیڑے اور سور کا خون اسکی رگوں میں

دوڑنے لگا اور اس نے شرارت اور خونخواری پر کمر باندھی؛ اس کی آب و گل میں فساد اور بہیمت کا مادہ ازل سے موجود تھا صرف اس چیز کو برانگیختہ کرنے کی ضرورت تھی سو میں نے اس آتش گیر مادے کو فیتہ دکھا دیا!! -

---

اقتباسات

مجھے یقین نہیں کہ اس غریب طبقہ کو شراب پر پیسے خرچ کرنے سے روکا جائے وہ اس پیسے کو کسی اچھے مصرف میں لائیں گے۔ دوسرے الفاظ میں وہ یہ رقم شراب فروش کو خوش کرنے کے لئے نہیں بلکہ خود اپنے خوش کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس مسئلہ کی حقیقت پر آئندہ بحث کی گئی ہے۔ اس سے جو نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے وہ حل ہے اس فرد کے اخلاق کا۔

زمانہ قدیم سے اس ملک میں شراب خواری کی کثرت رہی ہے۔ اگر ہم گزشتہ صدیوں میں اس کی تلاش کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ بھی اس کے نقصانات کثیر رہے ہیں۔ شراب خانوں میں لوگوں کی کثرت۔ برے عادات و خصائل پر مزید اصلاحات کی ضرورت عام دکھائی دیتی ہے۔ پرانے مصنفین سے ہمیں اس کا پتہ چلتا ہے کہ ہماری قوم ابتدا سے۔ شراب خوار رہی ہے اور اس امر سے انکار ناممکن ہے گذشتہ میں شراب کی برائیاں بہ نسبت موجودہ زمانے کے زیادہ رہی ہیں۔ جرائم۔ غربت۔ جہالت۔ وحشیانہ رسوم اور بیماری کے ساتھ شراب کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئی تھیں۔ ان کا زمانہ موجودہ میں خیال تک کرنا ناقابل برداشت ہے۔

ہم قدیم برطانوی لوگوں کے متعلق زیادہ نہیں جانتے۔ مگر اتنا ضرور معلوم ہے کہ وہ تین قسم کے منشیات استعمال کرتے تھے۔ ایک تو شہد آب (mead) جو شہد سے تیار کیجاتی ہے

بوزہ جو جو سے تیار کیا جاتا ہے اور (cider)جو سیب کے رس سے تیار کیا جاتا ہے۔ عام زندگی میں چاہے وہ کتنا ہی شراب سے پرہیز کرتے ہوں۔ مگر اکثر موقعوں پر پیتے تھے۔ یہ مواقع اکثر مذہبی تقاریب ہوا کرتے تھے۔ اور اب تک بھی یہ مذہبی تقاریب یا جلسے شراب پینے کے موقعے بنتے چلے آتے ہیں۔ شادیاں عیسائی جلسے اور زیادہ تر تجہیز و تکفین کے موقعہ پر بپا کرتے تھے۔

جو صحیح طور پر (Burial clubs) کا اظہار کرتے ہیں۔

رُومی جو تمام فاتح قوموں کی طرح تیز شراب پسند کرتے تھے۔ انگور کے شراب کی ابتدا کی مگر (Saxons) کے ہاں شہد آب اور بوزہ ہی اہم شرابیں تھیں۔ انھیں فاتحین نے جام صحت پینے کے رواج کی ابتدا کی جو اب تک برابر چلا آرہا ہے۔ اور خیال ہے کہ اعلیٰ طبقہ میں یہی وجہ ان کو شراب کا عادی بنادی ہے۔

سینٹ گلڈس نے یہ دیکھکر کہ تمام لوگوں کے ساتھ پادری بھی نشیات کے عادی ہوگئے ہیں۔ اس نے چند قانون نافذ کئے۔ اور حکم دیا کہ اگر شراب کے استعمال سے کسی کی زبان میں لکنت آجائے تو وہ بھجن میں شریک نہیں ہوسکتا۔ اور رات کا کھانا اسے نہ دیا جائے۔

ان خریداروں کی خدمت میں جن کی مدت خریداری ختم ہوچکی ہے۔

براہ کرم جلد از جلد چندہ سالانہ دفتر ہذا پر ارسال کرکے انجمن کی امداد و معاونت کو جاری رکھیں۔

خبریں

حیدرآباد

ٹمپرنس کمیٹی نلگنڈہ

نلگنڈہ۔

ماہ گذشتہ بزمانہ دورہ آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرنشین انجمن جو کمیٹی اس ضلع میں قائم کی گئی وہ اصحاب ذیل پر مشتمل ہے۔

عہدداران

رائے ایکناتھ پرشاد صاحب اول تعلقدار — صدر

ناظم عدالت — نائب صدر

مولوی شہاب الدین صاحب وکیل
پنڈت پلجال رنگ راؤ صاحب وکیل } معتمدین

ارکان پنڈت گوبند راؤ جی تحصیلدار مولوی قاضی غلام محی الدین صاحب پنڈت رتن لال جی ساہو پنڈت بالکشن جی ساہو۔ پنڈت نارائن ریڈی جی وکیل۔ مولوی غلام محمد صاحب دیسمکھ کنگوڑہ پنڈت رام رڈی جی دیسمکھ منگور۔

ہندوستان

نشہ کی ممانعت تیسری سہ ماہی کی رپورٹ

صوبہ متوسط ناگپور ۲۶۔ نومبر

آج ایک سرکاری تصریح جاری کی گئی جس میں امتناع مسکرات کی اس ترقی پر

تبصرہ کیا گیا ہے جو سال رواں کے ربع ثالث میں عمل میں آئی ہے اور لکھا ہے کہ نشہ کی ممانعت کو تعلقہ اکوٹ واقع ضلع اکولہ برار میں باشندوں کی حالت کو ترقی دینے میں غیر مشروط کامیابی حاصل ہوئی۔

اکوٹ کے سابق پانچ سو بلانوشوں نے حکومت کا شکریہ ادا کیا کہ انھیں شراب کی برائی سے بچا لیا گیا۔ قوانین آبکاری اور امتناع مسکرات کی خلاف ورزیاں ان تمام علاقوں میں معدوم ہوگئیں۔ جہاں نشہ کی ممانعت نافذ ہے بجز ضلع ساگر کے جہاں کی خلاف ورزیاں سارے تعلقہ اکوٹ میں سب سے بڑھی رہیں۔ اگرچہ آبکاری کی کوتوالی اور عہدہ داروں نے سخت ترین نگرانی جاری رکھی لیکن بجز ساگر کے دوسرے مقامات سے کسی ایک واقعہ کی بھی اطلاع نہیں ملی۔ بہر حال مسلمہ گاہکوں کو تجارتی پیمانہ پر فروخت کرنے کے لیے ناجائز کشید کے واقعات پیش آئے۔ اطلاع ملی کہ ساگر کے عادی شراب نوش متصلہ ریاستوں کی دوکانوں کو جایا کرتے ہیں اس تبصرہ میں بیان کیا گیا ہے کہ نرسنگ پور سب ڈویژن کے شرابی طبقات میں امداد باہمی اور کفایت شعاری کی انجمنیں قائم کی جارہی ہیں۔ حکومت محسوس کرتی ہے کہ ان انجمنوں اور ذات برادری کی پنچایتوں کی تنظیم کے لئے کافی گنجائش ہے تاکہ معاشرتی دباؤ کے تحت نشہ بازی کی ممانعت کے مفاد کے لئے پبلک دلچسپی اور امداد کی اہمیت پر دوبارہ زور دیتی ہے۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس)

بمبئی

شراب کے اشتہاروں کی ممانعت۔

مسودہ قانون کی اشاعت

۲۶ نومبر

صوبہ بمبئی میں آئندہ شراب اور منشیات کے اشتہاروں کی ممانعت کردی جائے گی۔ یہ اس مسودہ قانون کے مقاصد میں سے ایک ہے جو حکومت بمبئی نے حال میں جریدہ میں شائع کیا ہے۔

سودہ میں عہدہ داران آبکاری کو جہازوں اور گاڑیوں کے روکنے کی اجازت دیگئی ہے تاکہ ان کی تلاشی لی جاسکے۔ اس ضمن میں جو مصارف عائد ہوں گے ان کو اس طریقہ پر وصول کیا جائیگا جس طرح کہ بقایا مالگزاری سودہ قانون میں کسی اخبار۔ کتابچہ پرچہ رسالہ وغیرہ میں کسی نشی چیز کا اشتہار دینے یا ایسے مواد کو شائع کرنے کی ممانعت کردی گئی ہے جس میں کسی نشی چیز پر تبصرہ کیا گیا یا اس کے استعمال کی ترغیب دی گئی یا اس کا پیش کش کیا گیا ہو۔ امتناع اشتہار سے تعلق رکھنے والی دفعہ کی خلاف ورزی پر ایک ہزار روپیہ جرمانہ عائد کیا جائے گا۔ (ایسوسی ایٹڈ پریس)

احمد آباد میں امتناع مسکرات کی کامیابی

احمد آباد۔ ڈسمبر

آنریبل ڈاکٹر گلڈر وزیر آبکاری حکومت بمبئی نے آج صبح محکمۂ امتناع مسکرات کا معائنہ کیا اور احمد آباد میں امتناع مسکرات کی نمایاں کامیابی پر اطمینان ظاہر کیا بعد میں انہوں نے مجلس مشاورت امتناع مسکرات کے جلسہ میں شرکت کی جس میں انہوں نے یقین دلایا کہ کیوں احمد آباد میں کامل امتناع مسکرات کے نفاذ اور خشک لب رقبہ کے وسعت کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

پنجاب

سندھ میں ترک منشیات کی اسکیم

سندہ نے بہت اہم معاملات میں کانگریسی وزارتوں کی تقلید کر رہا ہے ابھی ایک اور اہم معاملہ میں کانگریسی صوبوں کی تقلید کی ہے یعنی یہاں بھی ترک منشیات کی اسکیم جاری

کی گئی ہے۔ آبکاری کے لوکل افسران نے جو اسکیم تیار کی ہے اُس کی رو سے اسکیم پر بارہ قسطوں میں عملدرآمد کیا جائے گا اور ہر قسط دو سال کے بعد شروع ہوگی اس طور تیس صوبہ سندھ ۴۴ سال کے عرصہ میں منشیات کی بدعت سے پاک ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں انہیں مدراس کی وزارت کی کارگزاری کا مطالعہ کر کے جلد سے جلد اس صوبے والوں کو نجات دلانی چاہئے۔

سمندر پار

بدمست شرابیوں کو جرمانہ کی سزا

بوا اسٹریٹ کی عدالت میں جب کئی اشخاص بہت زیادہ شراب پی کر بدمست پھرتے ہوئے گرفتار ہو کر پیش ہوئے تو ملزمین نے اپنے جرم کا اقرار کرتے ہوئے کہا کہ جرمن سے جنگ ہو جانے کے خیال نے ان لوگوں کو بہت پریشان کر رکھا تھا اور اس انتشار کو رفع کرنے کے لئے انہوں نے شراب پی تھی کہ افکار سے نجات ملجائے مجسٹریٹ نے یہہ کہتے ہوئے کہ "دلی جذبات کے اظہار کے بہت سے طریقہ ہیں مگر شراب پینا نہیں ہے"۔ ملزمین پر جرمانہ کی سزا صادر کی۔

دولت کا بیجا استعمال

سگریٹ نوشی پر ۱۳۲ کروڑ پونڈ

برطانیہ میں تمباکو نوشی کا استعمال حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے گزشتہ تیس سالوں میں تمباکو نوشی کا خرچ دگنا ہو گیا ہے۔ ۱۳۲ کروڑ پونڈ تمباکو تو صرف سگریٹوں کی تیاری پر خرچ ہوتا ہے ہر برس استعمال ہونیوالے سگریٹوں کی تعداد بڑھ رہی اور یہ خرید بڑھ رہی کیونکہ جہاں امریکہ میں ایک شخص جس قدر تمباکو پیتا ہے وہاں برطانیہ میں ایک شخص اس سے

نصف تمباکو پیتا ہے۔

اس اضافہ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ عورتوں میں سگریٹ نوشی بڑھ رہی ہے اندازہ لگایا ہے کہ برطانیہ میں پچاس لاکھ کے قریب عورتیں ایسی ہیں جو سگریٹ پیتی ہیں جو ۹ پونڈ فی کس سالانہ کے حساب سے ۴۵ کروڑ پونڈ سگریٹ نوشی پر خرچ کرتی ہیں۔ برطانیہ میں تمباکو پر ٹیکس کی آمدنی ۷ کروڑ سالانہ ہے جس میں عورتوں کا حصہ تقریباً دو کروڑ پونڈ جس کے معنی یہ ہیں کہ موجودہ انکم ٹیکس کے ساتھ ۶ پنس کا مزید ٹیکس ادا کرتی ہیں اس کے علاوہ سگریٹوں پر ٹیکس کے لئے کارڈ بورڈ تیار کرنے اور انہیں چھاپنے کے لئے بھی علیحدہ مزدور رکھے جاتے ہیں۔ تمباکو اور سگریٹ فروخت کرنے والا ہر شخص آپ کو بتا سکے گا کہ ان خریداروں میں اکثریت عورتوں کی ہے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً ۵ ٹن ردی کارڈ بورڈ کو پھینک دیتی ہیں ان پیکٹوں کی جگہ لینے کے لئے دوسرے پیکٹوں کو بنانے کے معنی ہزاروں اشخاص کو کام مہیا کرنے کے ہیں اس کے علاوہ دیا سلائیاں علیحدہ خرچ ہوتی ہیں۔

نو آبادی ترک مسکرات (دبیر پورہ)

جو شخص اس نو آبادی میں رہنا چاہتا ہے اس کو دفتر صدر انجمن ترک مسکرات پر درخواست پیش کرنی چاہئے۔

شرائط سکونت حسب ذیل ہوں گے

ا۔ مکانوں کو صاف وستھرا رکھنا۔ (۲) کرایہ ہر فصلی ماہ کے پہلے ہفتہ میں پیشگی ادا کرنا (۳) کوئی شے از قسم مسکرات یعنی سیندھی، شراب، افیون، گانجہ بھنگ وغیرہ استعمال نہ کرنا جب تک کہ اس آبادی میں سکونت ہے۔

اس نو آبادی میں بسنے والوں کے لئے ایک تفریح گاہ بنایا جائیگا جسمیں مختلف تفریحی سامان مہیا کئے جائیں گے شلاً لڑکوں کے لئے ورزش کا انتظام۔ مدرسہ شبینہ و دار المطالعہ ہدایت۔ بصورت خلاف ورزی شرائط صدر انجمن کو اختیار ہوگا کہ ایک ہفتہ کی نوٹس دیکر مکان خالی کرا لیا جائے۔